وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ج
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ
جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ سی، ایس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانہ آصفیہ وارث صفتین
و بہ تصحیح و اہتمام
مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے، سی ای
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

وسیلۂ برکات عہد عثمانی خلد اللہ تبارک و تعالیٰ شایع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاکرم الذی اوتی جوامع الکلم وعلی اٰلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الذین انفجرت من ذواتہم القدسیہ عیون العلوم والحکم۔

حضرت سلطان العارفین مخدوم **سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز** کے **مکتوبات** کا یہ مجموعہ بحمد اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع **مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی** فرزند ارجمند حضرت شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہما ہیں۔ امیر تیمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو دہلی چھوڑی اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوالیر داخل ہوئے۔ شیخ علاء الدین گوالیری کو جو دس سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔ حضرت مخدوم نے اطلاع کر دی تھی (مکتوب سیزدہم صفحہ ۳۴)۔ گوالیر پہنچ کر انہیں کے مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۸۰۱ھ کو وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل شیخ علاء الدین گوالیری کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنھیں خلافت دی گئی۔ اس وقت تک اپنے فرزندوں میں سے بھی کسی کو انھوں نے خلافت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابو الفتح علاء قریشی اس وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے بیعت کر چکے تھے۔ اور

چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت علاء الدین گوالیر چھوڑ کر کالپی چلے آئے اون کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل وعیال کالپی آئے اور یہاں متوطن ہو گئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مزار کالپی میں ہیں اور ان کو بجائے گوالیری کے کالپوی لکھتے آئے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اون کے رحلت کے چند سال بعد پھر آئے اور چندے قیام کرکے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہو کر بیدر گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین بہمنیہ کا دارالسلطنت ہو چکا تھا۔ یہاں بھی چندے قیام کرکے حجاز گئے اور حج و زیارت سے مشرف ہو کر وطن واپس آئے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو انھوں نے شیخ علاء الدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتیب ان کو ملے اور زیادہ تر اونہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۸۵۲ھ میں ان کو جمع کرکے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھیاسٹھ ۶۶ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳۹) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۶۶) حضرت مسعود بکؒ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفا کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی کے سات مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد اصغر حسینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاء الدین کالپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی نقلیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاء الدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابوالفتح کو دیا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے لکھوا کر محفوظ رکھا تھا جب کسی مرید کو خلافت دیتے اوس کی نقل کروا کر اون کا نام لکھ کر اونہیں دیدیتے۔

حضرت مسعود بک جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے۔ امیری چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت مسعود بکؒ خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمعصر تھے۔ حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ مہرولی کے نام سے مشہور ہے اور حضرت مسعود بکؒ اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام لاڈو سرائے ہے اور وہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت سید محمد حنیف جو سید السادات کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے۔ حضرت مسعود بکؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مخدوم کی دوسری تمام تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت ہی کمیاب ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد میں ۱۲۱۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ (ع ۱۲۳۰ تصوف فارسی) موجود ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر کو رائچور میں ایک نسخہ عاریت ملا تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور گلبرگہ شریف کے کتب خانہ روضتین میں داخل کر دیا تھا۔ بے حد جستجو کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا۔ یہ دونوں نسخہ بہت غلط لکھے ہوئے ہیں بریں ہمہ ان کے باہم مقابلے سے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کی گئی۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف اکسٹھ مکتوب ہیں۔ اس لئے اون کے بعد کے مکتوبوں کا کسی دوسری کتاب سے مقابلہ ممکن نہ ہوا۔ سیر محمدی میں تینوں خلافت نامے

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کرکے کی گئی۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی تیسرے نسخہ کے نہ ملنے کے باعث خاطر خواہ تصحیح نہ ہو سکی اور جابجا الفاظ اور جملے مشکوک رہ گئے۔ ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھدی گئی ہے۔

شرح رسالہ قشیریہ اور جواہر العشاق کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب **نواب محمد امیر علی خاں بہادر** دام اقبالہم صوبہ دار صوبہ گلبرگہ و ناظم جاگیرات "روضتین" کی حسن توجہ اور اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اون کو دارین میں جزائے خیر دے۔

حضرت خواجہ بندہ نوازؒ نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے اون کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۸۰۰ھ اور ۸۲۵ھ کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہوسکیں اون میں بھی اکثر کے دو نسخوں سے زیادہ کا کہیں پتہ نہیں ملا یہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقائے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم **اعلیحضرت آصف جاہ سابع** اعلی اللہ عمرہم و ادام اللہ ملکہم و دولتہم کے نہایت مبارک عہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جارہی ہیں۔ آقائے ولی نعمت اور شاہزادہ گان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب العزت مجیب الدعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ میری وہی دعائیں ہیں جو حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ نے سلطان فیروز بہمنی کے لئے کی تھیں (مکتوب ۳۹)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شرف قبولیت سے ممتاز فرمادے بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔

اس کے بعد کے صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ

خاکسار

سید عطا حسین

حیدرآباد دکن

۔شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(ج) مکتوبات مخدوم زادگان منجانب مخدوم زادہ بزرگ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان
غواص بحر لاتمناہی عشق وعرفان قطب الاقطاب قرب والاحباب
جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدرالدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسودراز چشتی

قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مجید وثنای بے عدد مر خداوندے را کہ مراسلات کلام مجید ومکاتبات سور فرقان حمید
بر ذات حمیدہ ودوست برگزیدہ خود در مدت بست وسہ سال نجماً نجماً بفرستاد ودر دل
محبان خود از ان حظے وافر وذوقے متوافر نہاد وتحف صلوات وطرفہ تحیات برروح مطہر ن متواتر
وقالب معطر آن عنوان صحیفۂ سعادت ودیباچۂ نمیقۂ ہدایت قدوہ اہل صفا حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وبر یاران وپیروان او کہ دفاتر علم وعرفان وموارد کشف و
ایقان بودند صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و
درویشی ابوالفتح علاء قریشی کہ کمترین مسترشدان ودوالیسترین مریدان ومجاوران قطب العارفین
مقتدی الواصلین سر حلقۂ عاشقان سرافراز ولی اکبر سید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز
المخاطب بالصادق من اللہ الجواد علی القطب الشیخ نور الدین پایے زاد عمت برکاتہما چون
فقیر بہ نیت زیارت کعبہ معظم وزیارت روضۂ پیغمبر زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً از محمد آباد
عرف کالپی بیرون آمد وزیارت شیخ خود درگاہے کہ حاصل کرد ورخت در دار الملک بیدر
فرود آورد یارے عزیز از اہل آن دیار چند مکتوب حضرت مخدوم برین فقیر آورد واین
فقیر را باعث شد مکتوبات دیگر کہ بجانب این فقیر ووالد این فقیر خدمت شیخ علاء الدین
کالپوی کہ پیش از ہمہ خلفا بشرف خلافت مشرف شدہ بودند ودیگر یاران وبعضے خلافت

نامہاے مخدوم وبعضے مکتوب مخدوم زادگان جمع کند۔ تا طالبانِ
حق را در کار سلوک ممد ومعین باشد۔ وبواطن ایشان موجب مزید
ذوق وشوق گردد وبعد مراجعت از زیارت حرمین رزقنا اللہ العود الیہما در سنہ اثنی وخمسین
وثمانمائہ ہم در ذیل آن مکتوبات دیگرا الحاق کردہ شد حق تعالیٰ خوانندگان را وشنوندگان را
موجب مزید حال وحسن عاقبت ومآل گرداند واین فقیر را از انچہ در طی این مکتوبات مندرج
است ومقصود حضرت شیخ ماست بحظے کامل ونصیبے شامل محظوظ گرداند بمنہ وکمال کرمہ۔

مکتوب اول

بجانب بعضے مریدان ومعتقدان

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی کل حال والصلوات علی
رسولہ بالغدو والآصال بتسلیمات سنیات وتحف تحیات بنعت تقدیم کہ
از مراسم دین داران ومواجب اہل اسلام است اصحاب ارادت وارباب سعادت
محقق دانند کہ اہم المہمات واعز الطلبات باہمہ عفت وعافیت بحسن العاقبت است ن حسن
اللہم اختم امورنا بالحسن الخاتم بحق خاتم الانبیا واہل بیت الاصفیاء وہر کجے
حسن عاقبت او بحسب حال ومقام وقدر روزگار او شمارند عوام علما چون از شرک برہند
واز دائرہ کفر جلی خارج گردند تا آخر الانفاس بدین اعتصام جان برسول رب الجنت والناس ؟ رب الجن والناس رب الجنۃ والنار
سپارند ہمہ گویند عاقبت ایشان مقرون بخیریت شد وامید از آسایش وآسودگی بہشت
کہ باجماع کبار دار القرار است گشت الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ورد
روزگار او باشد واہل طلب ارادت را بہترین احوال وشریف ترین اعمال عند سادات الکمال
بدین انحصار قرار گرفتہ است ہر روزے وشبے ودرو وطلبے از دریائے شوق موج باج
رسند وہر بعضے اشنائی بسوزے واندوہے گرہ اید آیمہ۔ بلینت ن رساند

مجنون عشق را دگرامروز حالتست   کاسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

دانستہ اند و نیکوتر شناختہ اند۔ مصرع

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضایع است

ایشاں نگویند اگر محبوب بحسب حال مطلوب دربر باشد زہے دولت وزہے لذت وزہے کرامت وزہے عزت ورنہ سر بردر باہمہ درد و ذلت خواہند دربر باشند واگر روزگار قلب بازو بارے بردر رسد اما اینکہ نہ بردر باشند و نہ دربر معاذ اللہ بہ بلائے اسیر گشتہ بوند کہ بار آنرا سماوات سبع وارضین بسر بردن نتوانند و حامل آن نتوانند گشت رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا از جملہ خواہان ایشاں باشد اگر درد در دل ایشاں اندکے می گذرد مضطلم شود خویشتن را از جملہ کافراں وجہنمیاں داند سید الفقرا میدانی کرا نامند عمر دراز ے ہیتے بلندے جز او را نخواست وجز بدو نہ پرداخت شررے ازاں دربرجے کشادہ کردند و فرجۂ درآمد نیافت ور وے فتحیابی ندید با این ہمہ شہباز سرافراز با صد ہزار ناز و نیاز سر از آستانش برنداشتہ می گوید۔ بیت

من نہ آنم کہ دل از یار خویش برگیرم   وگر ملول شوی دلبرے دگر گیرم   نسخہ نتام ن صاحب

والتفات ماٸی بقبولی و وصولی ندارد بلکہ میگوید۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را   ذرۂ درد دل عطار را

این جوانمرد بدرد و سوز آن ذوق و لذت دارد چہ دانم کہ واجد و اصل را ہست یا نے۔ بیت

ذرۂ دردے بود در دل ترا   بہتر از ہر دو جہاں حاصل ترا

اے عزیز طلب آن شئے نیست کہ طالب ہرگز بزیاں افتد خسراں و خسارت ازاں مرحلہ رخت بربستہ اند ہمیں طالب مجرور بحے رابح و فضلے راجح وارد این تجارتے است

ہرچند زبان بیشتر بیند سودمند تر گردد گفتار دوستان است۔ رباعی۔

با دل گفتم مرا مبر بر در او   کو محتشمست و من ندارم سر او

دل گفت کہ این حدیث بیہودہ مگو   یا در بر او کشند یا بر در او

ہیہات ہیہات با توجہ گویم وصل وہم و خیال ست درد و اندوہ و فراق و ثبوت الحال است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتادہ ام المقصود حسن عاقبت اہل درد و طلب آن ست کہ جاں بجاناں سپرند در حالتے کہ دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد و او را از ورخویش در غطے و غوطہ انداختہ باشد و او دراں حالت دست و پاے میزند و باضطراب تمام دلش ہمیداں داد و جاں را بسلامت از ہوائی و نوائی داشتہ بدست دوست سپارد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمیں نعمت را خواستہ است و ہم برہمیں عزت پرداختہ است و بحق حقیقت اہل تحقیق برانواع و اصناف باشد مروے کہ ایشاں را اگر از ایشاں بپرسند از نیک و بد از دنیا و آخرت از دوزخ و بہشت از معراج و از عاج از ارتقا و استوا و از کشف ارواح و اشباح از منکر و نکیر از تنعم و تکریم از تحقیر و تعظیم از تجلی و کشف و کرامت و زیادت نقصان و رد و قبول و فوت و حصول و حرماں و وصول از طاعت و معصیت از عبادت و ملالت سوال بکنند اینجا ایشاں ہمچنیں فرمایند۔ ابیات

آنجا کہ منم نہ لاست نے جائے نعم   زیرا کہ ہمہ یکیست نہ فزونست نہ کم

بیزارم از وصال و از ہجراں ہم   بیکارم از وجود و لذات و الم

نے حال بماند و وقت نے ذوق مقام   نے ماندم و من نماند ہمہ گشت عدم

این بزرگوار فانی فِي الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ است اگر او را تو در شمار نے شیئے مبنی بتحقیق دانی این قدر بگفت من تعلید کنی کہ تو ئی در میاں نیست این شیخ فانی بحمہ معنی باقی است من الازل الی الابد ما موہوں فی اعیان الاحد اوہم اصل است از خود

خوند کارست کار او بیرون هر کار است او را مادر و پدر نزاده است او یکے ازاں افراد است وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ حکایت هم ازاں مجاز است طائفه طبقه چنیں هم باشند که در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات قهر است تجلیات جلال است تجلیات لطف تجلیات جمال است هر چه بعزت و عظمت و هیبت و کبریا و رفعت کشد ایں را صفت جلال نامند و هر چه قیادلت مکروهات شرعی کند در صورت خسیسه چناں که ستور و خر و غیر آں و موذیه چناں که مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت قهر نامند اما لطف و جمال هر چه بالقا و ایصال راحت است و اثبات کرامت ایں را لطف نامند و هر چه از ملاح و حسان باشد و از دلال غنج بود و از کرشمه و ناز اشارت برو و غیر آں ایں را تجلی جمال خوانند اگر چه قهر و جلال اخویں اند لطف و جمال اخناں توامان باشند تحقیق خود ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال در جلال مندمج حسن عاقبت ایں خداے است جز ایں نباشد که مختتم بر تجلی جمال می باشد بهر حسے که مقصود و مطلوب او بود امیر المومنین حسن علیه السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقادم علی سید لم اراه تجلی جدیاست تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است این آه تجلیات اختیار نیست تا او چه سازد و چه بازد تا در کمین علم نفسی چه چیز باشد هم ازیں حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را نهایتے نیست بر هیچ یکے دوباره صورت نموده است و کذلک دو کس را بیک صورت در ایں چنیں گردابے افتاده اند زبان شاعر ناله می کند ـ بیت

نه دانم بر چه گردد آخر ایں کار ‌ ‌ ‌ ‌ مرا دل واله و معشوقه خود کام

و ہیمو می بیچاره مسکینے است او را گهے نمایند گهے ربایند گهے کشف گهے استتار گهے مواجهت گهے استدبار گهے بخوانند گهے برانند گهے نوازند گهے گدازند ایں سوخته افروخته ایں ریخته بیخته ایں دردمند مستمند ایں سکیں مستکین ایں بیچاره درمانده این آمده ناخوانده

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آن دارد که در ها بسته ماند و دورباش غیرت بدور اندازد اللهم اعصمنا من الحور بعد الکور اخوف الخائفین باشد همه روز و همه شب در آه و نیاح و بکا و اضطراب گذارد همیں غم دارد ـ بیت

تا چه خواهد کرد بر من دور گیتی زیں دو کار ‌ ‌ ‌ ‌ دست او در گردنم یا خون من در گردنش

حسن عاقبت ایں بزرگواراں باشد که در حالت آخر نعت تجلی ذات و عیاں صفات باشد رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ و دیگر که برخاسته از خویشتن است سیر آمده از جان و تن است استرسال نفس مع الله کرده است بهر صفتے که برو برد او را طرفے دیگر لمحه و لحظه نیست دوزخ دو رخ دارد ظَاهِرُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَبَاطِنُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ و بهشت به بهشت تو نسبت برد و ازیں هست نیست مانده است و حسن عاقبت او ایں است که مختتم ایمان همبریں ایقان باشد استوار ایستاده است او بدوزخے و بهشتے در نیفتاده است شبلی گوید لو خیرت بین الجنة والنار لاخترت النار لما فیه من خلاف النفس جنید فرمود هذا کلام الاطفال لو خیرت بین الجنة والنار ما اخترت شیئا الا ما اختار الله تعالی ها ها تا اندیشه باید چنیتی و کیستی کدامی و کجائی تا آل تو بچه کشد تو کدام قماشی و از کدام خیلی میاں مرغانی دیار چلی اما خوش وقت تو که بغم نشسته و افتاده خواسته و افروخته روزگارت بسر بردی و میبری ـ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ‌ ‌ ‌ ‌ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

اکنوں بباید دانست که کدام عمل باشد که بداں امید بر حسن العاقبت شود یک عملے است که نازک ترین اعمال است و آسان ترین اکتساب دفع خطرات کنی تا چناں که غیر خداے تعالی و حضور او و شهود او و غیر او در دل تو نباشد نفس تو

ازیاده گردی پاک شده باشد حاصل نفسے پاکے ودلے متوجه بارها این سخن گفته ام
وحی گویم این چنین رانوزده سهم گویم که عاقبت بخیر شود یک سهم برائے تقدیر ازلی
داشته ام در نزا وبهمه وجوه روے بخالق الحیات والممات آورده است ارخت وجود در منزل امن وامان برده است
اللهم احیینا محبین لک وامتنا محبین لک واحشرنا فی زمرة
المحبین لک اللهم اللهم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم وبعضے یاران دیگر گجراتی

السلام علی من اتبع الهدیٰ وسلک مسلک التقیٰ و
سبل سبیل الرضا ۔ اصدقائے صدق ونقبائے طرق حق مقرر ومحقق دانند که
سبحانه تعالیٰ خالق افعال العباد کما هو خالق اعیانهم باید دانست
سعیدان است که در مظهر او حسنات ومبرات آفریده وشقی اوست که در مشهد او منهیات
وسیئات فعلی هذا مردم در خود بتامل نظرے کند ولیضع نفسه وبرائے هر یکے را موضعے
ومقرے ساخته اند السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی
فی بطن امه عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بدانی آن که او غم عاقبت می خورد
وبرائے آن راوست وپائے میز ند بتحقیق او نیک بخت از شکم مادر است چوں
باشد نبی الله از دوزخ وبهشت خبرے دهد واز دوزخیاں وبهشتیاں انبائے فرماید
وتو بنعیم وخرم وخوشاں باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب حسی است
که اهل دین علی العموم ازاں حکایت گفتند ودیگر عذاب تنهائی با قلق واضطراب گفته اند
است ودیگر عذاب حرماں از شهود وجمال رحماں است ودیگر هر یکے همیں داند آں
عذابے که من گرفتارم کسے دیگر نیست نعیم بهشت حسنات چنانچه گفته اند امنا وصدقنا

ودیگر آرام وقرار ودیگر شهود وجمال جلیل الجبار علی الآنات والساعات متجدداً
ومتوالیاً بحسب مطالب القوم هاں وهاں درین گفتار تراطلبے ورغبے رهبے وهربے
حاصل شد یا نه اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب ودم سرد وچشم نم کو۔

بیت۔ ترسم نرسی به کعبه اے اعرابی ٭ کیں ره که تو می روی بترکستان است

مجنوں را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی ولیلی بر مراد تو نباشد چگونه گفت
من بر مراد لیلی باشم۔ **بیت**

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ٭ مراد خویش دگر بار من نخواهم خواست

هیچ میدانی که درین سخن کدام در در دمندی کشاده است وکدام ساز وسوز
در ساخته است بهکنم کار افتاده باید بلائے گرفتار شده باید تا ازیں ریزه چینی ن چیزے
تواند چید لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتادم یاران عزیز ودوستان شفیق سلام و
دعا مطالعه کنند همواره متجسس متفحص احوال خود باشند باید که از مزید ونقصان خویش
خبرے باشد غافل مباشید کن جمائراً نعش بالخیر اگر مقصود بدامن نیست باید که در
طلب دامن گیر تو باشد وبقدر وسع وامکان با رعایت اسباب آن بود اگر اقدامے
واقتحامے در معرکه مرداں نمی توانی کرد بارے نعره مرد بزن اگر بکائے نیست تباکی
باشد۔ **بیت**

گر یار نمی کند قبولت ٭ خود را بستم بزلف او بند

اگر کار رت قلب افتاد در بر قرار ندهند بر در بنشیں ۔ **مصرع**

بر در بنشینم گر از خانه برانند

بیچاره بت پرست محبوب را گم کرده والبته در وهم او وجدانش در عین ن حیز
محال صورتے ساخته او را نامش نهاده می پرستد ترا ایں باید که مقصود خود را ساعت
فساعت زماناً فزماناً حاضر وشاهد تصور کنی وهم بدین خیالات تحببے وتملقے درمیان

نهی بعلم الله چنانچه آں بت پرست ازاں صورت پرستی فیضے از معبود خود می یابد اگر
مرا استوار نمیداری فلتسأل النهم ـ کذلک این تصور حقیقت را فیضے از حقیقت ؟ فلتسأل النهم
نصیبه شود ازان قسمت نصیبه شود که حسین منصور انا الحق گفت و بایزید سبحانی هرچند
ایں انا الحق حق نیست و سبحانی از جهاں انسانی ست ولیکن ازان شمس و قمر ازان
شمع انور پرتوے بروے تافته است موسیٰ علیه السلام رویت خواست گفتند
کوه را ببیں تجلی ما بروے شود اگر بر عکس عکس تجلی قرارت باشد چناں بود که ما را به بینی
اکنوں تو بداں که طلب موسی علیه السلام ضائع نرفته است بشئی مائی محفوظ شد
چنانچه به بین ایں تصور و ایں ترتیب تا کجا رسانید ببیں که از اثر آں موسی علیه السلام چه
خبر میدهد تُبْتُ إِلَيْكَ پس آں که عکس عکس مشاهده شد بضرورت رجوع
هم بسوے او شد و از همه چیز فارغ آمد بشنو بگوش دل اصغا کن خود را از حق دور
مداں ان لم تکن تراه فانه یراک او باتست می گوید نحن اقرب الیه من حبل الورید
اگر تو ایں وهم دوری را از خود بدر کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تخیل خود قرارے دهی
عجب نباشد از آنچه موسی گفت تُبْتُ إِلَيْكَ ترا هم فراغے سکونے قرارے بامقصو
خود باشد کسب همیں است ره بوصول همیں است و وراے ایں راه فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے
بسبب من الاسباب بدو رسید چناں که گرسنه را طعام داد و تشنه را آب داد و اگر
ازیں صنعت قبول افتاد و بحسب ایں تصور و تخیل در دل او متمکن و متقرر شود پس آں
قائیض بداں دولت گردد و در حدیث است خوانده باشی که فردا امنا و صدقنا
با بهشتیاں گوید هر تمنی و تشتهی که در خاطر شما بود رسید ایشاں گویند بلی یارب بل از یدنه
خداوند تعالی گوید با ایشاں هیچ آرزوے دیگر دارید گویند لانحن فی عیش وراحة
وخلود وصباحة الا خداوند تعالی با آن غفلت آنها پیام گوید نمی خواهید که مرا
به بینید گویند بلے یارب باقی قصه معلوم نظاره شو ایں قدر طلب نخست در دل

ایشاں نهاد که ایشاں گفتند بلے یارب پس آں بر ایشاں تجلی خود کرد ایں قدر لابدیست
معشوق عاشق را خواهاں است ولیکن غیرتش بریں میدارد که طلب از طرف عاشق باشد
تحفه سخنے است ایں علما در مقالات اصول کلام نویسند که رویة الله فی المنام جائزه
مرد دانشمند استاد مطلق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و بحجت و دلیل اثبات کرد متعلم عقیده بر آن
بربست و آں را الیقین دانست عجب کاریست نه استاد را طلب در سر افتاد نه ایں شاگرد
را چنانچه گفتند اقل حیض ۳ روز است و اکثر او ده روز حکمے دانستند امکان او را
ایمانے آوردند فقط هیچ شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخفتند دمے سرد
و چشمے نمے و سینه گرمے از ایشاں روے ننمود فعلی هذا مردمانے که نقد ے انکار کنند
همبریں قیاس باشد ـ مولانا محمد معلم و خواجه نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاء الدین
جها بلکه واصحاب دیگر تسلیمات مالیتق بحالهم از نا مطالعه فرمایند والسلام ـ ن جهانگیه

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بهروچی

فرزند دینی قاضی علم الدین علاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند و مقرر خاطر
گردانند بدانکه چوں آئینه دل صاف شود و زنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت
از دل محو گردد قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آں انوار بیشتر مثال برق و
لوامع و لوایح پدید آید چنداں که صفا زیادت می شود آں انوار بقوت تر و زیادت تر
می گردد و بعد ازاں برق بر مثال چراغ و شمع و مشعله و آتش افروخته شود آں گاه
نورهاے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد ازاں بر مثال ماه بعد ازاں
بر مثال خورشید پیدا گردد و گاه گاهے هزار چند از خورشید در روشنائی و تابش زیاده
باشد پس بدانکه هر نور که صفت برق و لوامع دیده شود بیشتر از برکت وضو و نماز باشد

واانچه درصورت چراغ ومشعله و مانند این دیده شود آں نورے باشد که از ولایت
شیخ است ویا از نبوت حضرت صلی الله علیه آله وسلم وآں چراغ ومشعله دل او بود
که بداں مقدار منور شده است واگر بصورت قندیل ومشکاة بیند هم ازیں معنی باشد
که گفته شد واما آں چه درصورت علویات بیند چوں ستاره وماهتاب وآفتاب انوار
روحانیت بود که برآسمان دل بقدر صفا ظاهر می گردد چوں آئینهٔ دل بقدر ستاره
صافی شود نور روح بقدر ستاره پدید آید وچوں ماه شکل بیند اگر تمام ماه بود بدانکه دل
تمام صافی شده است واگر نقصان دارد بقدر نقصان کدورت باقی است وچوں
آئینهٔ دل درصفا بکمال رسد قابل نور روح گردد بر مثال خورشید بیند چنانچه صفا زیادت
تر خورشید درخشاں تر تا وقت بود که در روشنی هزار بار از خورشید تاباں تر بود واگر ماه وخورشید
هر دو یکبار بیند ماه دل بود که از عکس نور روح منور شده است وخورشید روح باشد
که دیده شود اما هنوز از پس حجاب طالع می شود تا خیال او را بر صورت خورشیدے بیند
والا نه نور روح بے شکل وبے صورت است وگاه بود که پرتو انوار صفات خداوند
عزوجل بر قضیه من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا استقبال کند
وازیں حجاب روحانی ودلی عکس بر آئینه اندازد وبقدر صفا آں بنماید اگر کسے گوید چگونه
تواں دانستن که پرتو صفات خداوند است جواب چنیں گفته اند که چوں از انوار صفات
حق مشاهدهٔ دل شود هماں نور معرفت او گردد وتعریف خود هم خود کند ذوقے بجاں
پدید آید که بداں ذوق داند آنچه می بینم از حضرت بیچوں نه از اغیار واین معنی ذوقے
است که در عبارت دشوار آید وگفته اند انوار صفات جمال مشرق است نه محرق
وانوار صفات جلال محرق است نه مشرق عقل وفهم اینجا بگدازد وگرد نتواند گشتن وگاه بود
صفائے دل بکمال رسد سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ پدید آید اگر در
خود نگرد همه حق بیند واگر در موجودات نگرد نیز همه حق بیند انا الحق وسبحانی اینجا رخ نماید

چنانکه آں بزرگ گفت ما نظرت فی شیئ الا ورائت الله فیه فریاد کناں بزباں
حال آغاز کند ـ بیت

مرا بے من پدید آمد هم از من هر چه می جستم ⁂ کنوں در عین این معنی چنینے کیست حیرانم

آں نور حق تعالی عکس بر نور روح اندازد ومشاهده با ذوق آمیخته بود وچوں نور حق تعالی
بے حجاب روحی ودلی در شهود آید بے رنگے وبے کیفیتے وبے جهتے وبے مثلے وبے ضدے
آشکارا کند تشبیه وتمکین از لوازم او شود اینجا نه طلوع ماند نه غروب نه یمین نه یسار
نه فوقے نه تحتے نه مکاں نه زماں نه قرب نه بعد نه شب نه روز ایں جا نه عرش است
نه فرش نه دنیا است نه آخرت قلم را ایں جا سر شکست زباں را حرکت نماند
عقل در چاه عدم فرو رفت وفهم وعلم در بادیهٔ حیرت گم شدند اکنوں تو دریں
حسرت می گداز که در مقام بعد باشی و در حسرت نایافت بهتر ازاں که در مقام قرب
باشی در عجب یافت که آں عجب مقدمهٔ زوال است نباید که از دوری ایں مقام
واز با هولی ایں کار در خاطر آں برادر فتورے ونفورے روی نماید وراه گریز پیش گیرد
الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین برخواند ونشستن وگفتن ایں خوف است
زینهار نومیدی هیچ حال هیچ کس را جائز نیست ایں جا کار بے علت است ـ
غلام را اگرچه از حبش گیرند چه زیاں دارد چوں خواجه کافور نام نهد بسا کس بود که از پیش
بت بر دارند وبطریقة العینے چناں برگیرند که هنوز سجدگاه در پیش بت کده گرم بود که او را
از همه ملک وفلک درگذرانیده باشند ودر صفتے رسانند که اگر انس وجن وملک
وی را باز طلبند نشاں نیابند سرگرداں شوند وگویند ایں چه بود وچه شد جواب دهند
فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ هر چه خواست کرد چوں وچرا دریں حضرت بار نیست وعلت را
مدخل نه باز گردید وچوں وچرا در عالم انسانیت خرج کنید که ازاں جا بر آمده است
حق تعالی آں برادر را طالب خویش گرداناد قوله تعالی وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ ـ

حاصل الامر صاحب دولت را نہایتے مرجع و منتہی حضرت تعالیٰ خواہد بود در مبداءِ اول عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ بر طینت روحانیت و ذرہ انسانیت او خمیر مایہ رشا نہادہ اند که اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ بر آن ناطق است و در جرعہ جام الست ذوقے بکام وے برسانیدہ اند که اثر آں ہرگز از کام جان وے بیروں نہ رود و زندگی وے بداں ذوقست و قصد آں نو رہمیشہ بمرکز و معدن خویش است و با این عالم الفت نگیرد و یکدم ترک آں شراب نتواند کرد چنانچہ گفتہ اند۔ بیت

عشاق تو از ازل چو آمدہ اند ∴ سرمست ز بادۂ الست آمدہ اند

پروانہ صفتاں جاں باز عشق کہ کمند جذبۂ الوہیت در گردن ایشاں از عہد اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ افتادہ امروز چنداں بہ پر و بال گرد سرادقات جمال شمع جلال پرواز کنند کہ بر قضیہ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا۔ استقبال کنند کہ بدست جذبۃ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ او را در کنار وصال بر کشند و گویند تا چندیں پر و بال در ہوائے ہویت ما طیراں توانی کرد ایں پر و بال در آشیانۂ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا در باز تا بہ بینت لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا پر و بالے از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ سر ایں معنی است زینہار بدل نہ شوی کہ با و لطف در روز ید نست افتادگاں را می طلبد مگر شنیدہ ہفت صد ہزار سال سالکان ملکت سجادۂ اطاعت در خانقاہ عصمت و صلاحیت تکیہ زدہ مسند عزت در کمر بستہ میگفتند کہ کار ما داریم ناگاہ باد لطف وزید آب و خاک را کہ زیر اقدام افتادہ بود برانگیخت و ندا در داد اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ملائکہ گفتند ما را با فساد آنیشاں طاقت نیست ندا آمد لَیْسَ فِی الْحُبِّ مُشَاوَرَةٌ۔ مصرع

با تو چہ گویم کہ تو مجنوں نۂ

آرے اگر بر در شما بغریسم رد کنید و اگر بدست شما بفروشیم مخرید اے جان برادر بایٔد کہ در طلب محکم باشی کہ تر دامنی دریں راہ سخت شنیع است و با ہر کہ عداوت شد از تر دامنی شد چہ باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بدانکہ ایں کار بر دستار خواجگی کسے را راست نیاید آوردہ اند کہ آں عزیزے ہم در آغاز صبح اربعین صباحا چوں چشم بکشاد و نظر بر جمال عشق افتاد آں جنبش عشق بود کہ چوں در بہشت آمد و زنگریست بر فور آغاز کرد ایں قدم مسافرانہ و روندہ کہ ما را است در بند رکاب نتواند بود و ایں سر پر خمار عشق کہ ما را است بار تاج نتواند کشید ما را قدالفی دادہ اند با الف بموافقت باید ایستاد کہ ہیچ چیز ندارد و علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد و مردانہ لبیک عاشقانہ زد و ہشت بہشت را وداع کرد چوں بہ بہشت می رفت با تاج و خلعت بصفت مقرباں بود و چوں در راہ عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت۔ بیت

دانی کہ چہ بود شرط خرابات بخنت ∴ تاج و کمر و کلاہ در بازی چست

ہر ذرۂ از ذرات آدم ایں نعرہ عشق بر آوردہ۔ بیت۔

اے قبلۂ حقیقی ہمائے رخ کہ ما را ∴ بگرفت دل بکلی زیں قبلۂ مجازی

آرے آرے و زیر سایۂ درختان بہشت سبق عشق تکرار نتواں کرد خانہ در شارستان ابتلا باید گرفت و دبیرستان بلا را ملازمت باید نمود تا تختۂ اِنَّ الْبَلَآءَ مُوَكَّلٌ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ اوّلہ حیات و آخرہ ممات درست شود لان المحبت اولہ مکر و اخرہ قتل از ینجا است کہ گفتہ اند کہ بلا در محبت در باید چنانکہ نمک در دیگ سر ایں است کہ گفت۔ بیت

آسایش است رنج کشیدن بجوئے آنکہ ∴ روزے طبیب بر سر بیمار بگذرد

ایں دانی چیست ہر آں صاحب جمالے کہ بر عاشق خود ناز کند داد جمال خود ندادہ باشد داد جمال حضرت پاک او آں ست کہ اگر فرد اخطاب آید کہ در ما نگر

تو گوئی دریغ باشد چناں جمال را از نظر چو منے کسے گفته است ـ بیت

طاقتِ دیدنِ رخ تو کراست ❊ من مسکیں شنیده حیرانم

اے برادر آں روز که بساط محبت بگسترانیدند همه مراد یار را آتش درزدند
ایں که آں سالک اول قدم آدم صفی صلوات الله علیه سی صد سال خون جگر بر رخسار
بارید و ایں که نوح برگزیده بترانه لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ بر جگر آورده و ایں که خلیل را حلّه
خلت پوشانیده پس آں گاه نمرود طاغی را بروے گماشته در منجنیق بلا نهاده
و ایں که یعقوب را هشتاد سال در بیت الاحزان سوخته و ایں که یوسف بر سر چهار سو
بازار مصر در صف بندگان من یزید کرده و بچند درم ناسره فروخته و ایں که زکریا را
پاره دو پاره کرده و ایں که ایوب را سالها در مرض سرطان سرگرداں کرده و ایں که
موسیٰ سوخته ارنی گویاں گشته او همه سزا است که سوخته گفته است رباعی

بترحم نظرے جانبِ ما خواهی کرد ❊ لیکن آں ناز که در تست کجا خواهی کرد
حسن را قاعده جور است تمامی دانم ❊ با که کردی که بمسعود وفا خواهی کرد

بیت

مرا یاریست در خاطر اگر گویم کدام است آں او ❊ جهانے مبتلا گرد و بلائے خاص و عام است او

ان اے برادر جانی
ایں است مقصود ے

اے برادر در جانی ست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدهم یا بمقصود ے
رسم و گویم بہ بانگ بلند ـ بیت

یا بدست آریم سرے یا در اندازیم سر ❊ یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

ایں گوهر شب چراغ است و غرض ایں است که در میان موج دریا ے
خونخوار است آں گوهر صد هزار طالب دارد که برائے او جاں فدا می کنند و نگونسار

ن درآید

در قعر دریا فرو می روند تا بوے از و بیابند اما نباید که غافل وار کسے بیاید که صد هزار ماهیاں بحر
جلال در طلب تر دامنے می گردند که لقمه کنند تا کسے نداند که چه شد و کجا رفت ـ

رباعی

با دل گفتم مرا ببر بر در او ❊ کو پادشه است و من ندارم سر او
دل گفت برو حدیث بیهوده مگو ❊ یا در پر او کشند یا بر در او

چوں قدمے بغفلت کسے خواهد که دریں راه نهد نهنگ بیں قعر دریاے جلال
که دربان ایں درگاه است بر فور آغاز کند و گوید مرا نمی شناسی من آنم که اهل
آسمان اول آداب تسبیح از من آموختند و اهل آسمان دوم آداب تهلیل از من دانستند
و اهل آسمان دیگر همچنیں مسند تدریس تا بر فرق گنبد خضرا نهاده بودند همه دولتها
در باختیم تا طراز لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوے شرع محمدی بعد ایں بنشاندند
اکنوں یا تاج اخلاص بیار و یا بفتراک ما می ساز تو مرد دینی و ایں لعین برائے
هر دونے از جائے خویش بجنبد و سر فرو دنیارد که عظیم دارد تا صدیقے در مملکت
پدید نیاید و عیارے پاکبازے دریں راه قدم نه نهد او از جاے نجنبد والسلام ـ

مکتوب چهارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند و بداند بارے
دوست در بر و آں که روزگار قلب باز و بر در و انکه نه در بر و نه بر در هر دم بهواے
خویش ابتر هیهات هیهات ـ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ❊ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

اگر ترا چیزے پیش می آید بر من می نویس و انکه نمی آید روا باشد که خوش خوری
و خوش خسپی والسلام

مکتوب پنجم

بجانب بعضے مریدان و معتقداں

شعر

سلام علیکم چو در خاطری ۞ گر از چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل ۞ سلام علیکم ایا غائب حاضری
یا قرۃ العیون یا صفو الجنون ۞ من بے تو سخت زارم بے ما بگو تو چونی

گلخن تابے عاشق جمال پادشاہے شد پادشاہ را ازاں علم دادند حمام او در گذرگہ پادشاہ بود ہر بار کہ او گذشتے عزت و عظمت پادشاہی را علمے بر آوردے روزے چنیں اتفاق افتاد کہ پادشاہ کرشمۂ معشوقی را با علم دولت پیوند دادہ بود نظارۂ عاشق می بایست گلخن تاب حاضر نبود نا وکے از شست پادشاہ جدا شدہ بود ہدف نیافت خالی رفت وزیر زیرک بفراست دریافت کہ او خجل شد روے بزمین آورد و گفت شاہ را گدائے باید و تیر کرشمہ را ہدفے شاید اندیشہ را پیشہ ساز بداں کہ من چہ نبشتم ـ بر سر گرد آبے بودم صیادے می گذشت دید سکے چندے بزمین آں گرداب می گردند ماہی گیر با خود گفت دیر باز است کہ دریں حوض ذلمے نیندا ختہ ام می نماید کہ ماہیاں بسیار شدہ اند سک نظارہ کردند با خود اندیشہ کردند کہ ایں صورت صواب نمی نماید عجب نباشد کہ ما را بدام خود کشد ماہیاں سہ صنف بودہ اند بعضے حازم حکما گویند الحزم سوء الظن قیامت بوعدہ تمایل صادق اثبات یافتہ است پیش ازاں کہ وقوع باشد دنیا کہ عروسے بیوفا است فریبندۂ لا تعا است اعراض از و و توجہ بحق الحقیقۃ پیشۂ مرد عاقل و شیوۂ علامت فرض بود زاہدت را کہ یار باوفا است و ہمنشیں با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آورد و ایں رباعی را

ــہ در ہر دو نسخہ عبارت بے ربط ہمچنیں است غالباً بعد از "سوء ظن" و قبل "قیامت بوعدہ" عبارتے در کتابت نیامدہ ع ع

مثنٰی و ثلاث و رباع ساخت ـ رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ۞ وز دور زماں ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش میاز دو کوں ۞ ور سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

نقد زاہد پابند ہمت اوست والسلام ـ

مکتوب ششم

بجانب بعضے مریداں

در مقالات سادات اثبات یافتہ است ـ شعر

اَلعَقلُ عَقِیلَۃُ الرِّجَال ۞ وَالعِشقُ مُحَلِّلُ العِقَالِ
اَلعَقلُ یَقُولُ لَا تُخَاطِر ۞ وَالعِشقُ یَقُولُ لَا تُبَالِ

عشق سہ حرف است و ہر سہ صحیح است علت را مساغ فرجہ نیست عشاق را مردم احمق و دیوانہ خوانند دیوانہ چہ باشد آنچہ دیوانہ حرکات و سکنات کند حرکات و سکنات او بداں نسبت دارد و مرد شاعر نسبت اضافات در یک گرہ بندد رخسارہ را از اضافات بلالہ و شمع و چراغ نسبت دہد باقیات بر خواں عشق بکدام ساز در باخت کہ گوے فکرت را چوگان فہم در صحرا استوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسیم سخن دراز می شود شنیدہ باشی لیلی مردود پردۂ عزت استتارے گرفت مجنوں ہماں کہ محبوبست حیست ان راجنت ساخت تیرو ہم بر دلش رسید میان درگاہ استوی قیلولہ خوش کردہاں دہاں تا تو پنداری کہ جز او چوئے ہست نظارہ و اندیشہ را پیشہ ساز حق الحقیقت نظارہ شو شنیدہ باشی پادشاہے پیالہ ابتلاع حصر بادے چہ رہنمونی منو القصہ بطولہا در دیوان رومی کہ بند شوی مرا از خود بریدہ نظارہ کن ـ شعر

ن جنسیت
ن جیست

تا چند دلا بایں و آں آویزی ۞ آنگاہ شوی مرد کہ زینہا غیزی

خود کامہ چرا نمیشوی چوں تبریزی ❊ تعجیل چرا نمیکنی خانہ خراب

یوم الحشر مردم مستانہ خوش نمایند از ہیبت آں روز ضابطہ عقل را بہوا سپردہ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ طالب جمال ازلی دراں حالت در تجسس و تفحص باشد بحقیقت معلوم شدہ است کہ او تعالیٰ بفضل خویش تجلی جمال کند گرفتار و مبتلا در آں خیال باشد نظرے پس آں فلیکن ہٰذا لکن۔ بیت

قیامتم چو بدیواں حشر پیش آرند ❊ میان آنہمہ تشویش در تو می نگرم

گفت من بگوش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بصد نالہ و زاری و عجز می گفت الٰہی ذاتے کہ در تتق عزت و کبریا مستتر است یک نظرے بلطف خویش بمن ارزانی فرما پس آں ہفت طبق دوزخ را بر تن زار من گمار اللہم من ایں رباعی از خواجہ خود شنیدم۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ❊ وردے سازم ز وِرد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ❊ تا از در تو ورد کند دریوزہ

کرتے ہفتے وہشتے ایں مصراع را مکرر کردہ است الیفلاں۔ مصرع

تا از در تو ورد کند دریوزہ

ایں جملہ از لوازم و لواحق حازم اما حازم دید کہ ماہی گیر دام را ساختہ می کند با خود گفت اگر از حازم کہ حزم کار است غافل شدم تدبیر را کہ زبل تدبیر باشد فرو داشت نشاید خود را مردہ صفت ساخت ستاں شدہ بر روے آب رواں شد صیاد گفت ماہی می رود بر و کو عجب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے موذیات را در میضاب[a] ہنر دو آب بلغوم ریختہ بشتاں آمیختہ شبانگاہے بود شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

[a] میضاب یعنی طرف آب کہ در وضو کردن بکار آید یعنے بدہنا۔ لوٹا ۔ ع ح

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے را کفن پیچیدہ در جنازہ داشتہ بودند گلے و کافورے بر و مالیدہ آں خمار تمگار تحقیق گماں برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم[b] شوہر تسلیم کردہ غلطیدہ بادے کہ کمیزے خوردہ بادے مست از دستے مستے دست انچہ بحقیقت کار بود بر آں عروس جلوہ کرد۔ بیت

ہاں اے دل دیوانہ بجز ام مبخش ❊ کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی و زاغ و بوم و غیر آں اما تحقیق نظر کنند ہیچ یکے از فیض احدیت خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسد موشے از جملہ موشاں کہ میاں ایشاں پادشاہ است میرد و بالاے بلندی می شنید موشاں ہمہ بیروں می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے می بینند خبر می کنند ایشاں در سوراخ میروند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں می گویند پیر شد رائے نماند جمع می شوند و را می کشند جواں را می نشانند نظارہ کن اگر ایشاں را از فیضے نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت بانساں دارد کجا حصول وصول شد اَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کشاف می نویسد ہر چہ ہست ضار و نافع خویش را می دانند بعضے افاعی از عمرانات بعید بلکہ ابعد بطبیعت کور می شوند از اں بادیہ کوہستاں در عمرانات می آیند در باغات در می شوند در کشت زار بازخ بعضے والان بزرگ را چشمہائے خویش نمی مالند و می سایند چشمہائے کور بودہ بینا می شود انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسم دراز تر شود ایں قدر حسب العاقل باشد و آں ماہی غافل کہ حزم نداشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد اے دوستان شفیق و اے برادراں عزیز ایاکم عن فجات الاجل و بغتة التقدیر بسیاراں دیدم کہ خفتہ ماندہ اند طیفور را از نور حضور و از ترتیب شکور نصیبے تامے و جذبہ چو

[b] ایں تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنیں بے ربط مرقوم است ۔ ع ح

داشته بود ناگهاں در قفس را کشاده دید التماس پیوست اللهم ارحمنی واغفرلی از حضرت عزت تقدس وتعالی باصوت بگوش ارادت استماعی شد که اذهب فقد غفرت لک وقت انبساط وانفساح او یافت گفت الٰہی ہمہ را بیامرزی فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نہاد گفت ابلیس را بیامرز نکبتے بر دہانش زدند او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی غم خود بخور۔ رباعی

یاراں راز خار پایش مفرش	عیار نه پاے ازیں راه بکش
تا در نه زنی بهرچه داری آتش	هرگز نه شود حقیقت عیش تو خوش

نوعا آخر چند سالکے عارفے وچند لمکے ہالکے بسیار دیں اسلام را زیاں کار آمدند چناں که فرید عطار وجلال رومی ومحی الدین ابن اعرابی سخنے مزخرف وبذاته منحرف اصحاب الفصول والابواب التزام وانتظام داشتم نیافتم هیچ منتہی را که نماز بجماعت که سنت مؤکده است وهیچ مستحبے را باهتمام تمام بود بهشت هشت ودوزخ هفت هشت جنت وهفت طاق آرام وقرار در اتباع سید الابرار والاحرار باشد واضطراب واہتزاز در انحصار دوزخی است در وعرفان التقریب وتجبیر باشد ایشاں بنالند از آں دردبر گرد فرمان آید معتقد ومعتمد شما ایں ست آرے صدقتم فی مقالتکم و عقد لقران لیس الا انا کن فیکون آں ہشت برائے اتباع جنتے وقربے است ہرکه ازیں بدور است۔ بیت

دوست آمد وگفت گر مرا میطلبی	پس هرچه نه آں منم چرا میطلبی

فافهموا ایها الاخوان واغتنموا ایها الاقران از گفتار آں بزرگوار۔ طالباں نمانند مجاہدت وریاضت ومواجب دینداری برباد ہوا شد شرایعے را که رسول اللّٰہ بچند مشقت بذل مجہود خود کرده ایں بزرگوارں بکلمات طامات از ورق

سـ۱۰ اہتزاز یعنی ہلاکی۔ ع ح۔

ودینداری پاک تراشیدند حک کردند۔ اللهم الهمنا رشدنا وارزقنا اتباع حبیبک ونبیک وصفیک برحمتک یا ارحم الراحمین

همچنیں گویند که عشق را از عشقیه گرفته اند عشقیه گیاهیست که او نرمی وتری دارد که بر هر درختے که به پیچد وبر رود برگ وگل وبار او تمام بریزد ولیکن او تر باشد۔ بیت

عشق آمد وخانه کرد تاراج	ما نیز نهیم دل بتاراج

در هر نماز دیگرے مجنوں برآں رفتارے که عاشق در کوے معشوق کشد آمدے سنگے زیر غرفه لیلی بود برآں آمدے غلطیدے افتاده برآں در غرفه لیلی نظر کردے رقیباں لیلی گفتند که منع او بضرب دستم وجهے وجهتے ندار د حرکتے کنیم که سکون او بریں سنگ مانع آید خیلے ہیزم آوردند برآں سنگ سوختند جاروب زدند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانه فرزانه از خویش بیگانه با درد وغم آشنا شده بداں رفتار آمد برآں سنگ که همه آتش بود نشست وغلطید آں سوخته سوخت ودودے خواست رقیباں لیلی دویدند گفتند اے دیوانه سوختی گفت ازیں که تن سوخت وافروخت چه غم دست بر دل نهاد وگفت ایں سوخته است ازاں سرو قد لاله رخ پسته لب جز ایں بار حاصل نیست شما مرداں عاقل هوشمند شنیده باشید۔ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست	سوختم وسوختم وسوختم

خداوند سبحانه وتعالی صفت دوستاں خویش با داؤد پیغمبر که صفتے ورو ے که خبراں فرو گفته اند می کرد که بس بار بلاها بر دل ایشاں نهادم ایشاں بر مثال جرعهٔ که شیریں تر از شکر ونبات باشد می خوردند ومی آشامیدند وایشاں را بداں افتخار و اذخار روزگار بود دل داؤد شوریده برآمد بصفت ستطاحی از زه گفتار بنداز سخنے گفت یک بلاے بر من هم از وراے سرادقات عزت ندا خواست تو آں غم ل خود

طاقت آن نداری که زخم پیکان ما توانی کشید - بیت

هله هوشدار در این شهر دوسه طرارند ✽ که بتدبیر کله از سر شه بردارند

داؤد در بیت المقدس نشسته زبور را مطالعه می کرد کنجشکی آمد بتمثیل بر صورت زر خالص و نقش از مروارید از دیدن او استعجال کرد خواست بگیردش تا بازیچه بچگان باشد دست را فرازید نا گیروش او جست بارے بیشتر شد داؤد دست دراز کرد تمثل بر نردبان مسجد نشست داؤد بر سر دوزانو ایستاد او بر نزد بان دیگر رفت داؤد پس او شده از نردبانے بنردبانے بر سطح بام شد آن ماه پیکر آن سرو قد بسته لب آن بادام چشم سایه داؤد بر صحن او که السلطان ظل اللہ افتاد زن او بیا بچشم غلطان احساس کرد سر بجنباند تمام اندام را موے پوشید چنانچه پیراہنے بتار زر کشیده باشد آن نظاره داؤد دشد و دید اماں و عشق بساماں پابند شد داؤد دے

بباد داده و حالے بجالے سپرده - بیت

عشق بازی نه کار هر بسیر یست ✽ عشق بازنده مرد بخته سریست

اے پسر کار عشق بازی نیست ✽ زانکه این ره ره مجازی نیست

داؤد صورت حال را هر وے ندید الا آن که او ریار ا به بند هلاکت باید سپرد

بیت

خیال تنگ ست راه عشق بازی ✽ که جز معشوق تنها می نگنجد

اتحادیه صوفیاں گفته اند نه این است که دو وجود یکے شود لا حول ولا قوة الا باللہ سالک هالک گردد کل شیء هالک الا وجهه دهمیات و خویلات بمقام خویش قرار گیرد جز یک وجود وجودے نماند الا وجهه الآیة محمد حسینی خویش را هم خوش کرده است چه باشد وجودے وہیچے داشت این وهم بعین العیاں بازگشت صوفی در قباله گواهی خود می نبشت نوشت هیچ بن هیچ بن

هیچ هیچ شد قصه مولانا جمال الدین ساوجی و فخر بر من مرتبت باقی قصه داؤد پیغمبر علیه السلام بشستن حشمت انبیا اجازت نمی دهد داؤد جاں سپاری نکرد از برگ نوازی او دریا چونه رنگے گیرد نود و نه میش رمه داؤد شد یکے را یکے با نود و نه ضم کنند جمله صد شود ضل الا کالا یجتمعان ولا یرتفعان هر آئینه زلت شد نوبت توبه آ

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست ✽ مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

نعت عشق این ست - رباعی

عشق آمد و خانه خالی کرد ✽ برداشته تیغ لا ابالی

من از عشق تو خوں خوردن گرفتم ✽ تو دیرے زی که من مردن گرفتم

ای احمق ورق حکایت و شکایت را در پیچ مردن چه باشد مهیر عمر ابد یابی ها گوش دار از زباں مجنوں مقالات است - شعر

فانا من هوی لیلی و حُبّی ✽ زیاد تها فالی لا الوب

بیت

یارب تو مرا بروے لیلی ✽ هر لحظه بده زیاده میلے

مکتوب هفتم

بجانب بعضے از مریدان و معتقداں

از مقالات محققاں است ذکر اللسان لقلقة و ذکر القلب وسوسة

این را ذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضربے که او را است این را ذکر خفی نامند و این راه و طریق است یکے رعایت بظاهر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر رعایت بظاهر ندارند اما بحس دل آں ضرب را رعایت نمی کنند و این نوع اثرے

نطیے دارد۔ وگویند الذکر بالروح مشاهدة یعنے ذکر کنندو ذاکر حاضر باشد
بحضور او ذکر گوید ایں ذکر روح باشد روح او را می بیند و ذکر او ذکر می گوید تا ہمیں شود
وجود او ذکر روح است وذکر السر معاٸنۃ میاں معاٸنہ ومشاہدہ چہ تفرقہ
کنند شبے را گاہ صباح بیند و ہماں شبے وقت ضحی بیند اندیشہ کن دریں دید و در ن شئے
آں دید چند تفاوت است بوقت صبح غسق من اللیل باقی ست اما وقت
ضحی باسم ضحی ضحوتے دارد کہ خفاٸے نمی ماند و دیگر مشاہدہ محتمل گہے صورت استتار
آرد و گہے باشد پیش او حجابے تنکے باشد و گہے باشد کشادہ تر و ایں جنبیں ہم احتمال
دارد کہ عکس باشد چنانچہ عکس آفتاب در آب یا در آئینہ ایں را نیز مشاہدہ نامند
اما صورت ضحی ازیں برأة دارد کہ آں معاٸنہ است کشف حقیقت است استاد
ابوالقاسم فرمودہ ست انوار المکاشفة بتجلی الصفات وانوار المشاهدة
بظهور الذات میاں تجلی وظہور تفاوتے تمام است درصورت مجاز مشاہدہ کردہ باشی
معشوقہ ببام برآید و عاشق در صحن خانہ یا بر سر کوٸے نظارہ کند ایں را نیز مشاہدہ خوانند
اما معاٸنہ نیست چند تفاوت است از دور دیدن و ہمزانو بودن و در یک بستر
غلطیدن و ہر یکے خود را بہ دیگرے سپردن و ہر یکے بہ دیگرے راز خود و سر نہانی را
کشادہ کند چند تفاوت است۔ وذکر الخفی مغاٸیہ باشد مفاعلة است شرکت تقاضا
کند چہ مغایبہ ذاکر در مذکور غاٸب شود و مذکور در ذاکر والذکر علی تبعهما آں کہ لا تتغیر
بذاته ولا فی صفاته ولا فی اسماٸه بحدوث الاکوان است غیبوبت او چہ
معنی دارد و آنکہ باصلہ فانی الوجود و فانی الصفت است غیبوبت او را چہ اعتبار ذاکر
غاٸب شود صفت نماند و گویند محوا اصلا و راسا وهما وخیالا ابدا وازلا ن صفت غائب کو نہ
معلوم و محقق شد غیبوبت مذکور ہماں کہ استاد ابوالقاسم بداں اشارت کرد۔
ثم انوار الصمدیة فعند ذلك لا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا

فصل ولا وصل کلا بل هو الله الواحد القهار اینجا صورت نمود۔ بیت
تا او نشوی ولیکن از جهد کنی ٭ جاٸے برسی کز تو تو ٸی برخیزد
تا او نشوی نگر شود معلومت ٭ اں روز کہ تو نبودہٴ او بودی
ہیچ میدانی کہ چہ می گوید لمن الملك الیوم لله الواحد القهار بیان ایں ہمہ
کردہ است سکوت برو روا نیست انقطاع کلام بر وجاٸز نہ ازلا و ابدا او قاٸل بر
فافهم واغتنم۔ تو می دانی کہ من چہ می گویم الله نور السموات والارض او ہمہ
اشیا محیط و اشیا محاط ہیہات ہیہات العلم کلمة بل نقطة وتلك
النقطة لا یتجزی ایں نقطہ را موہوم نام نہ خود را بدر کن وجود کونین را از سر
بسر آٸی، اے عزیز باد تندیست ایں آتش تحقیق ہمہ وجودات را سوختہ است
آبروے عارف ہم بہواے ایں اشیا است لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتادم
مثالے گویم شکر شنیدن دیگر است و شکر خوردن دیگر و اطلاع بر مبداء و معاد او بودن
دیگر و شکر بودن دیگر اللهم الهمنا رشدنا وجنبنا عما لا ترضی واعصمنا
عن الزیغ والذلل والخطل اللهم والسلام ن الخلل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین المحقق

بابد دانست ان الله یحب تعالی الهمم ویکره سفسافها
آرے بیت
دنیا آں قدر ندارد کہ بر ورشک برند ٭ یا وجود عدمش را غم بیہودہ خورند ن این قدر
جاہ و دولت و مال و مکنت بلمعۂ برق و ساٸۂ سحاب بماند شاید آید رود و برآید
فرو شود اے فرزند بداں با وہم و خیال بامید توالد و تناسل چہ عشق بازیم کہ ہرگز

بکعبۂ وصال رسیم در شورستاں بہوائے زمستان چہ کشت زار سازیم کہ ازان برخوردار گردیم
بر روے آب معا چہ اشکال نویسیم کہ ہرگز جمال صواب نظارہ نکنیم چو بکے خشک را
چہ مرکب خود سازیم کہ بر آں بیشتر و پیشتر نرویم و نپوئیم جز خود ماندہ و بدر دوست دیا ن دبے دستی دیا
نہ ایستیم و منزل و قرار را احساس نکنیم ہیہات ہیہات اے یار ستودہ ذات و اے
دوست حمیدہ صفات - بیت

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ❊ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
ہلہ ہوشدار کہ در شہر دوسہ طرار اند ❊ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

حاصل کلام مقصود المرام ایں است روزے دو سہ کہ ما را شمردہ دادہ اند و
نفسے چند کہ بعاریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت
خداوند تعالیٰ و یاد او ساعۃً فساعۃً زماناً فزماناً دل و جاں را مالامال داریم و جز بدیں
دل را ندہیم اما آمدیم کار ایں جہاں را بداں جہاں سپریم رسم و عادتے کہ میاں مردم
آمدہ بعاریت دادہ باشیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بحقہما و شرطہما مقدم من قبل کل
شئی باشد میتواں و میسر است کہ در دنیا باشد و کارہا بتمام و کمال استوار تر سازند با
ایں ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بفوز درجات و نیک مثوبات
مظفر و مرفہ گرداندہاں وہاں نخواہیم ترا یک نفسے بغفلت رود یک ساعتے ترا بغیر طلب باشد
اغتنم الخمس قبل فوت الخمس و ادرک العصر قبل غروب الشمس و افرض الیوم و الغد ن وافرحص
قبل صیرورتہما - بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ❊ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
ہرچہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں ایں چنیں باشی تو خدا داں باشی
وارچوکہ تو بریں مانی و چنیں باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی - رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو نسخۂ اوست ❊ بازخوان و ببیں مقابلہ کن

الحق علی الحق باش و لقا وجود را بہر طرف ضایع مپاش انچہ می گفتم نصیحت
عالمیست خاص باید تا ازیں انتفاعے گیرد - ہذا باب عرضداشت آں فرزند
شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الدین
رسانید بعز اجازت مقرون کردیم طاقیہ نعمت ملبوس خاصہ برائے آں فرزند کہ از خدا
می خواہم او را دلے خداشناس و نفسے حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل از طرف
خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست او را بوکالت نایب دست
من دانند و زبان او را نایب زبان من دانند و ایں تلقین کہ بشنوم از زبان من بشنود
او را جز و اسطہ مجرد ندانند مولانا را بصدر نشانند و سر جا بجانب او سر بزمین نہد
و آں جانب من داند دست بر دست او نہد دست او را دست من داند زبان
او را زبان من داند و ایں بشنود کہ او گوید عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجہ ایں ضعیف
و با خواجۂ خواجہ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری و زبان
نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ
و مقراض بستانند و از ہر دو جانب سر اندکے موے قصر کنند در حالت قصر کردن موے
تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من بر سر تو نہد و در حالت پوشانیدن طاقیہ و تکبیر گوید
و گوید بر و دوگانہ بگذار و بعد از فراغ دوگانہ چنانچہ پیش بر آید ہمچنیں پیش او آید -
شکرانہ ایں اگر بتواند رسانید رسانند و الا ہماں چادر راہ خدا خرج کنند و چوں او گوید
عہد کردی با ایں ضعیف از ان ضعیف می باید ترا مرا بدانی و باقی کلام ہمبریں محمول است
بعد ازیں فرمایش ما از زبان او بنیابت ما گیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجماعت بگذاری
و جمعہ و غسل جمعہ فوت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعذر شرعی و غیر آں و بعد از ہر نماز شام شش رکعت
نماز بگذاری بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سہ گان بار اخلاص بخوانی و بعد ازاں

یک دوگانہ دیگر بگذاری برائے نگہداشت ایماں ہر کہ بریں دوگانہ ملازمت کند
حق تعالیٰ اورا از جہاں با ایمان برد در ہر رکعتے بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چوں سلام نماز دادہ
باشد سر بسجدہ نہد سہ۳ بار بگوید یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ و بعد از
ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر بگذارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ دہ گاں اخلاص
بخوانی چوں سلام نماز دادہ باشی ہفتاد بار بگوئی یَا وَہَّابُ ع چنانچہ ہائے مشدداز
سینہ بر آید و ہر ماہے سہ روز روزہ بداری سیزدہم۱۳ چہاردہم۱۴ پانزدہم۱۵ ایام بیض
اگر بعذر ضیافت یا سفر و یا گرمی ہوا نوعے خوردہ شود صوم نفل را قضا نیست امّا
بجائے آں روزہ دیگر بداری تا ثواب کم نگردد نفس بر ترک روزہ عادت نگیردہ
چوں رحمت خدا واسع است۔ از جہت چندے دیگر از مسلماناں فقیر مولانا ۹ فقیررا
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرد آں نیز قبول کردیم برائے ہر یکے طاقیہ بر دست مولانا فرستادیم
ہم بریں طریق باشند با ایشاں ہم بگوید۔

مکتوب نہم

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی خلیفہ حضرت مخدوم بعد خلافت دادن

فرزند دینی قاضی علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی از قصبہ چندیری مطالعہ کند
قال اللہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کارِ عظیم و عہدۂ جسیم
بحوالہ مستقیم شد اما ادائی حقوق آں کہ اصل نبوت ازاں گرانبار است ن اہل
شرط کار است وھو النصیحۃ للخلق والمضی علی الخلق وارکان
امرہ و لا یخافون لومۃ لائم آنرا کہ بخوانند بخوانند و آنرا کہ برانند برانند ف تخاف
شکستگی و بیچارگی را زیادت کند و بدانچہ بر راہ کردہ شدہ است مستغرق باشد

و از ہر چیزے کہ زیاں کار رستت چناں بریدہ باشد کہ رحمت حق از شیطاں۔
مقصود داریم از چندیری در صبلح ہمایوں و مطلع میموں بسہولت قرار کوچ کنیم۔
وَاللّٰہُ الْمُجِیْبُ وَ ھُوَ الْمُبَلِّغُ۔

مکتوب دہم

بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین و فرزندان او دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند محقق دانند
کہ مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعیں جز عبادت و بندگی خداے نبودہ است
ہر محبتے و ہر معاشرتے و دوستے و معاملتے کہ باشد اگر دراں غرض دینی حاصل نیست
و آں برائے خداے راست خود بیخ و الا فالانقطاع۔ شنیدہ شدہ است کہ آں
عزیز دائم متوجہ ایں حضرت است کار مقرباں است و عظیم دولت است
الحمد للہ علیٰ ذالک کہ یکے را مقرب می دانی و آنگاہ بدو توجہ می کنی و ایں
مایۂ جملہ سعادت ہا است۔ فعلیک بھذا اعاظ البریۃ اجمعین والسلام

مکتوب یازدہم

بجانب شیخ علاء الدین

فرزند صالح و یار والہ مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کردہ
براں کاریکہ براہ شدہ است باید کہ بشرط بسر برد اول شروط بل الزمہا و ادومہا
این ست کہ بذل و ایثار کمترین حال صوفی باشد و اقل من کل قلیل بذل مال باشد
ہر چہ بدستش افتد و ہم آن نبرد کہ اگر امروز بتمام خرچ شود فردا چہ تاوان کرد
و بجہ روزگار تواں برد و ایں اندیشہ را از دل بدر کند و پیشۂ توکل علی اللہ شیوۂ کار
خود سازد و دیگر بر معانی بسیار بدل اشتغال نماید اما بر اقل من قلیل اشارت کردہ ایم

وجاہت دنیا و آمد و شد خلق و نمودار خود و صورت کارے ساختن کہ مردم بر آں نظر کنند و معتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہرچہ پیش تو آید آں را پس انداز فارغ بخداے خود مشغول باید بود و غم خود باید خورد و غم آیندہ و روندہ و معتقد وغیرہ در خزانۂ دل خود جائے نباید داد چوں باید بود دست از غم وجود خود شستہ

فارغ چہ بود ز خود گذشتیم ❊ او زانہ غمے نہ غمگسارے

شیخوخت پایہ بلندے است خداے تعالیٰ الشیخی را گماشت تا در گلوے ما ہ مارا

انداخت وایم اللہ آں را بلائے می بینم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سر بسر ان سا بر اس خلاصے و نجاتے بود ایں کار می باید کرد در بند قبول و رد آں نباید بود ہرچہ آید ترا براہ راست می باید رفت زین چپ و راست نظر کردن شرط کار نیست ۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ❊ وز دور زمان ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش ہبر از دو کون ❊ وز سود و زیان ہرچہ شود گو شو گو

مکتوب دوازدہم

بجانب شیخ علاء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است فضل اللہ لا ینحصر ولا ینقطع انچہ فرمودہ ایم دست از آں داشتن میسرت نباشد بثبات قدم ایستادہ ماندنست آں گاہ بر پاے خود باشد آں عزیز از صحبت بہ بسیاری دور است اگرچہ عقیدت سیرت مستحکم تر است اما نور حضور از بسیاری شرف بدور دارد تدبیر ایں است ہرچہ فرمودہ ایم آں در معاملت رود بتوجہ دل متعلق باشد ہمچنیں اگر بعد المشرقین والمغربین بود ہم از نوش تو ان خواند کلیتے اصلے ترا فرمودیم اما ہمچونے

باشد کہ بداں مستعد گردد وارجو کہ آں عزیز لشیئ مائ ازیں ہا متصور گردد بدانکہ اقل ازیں نوع اکثر سایر اعمال است اوراد و اذکار وقتاً فوقتاً شہراً فشہراً موا سماً فموا سماً باید در عمل باشد ۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ❊ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مقابل اہل حال است ان من فات وقتہ فقد فات ربہ وقتے رباعی گفتہ بودم ۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ فردے ❊ بیدرد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ وقتے ❊ بے وقت مباد ہیچ دردے

ہجوم اشتغال روزگار دامن گیر ہر روندہ است اما طالب خداے را اگر خارے در پا خلد از دیدن و پوئیدن خود البتہ نہ ایستد ہرچہ شود گو شو گو طالب خداے را مرد خداے پرست را ایں رباعی استاد در دہر وقت وہر ساعت اوست ۔ رباعی ۔

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ❊ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش ہبر از دو کوں ❊ وز سود و زیاں ہرچہ شود گو شو گو

ن کالپی آں عزیز در مکتوب چنیں باز نمود کہ بعضے مردم کالپی (کالپوراں) ایں سو عقیدت پیوندی را خواہاں اند ایں طرف متوجہ و متعلق اند ہر کہ آں عزیز صادق بشرط عقیدت داند عرضداشتے از جہت او بانشان و روشے بنویسد تا از سو طاقیہ براے او نامزد شود و آں عزیز بوکالت و نیابت ایشاں را تلقین کند و طاقیہ پوشاند صورت ہمیں است دو راے ایں معنی دیگر متصور نیست ۔ آرندگاں صحیفہ سادات اند آں ماند برادران اند بر تقصیر سالار گوید کہ چہ دنبال فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتہ ترا دنیا و دیں خوش نمی باید ۔ والسلام ۔

مکتوب سیزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر چنیں افتاد کہ ما از شہر بحالتے بیروں شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بمشاہدہ تواں دانست مقصد ما طرف کالپور است راہہا سخت بے طریق گفتند ہیچ سبیلے گذشتن میسر نیست ن کالپی
الغرض آں فرزند عزیز چنیں کند البتہ فرید خاں را باستقبال تا حد زمین اٹراں بیارد دختران و مادران ایشاں را چنداں خوف نکند بہ امن و اطمینان تا کالپور ن کالپی
بیایند بہ اشرف افلح نیز بگوید بدانچہ او را دست دہد اقدام کند سبحان اللہ العزیز عجب روزگارے کہ من بر مردماں منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید یفعل اللہ ما یشاء یقلب ظہر البطن باز باہتمام گفتہ می شود جاے درنگے و تامل نیست وقت بر ما تنگ است جاے درنگ و مقام نیست بضرورت بسبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی بیگ دو مقام شدہ آں مصلحت ما نیست میباید طریق الانوع و قاصد ما را در بیانہ با فرید خاں بیاید ملاقات کند دریں باب تقصیر نکند فی الحال وزماں دریں کار شود - بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی ؂ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

مکتوب چہاردہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود لکل قوم ہاد اگر ہدایت ہر قوم در کتاب آرہیم ذیل و ذنب آں را سر انتہا پیدا

نباشد تو دست در دامن مقصود زن لقدم عزیمت بپاے ایست ہادی صوفیہ پس آں کہ دولت دریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است لا الٰہ تخلیہ است الا اللہ تجلیہ نفی خواطر در حالت مراقبہ و اجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مترتب اند ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسر ست ہست فقد فاز فوزا عظیما ہر آئینہ اثرہا بینی و ثمرات و نتائج معرفت ازیں باغ ہر چند بر تر چینی برخوردار تر گردی ہیچ دینے را سلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبل تحقیق یافتہ است روے مقصود کسے بدید مگر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمود و نیست آں معشوقہ را لالہ و ہمونے و نیست آں مرغ را پرے و بالے مگر طلب بشدت ہم و حضور بکمال یا تزکیۂ نفس و حضور کمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام نہی میشاید طالب را چند وصف لازمہ حال او ست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب و انما الشیء یعرف بعلامتہ تقلیل صحبت ہر آئینہ از عاشقاں پرس عاشق را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد و بے آں کہ موصل و مہد او ست صحبت باشد لا و اللہ - بیت

دوست آمد و گفت مر کرا مطلبی ؂ پس ہر چہ نہ آں منم چرا میطلبی

گفتار یارے ازاں ما ست - بیت

باغم تو الفت و ہم خانگی ؂ از دگراں وحشت و بیگانگی

تقلیل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذاے عاشق محنت و بلا است غذاے عاشق یا معشوقہ است کجا افتاد ام القصہ بطولہا قلت کلام ہم بریں مقام انتظام گرفتہ است عشق موجب گنگی و کری و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر دوست نشنود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیال او مستغرق باشد کہ ماغ گفت و شنود درخت بر بستہ بود کہ آں منزل گم شدگاں و مقام بیخوداں است

این رباعی از مرداں شنیدہ باشی۔ رباعی

ابجد عشقت چو بیاموختم ÷ پیرہن محنت و غم دوختم
حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ÷ سوختم و سوختم و سوختم

اکنوں تو خود را بخود نہی از خود و از خویش و خویشاوندان بدر باشی در زاویہ تصوف آں کہ معتقد و متبوع میسر آید و البتہ لحظہ طرف بنظر خلق و در دو قبول ایشاں روش نہ بیند ورنہ از دیدن دیدار دیدہ مطموس و منطمس ماندہ نعوذ باللہ منہا ؟ مقعد
برائے آں عزیز را طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمدہ است بر سرمی دارد شکرت بجامی آرد و شکرانہ دارد برائے مردمانے را کہ التماس طاقیہ پیوست ارسال شد ؟ اتفاق
چنانچہ آں کہ عزیز بر آمدہ است ہماں طریقت را سلوک دارد و اگر کسے از میان ایشاں لایق آں بود کہ در وے لابدی فرمایند آں قدر مصلحت افتد فرماید آں ہم از ما بود و آنانکہ سلامی و روشے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است تو چناں کہ میدانی پوشانی دیگر گوییم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت شمری باید کہ جز بفصلے و فریضتے مصروف نہ شود میدانی اینے ان من فات وقتہ فقد فات ربہ اگر وقت خوش است غنیمت میداں کاں را چو نماز ہا قضا نتواں کرد۔ ؟ بہ نفلے
جنید بسفر حج بود جوانے را در زمین موحش خارستان ریگستان باہمہ وحشت و تردد و پریشانی دید جنید تفتیش حالش کرد گفت وقتے داشتم اینجا گم کردم بکدام قوت خیزم و بکدام سکنت طریق را بپیشتر گیرم لیکن در آں حالت کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از ما یاد آید خاطرے و نظرے کنی جنید را اتفاق یادش آمد نظر را لحظہ آں سوگماشت دعاے در کار او ارزانی داشت جنید باز گشت او را با وقت او دید گفت اکنوں خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

من نتوانستم گذاشت در آں مقام کہ وقت باز یافتم چوں بتوانم گذاشت فعلیک علیک ان تغتنم وقتک ولا تضرب الا فی حضور ربک والسلام ن تصرف
مولانا تاج الدین نیک مردے سکین و پیر ہنجار است چند روزے بر ما مسکنت بود چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را گذارد برابر آرد بر و شفقت بسیار کند کہ مشقت راہ دیدہ است۔ ں پر

مکتوب پانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند آرندگاں صحیفہ سادات کالپور مارا دوستاں و برادراں اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیدہ آوردہ اند و از جہت پروانہ من متکفل شدہ ام کہ ہر کہ بعد ازیں از طرف قصبہ کند بدست او فرستادہ شود ان شاء اللہ تعالی میباید کہ آں عزیز در کار ایشاں سعی جمیل نماید و دراں کوشد کہ کار برحسب مطلوب ایشاں شود منت آں بر ما باشد خدا جزا دہاد۔ والسلام۔ ن کالپی

مکتوب شانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت است کہ اہم مطالب محبت خدا و ید است سبحانہ و ہر چہ جز اینست قسمے بہزل ہزو آرد چہ داغ لا اعتباری بر ناصیۂ وجود اوست ہر چند روشن تر جی نماید بیت

دوش دیوانۂ چہ خوش می گفت ÷ ہر کہ را عشق نیست ایماں نیست

ومعلوم است که محب را کار جز التزام بر در محبوب نباشد جز توجه آن سوی کار
دیگر ندارد و اگر ظاهر هر چند او را دو ابواب بر و باقی حسنات ست من وفق وفق
لجمیع الخیرات ومن رُدَّ رُدَّ عن طریق المبرّات وقت غنیمت شمرد کار خدای
را سبحانه وتعالی بر همه کارها مقدم دارد و همه ساعت که از کار خدا محروم مانی از خدا محروم مانی آن که
از خدای محروم ماند بدبخت تر از وی دیگری بود و ازیں سخن گذشت نباشد جز
فاسق ظالم را وَارْجُوا اَنْ تَکُوْنَ مِنَ التَّوَّابِیْنَ الصَّالِحِیْنَ الصَّابِرِیْنَ الْعَابِدِیْنَ
دو نفر را التماس طاقیه کردی هر چند که این جانب را آن سیرت نیست که طاقیه
هر طرفے را بران سازد اما ملتمس آن فرزند نخواستم که اشارت بدست رد افتد
والله ولی القبول وهو المجیب المأمول دو طاقیه برای آن دو عزیز فرستاده شد
دست خود را بنیابت دست من گیرد و ایشان را بعزیمتی درست و عزیمتی صحیح پیش
دارد و دست بدیشان دهد هر که اهتمام بیشتر دارد او را مقدم تر کند تلقین کند و دست بر دست
وے نهد گوید عهد کردی با این ضعیف و این نیابت زبان من باشد و بر خواجۂ این
ضعیف و بر خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان الله علیهم اجمعین که چشم نگهداری
و زبان نگهداری بر جادۂ شرع هستی پس این گفتار گوید چنین قبول کردی او گوید قبول ؟ استی
کردم تو بگو الحمد لله رب العالمین مقراض بدست گیرد و نخست از اطراف راست
چند موے از نزدیک بناگوش بستاند و چند دیگر بطرف چپ باید ببرید و بوقت
بریدن موے و پوشانیدن کلاه کلمۂ الله اکبر الله اکبر چهار تکبیر تا بالله العظیم
مرتب گوید پس آن او بخیزد دوگانه شکر بگذارد و مبیش تو خورده بیارد باید که خرج آن
بر مجلس باشد پس آن شش رکعت نماز به سه سلام بعد از نماز شام در
هر رکعت بعد فاتحه سه گان بار اخلاص بخواند و یک دوگانه دیگر
حفظ الایمان در هر رکعتے بعد فاتحه اخلاص هفت بار و یگان بار معوذتین بخواند

پس سر بسجده نهد سه بار در سجده گوید یا حیّ یا قیّوم ثبّتنی علی الایمان و دوگانه بعد
نماز خفتن بگذارد در هر رکعتے بعد فاتحه ده بار اخلاص و بعد سلام هفتاد بار یا وهّاب
گوید و اگر ایشان باهمت باشند روزۂ ایام بیض نیز فرمایند و هم ایشان را در کار دین
اگر رغبت بیشتر بود آهسته آهسته از اوراد خواجه نیز بر آن مزید کنند نذلک بدان۔

بیت

نصیحت همین ست جان برادر ∴ که اوقات ضایع مکن تا توانی
دگر نه ایم الله ضایع باشی و ضایع مانی ۔ رباعی
نامرد مباد هیچ مردے ∴ بے ورد مباد هیچ مردے
بے ورد مباد هیچ وقتے ∴ بے وقت مباد هیچ وردے

در کودکی خوانده بودیم اغتنم فراغک فربما تتمناه فلا تناله
مولانا معروف خطاط حافظ و فرزندان او را از ما دعا رسانند ایشان از ان ماند۔

والسلام

مکتوب هفدهم

هم بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

فرزند دینی ابو الفتح علاء کالپوی دعای محمد یوسف حسینی مطالعه کند شنیده شده است
بخبر صحیح که آن عزیز المستقیم منقطع می باشد و دوام شغلے دارد و همه روز بتنهائی میگذارد
الحمد لله مطلوب این ضعیف همین است که پیشینگان ما این چنین باشند وقتے
خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایونی قدس سره العزیز شیخ فرید الدین قدس سره العزیز
را در وقت دید دولیری کرد در پاش افتاد و بتقدیر الله آن موافق شیخ بود گفت
بنده نظام غریب بداونی نیک بختی شیخ بود که او فرمود بخواه چه میخواهی شیخ عرضداشت
کرد که خواجه می خواهم هر جائی نشوم گفت۔ نظام نخواهی شد اما مجاهده شرط راه است

شیخ آمد این قصه بر اصحاب گفت و گفت شما چه فرمائید کدام مجاهده اختیار
کنم اصحاب باتفاق فرمودند که مجاهدهٔ شیخ الاسلام فریدالدین صوم دوام است
خدمت شیخ کبیر نیز صوم دوام اختیار کرد شنیده ام که آن عزیز در مجاهده و ریاضت میباشد
فلتزمه حتیٰ آخر النفس نکوجی کنی نکو ترمیکنی ہمبریں ملازمت کن عرق چینے که ملبوس من
است که آں لباس خاصه است بهر کس نمی دهم مگر بیاران مخصوص برائے آں عزیز
ارسال شده بپوشند و طاقیه ملبوس با آں عرقچیں نیز بپوشد بعد تجدید دوگانه بگذارد
سر بسجده نهد انچه مطلوب دارد از خدا بخواهد امیدوار باشد که بدامنت بدهند و
خورده مییش دارد اگر آں بمن تواند رسانید بهتر و اگر نه بهر درویشے که بد هنمن رسیده باشد
و چند نفرے که چیزے روشن فرستاده بودند خواجه بدّه ملک کالو مولانا سکندر و مولانا
اعلم برائے هر یکے طاقیه ارسال شده است یکاں بار بر سر نهاده ام طاقیه فرستاده ام
و مولانا ابوالفتح بداند آں عرقچیں را از سر خود کشیده برائے تو فرستاده ام خواجه برنی ن بچه
بداند که طاقیه ملبوس مخصوص برائے تو فرستاده ام و نام تو بر آں طاقیه نبشته
شده است مولانا ابوالفتح با همه مریداں ایں قدر بگوید هر مریدیکه از پیر دور می باشد
آما بفرمان اوست و انچه فرموده است بر آں است و در رضائے پیر است و متوجه
پیر است او محقق داند که او همزانوے پیر است والعیاذ باللّٰه نه بر شرط رضائے پیر نه
بر فرمان پیر میباشد محقق است که میان او و میان پیر از مشرق تا بمغرب دوریست
والعیاذ باللّٰه والسلام

مکتوب هیژدهم

هم بجانب فقیر ابوالفتح

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند آرندهٔ صحیفهٔ مولانا
فخرالدین صوفی از هندوستان بر ما آمده پیوند ما کرده یکے از متعلقاں ایں جانب است

از آن ماست باز طرف خانه می رود عیال و اطفال آں جانب البته او را رعایتے و
اعانتے کند چنانچه او با خرج و خوشی در خانهٔ خود برود منت آں ایں جانب متوجه
باشد طاقیه برائے آں عزیز ارسال شد آں را بشرط بپوشد برادران خود را و عزیزان
دیگر را از ما دعا برساند والسلام

مکتوب نوزدهم

بجانب فقیر ابوالفتح علاء

فرزند دینی مولانا ابوالفتح علاء کالپوی دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند
آرندهٔ ایں صحیفه سید قوام الدین از قصبهٔ اچولی بر ما از دور دست آمده بود ن راجولی
پیوند کرده باز طرف خانه می رود دو خواهر برائے کار خیر دارد بدانچه دست دهد
از یاراں و آشنایاں دریں محل خیر بدهانند منت آں ایں جانب متوجه باشد
احیاناً مکتوب او می رسد و آیندگان ذکر خیر او میکنند۔ والحمد للّٰه علیٰ
ذلک والسلام

مکتوب بستم

بجانب قاضی اسحٰق چهتره و برادر قاضی سلیمان

الحمد للّٰه علیٰ کل حال والصلوٰة علیٰ رسوله بالغدو والاصال
والتسلیمات السنیة والتحیات الرضیة علی الاخوة الصفیة
والرفعة الزکیة مستقیم و مستدیم باد اما بعد نزد اهل تحقیق مقرر و محقق است که
بهترین کارها و شریف ترین روزگارها طلب خداوند تعالیٰ است و وجدان و
عرفان اوست هر چند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفانے
خاص دارد و لا یطلع علیه احد الا القلیل من الاقل وهو المخصوص

بالانبیاء والرسل صلوات الله وسلامه علیهم ومن اتبعهم
بالمهل والاجل وازضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق باخود بعینه
بعین چشمش مسر وربعد از توجه تام التزام بر درا و درکار او تصفیه وتزکیهٔ اخلاق از لوازم
وضروریات است درخیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرود
جز نام معشوق حکایت نبرد جز از وفا وجفا و از لطف وکرم وصفا وعطاے او
بجمل که گہے از غلبهٔ وقت سخن از ناز وکرشمه واز رخسار و وسمه هم باشد اگرچه
از دائرهٔ غیریت خارجی است امابرکار محبت هم بگرد مرکز می گردد آرے
العشق جنونٌ والجنون فنونٌ وملازمت درکوے وکوچهٔ معشوق بهر بهانه که
باشد البته یک گذرے درکوے او بود بلکه باید که این خسته همچو خسے در ره آں کو
وکوچه افتاده بود والبسته بجسب عزیمتے که او دارد از استعمال عزایم خالی نبود جادو
کند افسونے خواند بلیتهٔ سوزد و طلسمے پردازد و از دیده مقصودش اینست گر
از درے فتح بابے شود والبته باکساں آں در و درگاه مصاحبتے و ملازمتے باشد
بایشاں درسازد و دراں کوشد که با ایشاں آشنائی خاص پیدا آرد چه ببذل نفس و
مال وچه ببذل جاه وجلال کمینهٔ بندهٔ آں درگاه را کمترین غلاماں وکمترین
چاکراں باشد آرے اگر کارے سرزدهم از ایشاں بود باین همه خود را آراسته دارد
لعله لایستقدر ولایستنکف بل یحتمل بر عنب ویطلب هاں وهاں
تامل شافی واندیشه کافی دریں بیان کن طالب باید که همواره در مراقبه و ذکر و
فکر وتلاوت گذراند در هر حالتے که باشد بحسب آں حالت اور انکرے و ذکرے
هست واز امیدے وبیمے خالی نباشد امید دارد دیگر روزے روے مقصود و
مقصد بیند تبرسد محبوب عظیم القدر را ستے نباید که دور باش حرماں برجان
طالباں او افتد وایشاں را از بدرو از دربار دگرواند که گہے از جمال و بهاد

از جلال وکمال او بوهم وخیال خویش که نشانی دهد. طالب را اگر جوئی جز در مسجد و
گورستان کهنه وبادیه وگوشه وکنج نیابی وبامشایخ اهل ارشاد وعرفاے امجاد
صحبت وملازمت باشد خود کار جز ایشاں نسزد طالب هرگز روے مراد نه بیند
تا رهبرش نبود بقدر وسعت ومکنت بذل خویش بکند عز وشرف وجاه ومال را
درحضرت ایشاں در بازد. بیت

تا در نه زنی بهر چه داری آتش ❊ هرگز نه شود حقیقت عیش تو خوش

با ایں همه که گفتم مهم ترین کارها آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق الله
وتصفوا بالصفاته نقد وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل نباشد
که مشاهدهٔ ذات تواند کرد اندیشه کن بر عاشق در مجاز چه صفت در تحریر رفت و تقریر
من کدام بیان را اثبات کرده آه دریغا یاران عزیز را نفس بنفس ذلیل گشته است.

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس ❊ نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

دلها برین راضی شده که خوار بزیند و مردار بمیرند و شرمسار بخیزند.

بیت

درچه کارید درچه مصلحتید ❊ اے فرو ماندگان بے مقدار
در جهاں شاهدے و ما فارغ ❊ در قدح جرعهٔ و ما هشیار

جواں مردا از سینهٔ تو نمی خیزد و در دل تو نمی نشیند. بیت

بعد ازیں چنگ من و دامن دوست ❊ پس ازیں گوش من و حلقهٔ یار

اے یار عزیز وبرادر شفیق دست در دامن طلب زن واستوار قدم باش
ولیکن تا رهبر را نبینی رو نباشی روے ره کار نه بینی ونشان منزل نیابی خواجهٔ من
فرموده است که بے پیر هر که در ره سلوک گشت بمثال او مثال رسن تاب بود

هرچه بیشتر تا بدبستر رود طالب همه وقت رعایت اوراد و وظائف بکند اشراقے و
چاشتے و تهجدے و اوابینے وفی زوالے و اوقات مرجوه شام و صبح وغیر آں
نگاهدارد و این بجاے سحر و جا و وے او وست بلے لَاتَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ همه درها را می کوبد تا از کدام باب فتح فتوح روح و
روح تجلی کند بلکه تحقیق اینست تا آں همه رعایت در کار نباشد سر انجام روزگار
نشود اللّٰهمّ وفقنا لما تحبّ و ترضی این همه اسباب ظاهره و مواهب
باطنه بشرط شدت طلب و غلبهٔ محبت است بیش از همه کارها ایں مقدم ترا
اے یار فهیم وا اے دوست ذهیں بداں رهے که من دعوة کردم ایں تجارتے
است هرچند دریں بازرگانی زیانے بیشتر خورند سود بیشتر باشد آں کدام جوانمرد
برخوردار است و از کدام پشت و شکم زاده است که زیان ایں راه خورده است
و آنکه سودمند است ۔ بیت

در وصف نیاید که چه شیریں دهن است آں
ایں نیست که دور از لب و دندان منت آں

آں نظارهٔ شوخے خه خه مرزماں بر آب رواں معمامی نویسند آرے
روے صواب روشن تر نخواهند دید باوهم خیال و امید توالد و تناسل را
عشق بازی میکنند اینک ببیں که بکعبهٔ وصال نخواهند رسید در
شورستاں بامید وفا رسیدن کشت زار می سازند عنقریب برخوردار
خواهند شد و بینه را میخواهند امروز دریابند برلے آں می یابند آرے آرے لن نه خواهند
امر ممکن است بسهل و آسانی ظافر و فایز خواهند گشت ۔ الحاصل اگر ترا نقدے
ازیں عالم بدست آمده است بیا بیا که نیکبخت ازلی و ابدی ورنه مرده واے
واے هزار واے بر آں بیچاره که ازیں دولت محروم است زنهار دست از

دامن طلب نگسلی ابطرفے لحظه نکنی و جز ایں هرچه ترا باشد هزل باشد هزیان باشد
تراش باشد خالی بے مغز باشد هیچ پیاز باشد اے مولانا اسحٰق تا مسحوق نگردی بر
مثال سحقے که مرد کیمیاگر زیبق را کند در سلایه انداز دچناں بدست ساید که هیچش
از وے نماند ایشاں آں را الجسم نامند و ایم اللّٰه اگر تا سعادت محبت و کبریت
احمر معرفت دست نه دهد مس وجود تو زر نگردد تا هوا را در هاوں هویت ننهند
چندانش بسانید بکوبند چنانچه طبیب چند دارو یکے میسازد طبیعتے دیگر شود همچناں
باید شد ۔ بیت ۔

تو او نشوی ولیک ار جهد کنی ⁂ جائے برسی کز تو توئی برخیزد
اگر من زنده باشم آں سو آمدنی ام ۔ بیت
دست از دامنم نمیدارند ⁂ خاک شیراز و آب رکناباد

امّا آں عزیز را اگر مطلوب تحقیقے و تلقینے و تعلیمے هست بهر طریق که باشد ایں سو
بیاید بالعجل والعجل الوحا الوحا اللیل حبلی والساعة حبلی الاحوال سجال و
الایام دوال و رجاء الحیوة ظل سحاب زائل و برق سریع الزوال

بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی
باشد که نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

و مولانا سلیماں بسلام مخصوص باشد آنچه اورا فرموده ایم ملازمت شرط
آں کار است بفوت شرط فوت مشروط باشد سید مسعود قاضی منهاج الدین
و قاضی عماد الدین و باقی خلق چیتهره از ما هر یک را سلام رسانند آنچه در تقریر و
تحریر آمد نیکبختے باشد بکار برد ۔ بیت
نصیحت کردن کج تو ساں اگر آزاده بشتاب ⁂ و گر گوی که نتانم غلام تست کج تو ساں

مکتوب بست ویکم

بجانب قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحٰق دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند اهم مطالب و اعز مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ و طلیعۀ محبت مقدمۀ معرفت صورت نه بند و محبت بر دو قسم باشد عامه و خاصه محبت عامه عبارت از امتثال اوامر و نواهی است و محبت خاصه کاسمه خاصه است و هب صرف است لطف محض است و این را علامتے و اشارتے نمودار شده است تزکیۀ دوام و توجه تام نشان محبان خاص است تزکیۀ نفس باتفاق عبارت از چهار قاف است قلت الطعام وقلت المنام وقلت الکلام وقلت الصحبة مع الانام چون برین چهار قاف وقوف شود ار جو که تزکیۀ نفس دست دهد شرط کار است استقامت فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ همبرین مصلحت تعلیم امت شده است توجه تام بے تلقین پیر و مرشد میسر نشود اگر مرشد مستتر شد را توجه حضور صورت خود فرماید درین چند مصلحت باشد نخستین مصالح جمع همت ابتداء غیب را تصور حضور مشکل باشد مرئی معلومے مشخصے را با احسن الهیأت و اجمل الاشکال و الصور تصور کنند زود ترے میسر آید چون دل مجمع هم اعتناق گیرد از انجا توان بیشتر آسان و سهل ترقی کند بتصور حضور رعایتے رود و عنقریب بمراقبه تواند شد. دیگر پیر همواره در مشاهده و محضر الهیأت است چون دل مرید همواره بتصور حضور پیر بود وقتے چنین اتفاق افتد که مابین القلبین محاذاتے درستے شود انچه پیر بصد ریاضت و مجاهده حاصل روزگار خویش کرده است مرید را با همه هواها و گرفتاریها نقد وقت او باشد. هذا فضل عظیم و کمال جسیم مثالش چنین بود که عکس آفتاب در آب صاف که محاذی آفتاب بود لن هم است

بر آید و بر دیوار که محاذی آب افتاده است عکس عکس بر صفحۀ آن جدار پدید آید انچه همه عمر پیر بهمه محنت و رنج حاصل داشت طالب را هم باول قدم بدست افتد سخنے دیگر است اینجا که آن در حریم کتابت نگنجد و در مضیق گفتار در نیاید طالب چون ادراک آن دولت کند هم خود دریابد اما ابتداء در فهم او نیاید نیشتن آن زیان کار او بود اما تلقین پیر بمکاتبه و مراسله چندان سودمند نباشد اگرچه از نفع مالی خالی نباشد حکایت از نسل دیگر باشد اما عسل در کام کسے کردن بدست خود آن دیگر بود. آرندۀ صحیفه مولانا علاء الدین گوالیری را بهر جز براه کرده ام او مرد صادق است البته خیانتے و ظلمتے روا نخواهد داشت تلقینے که او کند هم از زبان من بوده باشد اما اگر از من بغیر واسطه میسر شدے کارے بودے والموفق هو الله والداعی هو النبی علیه الصلوٰة والسلام و انچه آن عزیز از احوال خود نبشته است نیکو چیز است صوفیان اینچنین گویند هذه خیالات تربی بها اطفال هذه الطریقة این واقعه بشارت میدهد که اگر آن عزیز مداومت در کار کند و همه روز و شب درین کار بسر برد امید باشد از الهیات هم نصیبۀ گیرد و هذا بشارت عظمیٰ و کرامت کبریٰ. ترا همواره در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت و انچه آن عزیز التماس علاقۀ کرده است نیکو اتفاقے ست در زمرۀ دوستان خدا در آمدن و خود را بلباس ایشان نمودن دلیل قبول ایشان و وصول نعمت خاصه باشد. وست مولانا علاء الدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیه از سر خود بر آن عزیز فرستاده ام آن را در پیش دارند مولانا علاء الدین مذکور را در تلقین کند انچه در او ان حیات من تلقین کرده بودم مولانا اسحٰق بدان وضعے و کیفیتے که از من قبول کرده بود همچنان قبول کنند مولانا سے مذکور بر سر تو کلاه نهد و تو دوگانه بگذاری و خورده که شرط کار است پیش مولانا بیارد و بنهد انچه مولانا دران وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد و اگر تلقین ذکرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد ۔ آں ہم فرمایش من باشد با ایں ہمہ مثل مسل محقق و مثل است اگر اینچنیں کارے کہ جہانے سہر گردانست بحضرت پیر رسد دولتے و اثرے دیگر دہد کہ چشم دل بدل ہر چند بینا است بینا تر و روشن تر گردد ۔ حدیث ۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و محقق دانند انچہ براں عزیز بنشستن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا اسحق مکتوب شدہ است دوم بار بنشستن حاجت نہ باشد و انچہ تو وقتم نبشتہ بودی نیکوست امید وار بشارتے است اما دل براں لبستن باز ماندن از مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہرزہ در کتابت نتواں آورد آہ تا بندہ با خداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتواں گفت بچیزے بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امید واری شدہ است والسلام ۔

مکتوب بست و دوم

بجانب شیخ زادہ خوندمیر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوندمیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند نماز گذاردن و روزہ داشتن و حسنات و مبرات دیگر کار ہر بوہ زنے است مشغولی طالبان خداے را کارے علحدہ باشد ایں حزبہ بدرقہ پیر نتواں اشار کردن خود رسیدن بداں دولت چہ صورت نقش را نتواں کرد واسطی رح اگرچہ بغیر واسطہ ہمہ وسایط از میان برگرفت فرمود الھاء راجعة الی الذات دون النعوت والصفات اما آں دل کجا کہ فہش کند و آں دیدہ کو کہ جمال ایں کلام را تواند دید میوہ کہ نتیجۂ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند ایں جا عقل را

بے گم است دلہا در کتم عدم است جاں ہا در حیرت و ہیجان است کجا افتادہ ام چہ می گویم لاحول ولا قوة الا باللہ و فرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال در عبادت و طاعت می گذارند احسنت احسن اللہ جزاک اما ایں قدر بداند کہ ہمہ عبادت ہا و طاعت ہا بے حضور اعتبارے ندارد و حضور آں چہ پیر توجہ فرماید کارہا باشد اگر بمکاتبہ و مراسلہ بسندہ نکند ۔ مولانا علاء الدین گوالیری یارے عزیز است ازیں جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگر ہم از و چیزے بیاموزم رہ کارے باشد بارے عاری نباشی و اگر اصطحاب با ما میسر شدے زہے دولت کار امید واری بیش بودے رسول اللہ فرمودہ است (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) من صلی رکعتین ولم یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قبل ولم یحدث شارہ اطلاق نگیرد وجز بحضور محقق است ہیچ عبادتے را عزتے نیست بے حضور دل و حضور دل امرے ممکن و میسر اگر بفرمان پیر کارے کند و انچہ مردماں گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عسرتے دارد اعجوبہ کار نیست اینچنیں مستحیلے متعسرے بواسطہ پیر سہلے و اسہلے گردد ممکن باشد و لیکن قریب الحصول ۔ مصرع ۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی

حدیث ۔ فرزندم امیر چندن ہندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است کہ میر چندن ہ کارہا گزیدہ نکند اینچنیں روا نباشد امیدوارم کہ تو آں کنی کہ چشم دل روشناست روشن تر گردد و کارے خوندمیر کند تو چرا ہماں نہ کنی باتو نیز استعداد آں مرکب است والدۂ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مرد لیست بر صورت عورت و اگر مردے کار عورتاں سکند یعنے ہوا پرست باشد او عورتیست بر صورت مرد بلکہ بدتر از اں ۔

در الحضور
ن چندن
ن چندل
؟ میر

حدیث ـ امیدبده دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند از ان برادر عزیز متوقع است
که همواره در عبادت گذارند و با اقارب و عشایر زندگانی که باید همان کنند ما را
و شما را ازین جهان جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد ـ والسلام

مکتوب بست و سوم

نیز بجانب شیخ زاده خوندمیر بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته ـ مجازی امور بر حسب ارادت خالق الخیر
والشرور جاریست تو با رضا باش یا بسخط بهیچ وجهے صورت تحول و تبدل نباشد
انچه او تعالی خواسته است رو بنماید فرمان از طرف مرید قادر برین جمله صادر است که
تیغ بر فرق زنیم تو دم مزن جگرت بدریم تو آه مکن دلت را پاره پاره کنیم تو از ننگ
در پیشانی میفگن آرے از غفور رحیم و از عفو کریم همین متوقع و منتظر آمدے گرفتار
این چه گفتار راست کن علی رسالک والزم علی حد نزلک بنده راجز بر آستان
بندگی سرنهادن چه چاره باشد ـ بیت

چه چاره باشد بیچارگان در دِ ترا ⁂ جز انکه بر سر خاک در تو خون بازند
انکه چکنم انکه چکنم ـ نظم

ن چه گویم

برگذر زین سراے غرور فریب ⁂ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ⁂ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار
رخت بردار زین سراے که هست ⁂ بام سوراخ و ابر طوفان بار
هر که از چوب مرکبے سازد ⁂ مرکب آسوده دان و مانده سوار
ره رها کرده از الی گم ⁂ عزند انسته از الی خوار
دولت آن امدان که داد نهت ⁂ پیش ابناے جنس استظهار

تا ترا دولت است یار شه ⁂ در جهانِ خداے دولت بار
چون ترا از تو پاک بستانند ⁂ دولت آن دولتست و کار آنکار

خوندمیر بداند طاقیه بابون چند گز جامه که بر سر پیچیده میباشد براے ترا ارسال
افتاده آن را بشرط بپوشد و دعایتے که دران باب آمده است نگهدارد ـ والسلام

مکتوب بست و چهارم

بجانب امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان

فرزند دینی سلیمان شهاب دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند کدام دولت
عالی تر و کدام نعمت شریف تر ازین که تو با خداے خویش بفراغت بے مزاحمت
آینده و رونده دوست و دشمن و آشنا و بیگانه مستغرق باشی اے بیچاره تو قدر
فراغت چه شناسی شنیده باشی ـ بیت

بفراغ دل زمانے نظرے بخوبروئے ⁂ به ازان که چتر شاهی همه عمر هاے هوئے

ترا با صحبت مردمان چه کار ترا با تعلم چه نسبت انچه لابدی دین است وضوے
و نمازے و بدانچه هر نفسے مردم بدان محتاج است بکفایت رسیده باقی وقت
غرق بیاد خدا باش آن روزے که بر تو کسے نیاید و تو روے کسے نه بینی و کسے روے
تو نه بیند بدانکه ترا معراجست که همنشینان حضرت و مقربان صمدیت ازان
حسرتها برند ـ رباعی

دل در تنگ پونشد نکو شد که نشد ⁂ جز بر تو فرو نشد نکو شد که نشد
گفتی که برنج از نکو شد کارت ⁂ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد

ن برنجم

مردمان بر نقش حمام بامید وصال خیال بازی سکینند هرگز بتوالد و
تناسل نرسند در شورستان کشت می سازند هرگز برنخواهند خورد بر آب روان نقش

می نویسند ہرگز بر معنی مراد آشنا نخواہند گشت باد بکار عشق می بازند و وفارا چشم
داشتہ اند لحظہ ازاں روے نخواہند دید ہیہات ہیہات ۔ **نظم**

برگذر زین سراے غرو فریب ÷ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ÷ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازین سراے کہ ہست ÷ بام سوراخ و ابر طوفاں بار له خرابه
ہر کہ از چوب مرکبے سازد ÷ مرکب آسودہ داں و ماندہ سوار
رہ رہا کردۂ ازانی گم ÷ عزندانسۂ ازانی خوار
دولت آں را مداں کہ دانند ÷ پیش ابناے جنس استظہار
تا ترا دولت است یارنہ ÷ در جہان خداے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ÷ دولت آں دولت است کار آں کار

آں ساعتے کہ خطرۂ غیر از خدا در دل تو بود خودرا مشرک و بت پرست دانی۔
ملک تاج سلیمان خاں زادہ را سلام و دعاے من برسانی و بگوئی شنیدہ ام
بعد ہفتہ روے پیچیدہ در مسجد می آئی و ہجوم مردم دنبال تو مبارکت باد۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ÷ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

والدۂ خودرا دعاے من برسانی و بگوئی بداں چہ فرمودہ ایم ملازمت بکن و پسر خویش را دعا کن الہی فرزند مارا بخود مستغرق دار و دل او را از خطرۂ غیر حق باز آر۔ مولانا بدر الدین سلیمان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اشراق و چاشت تہجد و اوابین و فی زوال ملازمت کند و امید فضل من اللہ باشد۔

والسلام

مکتوب بست و پنجم

بجانب قاضی برہان الدین ساوی ایرجی و سید حسن و امیر سلیمان

تقدیم تسلیم ۔ از رسوم تعظیم احرار است ۔ برادر دینی مولانا برہان الدین ساوی دعاے محمد یوسف حسینی بشرط محبت و اعتقاد مطالعہ کند کلمۂ چند کہ از لمحۂ ذوق عاطل نباشد و نکاتے چند کہ از پیرایہ تحقیق عاری نہ زبان وقت املا کرد بضرورت در صحیفۂ کتابت افتاد ہر چند کہ بے شکستہ و دم بریدہ است اما از جولانی و مجالی خالی نیست بحقیقت تواں دانست کہ محبت بر سہ قسمت منقسم می شود محبت عامہ کہ علماے تفسیر و احادیث و استادان فقہ برین متفق اند کہ محبت با خدا عبارت از امتثال امور باشد آرے عقل ہمیں فرماید و نفس ہمیں فہم برد برین استشہاد قول رابعۂ عدویہ وانشا و شعر انسبتے دارد ۔ **شعر**

تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ÷ ہذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقا لأطعتہ ÷ ان المحب لمن یحب مطیع

و محبت خاصہ این نیز بر سہ حصہ نصیبہ می شود محبت افعال و محبت صفات و محبت ذات محبت افعال نظارۂ صنایع شود کہ چہ اعجوبات است وحدوثات است و چہ حسان و ملاح است کہ مصنوعات را ومفید ہر آئینہ صانع نباشد مگر چنیں و چنیں کسے بدیں درستی و راستی نشود تا وحدہ لا شریک لہ نعت لازمی او نبود بضرورت میل بشری و طبع انسانی بمحبت او مبتلاے او گردد ۔ **بیت**

ہمہ اظہار و انوار آفریدند ÷ ز نوار رخ یار آفریدند

و دیگر محبت صفات کل جمیل من جمال اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح رہنماے این محبت

کرده است ورهبرئ ره روان نموده است بسیار مجانین عقلا درین سلسله گرفتار

مانده اند وازین قید خلاص ایشان نشده آنکه وراے ایں حجب واستار می بازدو

درپرده خالق ومخلوق می نماید چه گفتنی تمثل وتشکل کرده است بالغت لطف وجمال ن گوئی

وصفت رحمت وکرم بدیں صورت نموده است۔ اللّٰھم الھمنا رشدنا

واھدنا الی سواء السبیل پس کبار رادرین بادیه ره افتاده است بسیار

روندگاں رادریں ره بلا ناپیدا کرده اند اباحت والحاد زندقه وانحراف یکے از شعب

این طریق است ازین بلا جز بعنایت پیر نجاتے نباشد الکلام یطول والطبیعة

عنه ملول غرض را باشیم۔ سوم محبت اخص خواص است آں محبت ذات مطهر

ومقدس عن کل عیب ونقص باشد این درگفتار وکردار مردم ابرار واحرار نیست

دربیان مقفل زبان عقل مسلسل ومغلل است لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت

علی نفسك اشارتے ازیں جمله نموده است العجز عن المعرفة معرفةٌ رمزے

هم ازین حکایت ست هذا باب۔ مصرع

ترا کمن چنین دولت تو از بے دولتی غافل

هیچ میدانی که بجه می روذ هیهات هیهات پے روئ خدعهٔ غول مکن که در تیه

ضلال افتی درشورستان کشت مساز که برخوردار نگردی بر روے آب روان

معما منویس که وجه صواب نه بینی بر نقش حمام بامید توالد وتناسل عشق مباز که هرگز بحجبهٔ

وصال نرسی۔ وهم وخیال وطن اصلے مشمر که بحبالے بحقیقت راه نیابی بر ره گذر سیل

عرفه برمساز که نظاره بر سیل عیوق نشود جام صبوح را درغرقاب نوح مینداز که جز

آخر نصیبه الغرق مشاهده نباشد الغرض که بیسرت هست که یک نفسے بر سر موے

رسی نرسے که توئ درنه۔ رباعی

درچه کار یدو درچه مصلحتید ÷ ای فرو ماندگاں ... ایه مقدار

درجهاں شاهدے ومافارغ ÷ درقدح جرعهٔ وماهشیار

آه دریغ باشد که ازیں جهاں بدرشوی ونقدے درذیل خزینهٔ تو بربسته نبود۔

بلکه صد هزار دریغ۔ بدآں ماند که یکے راسوداے تجارت درسرافتاد وسرمایه گم کرد۔

غم ورنج میخور ودرنه مرد عزیز حمی عاقل هوشمند که اوست۔ غزل

برگذ زیں سراے غرو فریب ÷ درشکن زیں رباط مردم خوار

کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ÷ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار

رخت بردار ازین سراے که هست ÷ بام سوراخ ابر طوفاں بار

ره رها کرده از انی گم ÷ عزندانستهٔ ازانی خوار

هرکه از چوب مرکبے سازد ÷ مرکب آسوده داں وماندهٔ سوار

دولت آں رامداں که وا ندت ÷ بیش ازابناے جنس استظهار

تا ترا دولت ست یار نهٔ ÷ درجهانِ خداے دولت بار

چوں ترا از تو پاک بستانند ÷ دولت آں دولتست کار آں کار

بالله وایم الله ترا روزگارے درپیش افتد که ازهمه کارها وکردارهاے

خویش پشیماں باشی زینهار هزار زینهار غافل مباش بے غم منشیں یعنے ترا باخداوند

چه زیاں باشد اگر درسلوک این راه ترازیانے نماید فردا چنگ تو در دامن من۔ رباعی

چه بکونیں می شوذ مغرور ÷ هردو عالم بدو مباد لکن

صورت خوب تو زنسخهٔ اوست ÷ بازخوان وبعین مقابله کن

عجب ترا این سودا زیانے کرد که شیئے مائیٔ وهمی خیالی رفتنی زائلے وفانیٔ

بدهی باخداے باشی مقابله آں خداے ترا باشد آه صد هزار دریغ۔ بیت

نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس

بیا بیا ورآ ورا ہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد ترا کہ
البتہ از پنجۂ ہستی پس آئی و رباز است درباں بیکار است ملک معزول است
رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارچوکہ مسلمانان البتہ رہ خوہ گیرند
وار مقصود باز نمانند۔ حدیث۔ سید حسن اللہ امورہ وحسن اللہ خورہ ولک سلیمان ن خیورہ
واصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق
واعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مبرہن ومحقق شدہ است
اگرچہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما برعامۂ مومناں بسیار است کہ بزرگے
را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز
داخل باشد وآں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بربندد او نیز نصیبۂ از قسمت
ایشاں بگیرد۔ والسلام

مکتوب بست وششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہروچی

خواجہ ابراہیم سلّمہ سلام ودعاے محمد یوسف حسینی استماع کنند ہر کہ تنہا
باشد وتقلیل اکل ومشارب کند بخاصیت این عمل نورے ونارے وصفائے
پیش آید ہر چہ خواب بیند درست باشد وہر چہ در خطرۂ او بگذرد موافق
تقدیر بود این عمل موجب آنست کہ مردم ہر جنس محب ومعتقد گردند این
نوع در طریقت اہل طلب عزتے ندارد ومقصود ورائے من کل وراء است وآں
را جز بصحبت پیر ومرشد نتواں دانست وبجز ارشاد پیر مشفق نتواں بداں جا
رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است وہمتش بآں آوردہ کہ
نوعے بداں تواں رسید جز بملازمت صحبت واطاعت وانقیاد شیخ میسر نیاید

ہاں وہاں۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

الوقت عزیزٌ والعمر قصیرٌ والغفلۃ من الجنون ہیچ معلومت ہست
کہ از چہ چیز فارغ وغافلی ونمیدانی۔ بیت

درجہاں شاہدے وما غافل :: در قدح جرعۂ وما ہشیار
باشد کہ آخر العمر ہم ایں دولت ترا دست دہد۔ بیت
بعد ازین دست ما ودامن دوست :: پس ازین گوش ما وحلقۂ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر در خانہ کس است یک حرف بس است
طاقیہ کہ ملبوس این ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آرندۂ صحیفہ
ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ را پیش دارد دست بر طاقیہ نہد ودر دل
خویش این نقش منقش کند کہ پیر حاضر است ومن دست بدست پیر نہادہ بیعت
میکنم وعہد کردم با خداے خویش وبا پیر وبا پیر پیر وبا مشائخ طبقات رضوان اللہ
علیہم اجمعین کہ چشم نگہدارم وزبان نگہدارم بر جادۂ شرع باشم ہمچنین قبول
کردم وطاقیہ بپوشد بعد ازاں برخیزد دوگانہ بگذارد وبگوید نویت ان اصلی للہ تعالے
رکعتین وراعًا عما سوی اللہ نیت کند وچوں دوگانہ گذاردہ باشد باید ہمانجا کہ
طاقیہ پوشیدہ بود سر بر زمین آرد برینکہ پیر آنجا حاضر است وخوردہا پیش دارد بہر
فقیرے کہ آں خوردہ دہد بمبارسیدہ باشد این خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی تقاضاے بداں حاصل
شدہ باشد پیر را بمشاہدہ بیند بعینہ وعینہ تفاوتے نبود ومصلاے کہ برآں نماز گذاردہ ام
براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض ونوافل تو ہم برآں ادا شود اما ایں قدر
بداں واین بیت ورد حال خود ساز۔ بیت

تا ور نہ زنی بہرچہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

و باید کہ اشراق و چاشت و تہجد و اوابین و فیئ الزوال و تمام اوراد شیخ در عمل باشد این خود وظیفۂ ہمہ طفلان است کہ ہنوز زوال مرتبہ نرسیدہ اند کہ ایشان را طعام بچشانند ہزار بار درود و ہزار بار اخلاص ہر شب بعد از نماز خفتن و سیپارۂ کلام اللہ ہر روز داخل اوراد وظیفہ است و پنج سورۃ بعد ہر پنج فرائض یگان سورۃ والسلام۔

مکتوب بست وہفتم

بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن دعاے محمد حسینی مطالعہ کند حکایتے از اختیار الدین شامی مذکر شنیدہ ام جوانے را با کنیزک تاجر دل بستگی شد تاجر بحکم غیرت از اختلاط ہر دو منع کرد جوان مبتلا کہ تیر عشق شگاف دلش بر او دوخت بود صاحب فراش شد مادر و پدر او ہر دو سنتے کہ از ان اوست تجسس و تفحص حال او مبالغتے کردند طبیب از مجرا و دلیل مادۂ مرضے از معدۂ او نکرد حکیم از تفرس خویش انکشافے ندید و مردمے کہ از تسخیر جنے و دیوے و شیطانے ادعاے کنند دیوانہ وش استقامت بر حالتے نکردند ہمہ باتفاق گفتند کہ در ظاہر و باطن او موجبے براے این حالت نیست و این حالت او جز این معلوم نمی شود سینہ گرمے آہے سردے رخے زردے لبے خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تفحص باید کرد مادرش بدلداری نشست او را دلداری داد و دلداری کرد سخنان نرم و تر با وے گفت کہ تو نازدہ منی از کودکی ترا بر آوردہ ام داشتہ ام شستہ ام چنان کہ مادران با فرزندان کنند ہر خراشے کہ در سینۂ تست با من بگوے تا تدبیر و مرہم آن ریش کنم جوان دل یافت

حدیث حادثۂ دل خویش و قصۂ غصۂ جان بر مادر فرو خواند مادرش گفت سہل کاریست این خود کارش تاجر است بہایش زیادت تر بدہم او را بتو رسانم پیغام اشتراکردند بہر بہائے کہ او راضی شود البتہ غیرت دامن گیر او شد از مبایعت ممتنع شد آن کنیزک نیز بمرض دق افتاد و الغرض بعد چند روز راضی بہ بیع شد خلق و اقارب جوان بنظارہ جمع آمدند امروز آن کنیزک می آید این جوان با او چہ معاملہ کند گر و بخت آن جوان نیکبخت مجتمع شدند فجاءۃ بغتۃً یکے گفت آن فلانہ آمد جوان چشم باز کشاد لہ مجتمع
بہر دو دست اشارت کرد بحضار مجلس بدور باش اشارت کرد کہ از ان اشارت این عبارت توان کرد کہ خلوا سبیلی و طریقی حتی اری جمال وجہ حبیبی بمجردے کہ نظرش بر طلعت آن کوکب دری افتاد ہر دو دست را برسم اعتناق کشادہ داشت ہرکس او را گرفتند بر سینہ اش واکشتند او ہر دو دست گرد آورد و بر سینہ کشید سینہ بسینہ سود ساعتے گذشت معشوقہ را از سینہ اش برگرفتند آن جوان مبتلا جان بجانان سپردہ بود اکنون ہیچ اندیشہ می آید آن کہ در سرش طلب تجلی خالق کل جمیل و ہی باشد کمترین ازین بود ہیہات ہیہات۔ بیت

داری سر ما دگرنہ دور از بر ما ٭ ما دوست نشیم تو نداری سر ما

ما کہ دست علی العموم میدہیم این دو حساب۔ کار ما نیست ما مبعوث برائے ارشاد طلبا ہیم صیاد دام براے صید مرغ زیرک فرا زیدہ است در میان عصفورے و صعوۂ دام امثال ایشان در دام او نمی افتند و از یافتنے نیست بلکہ از نفع ہائی خالی نیست اما مقصود او ہمان مرغ زیرک است۔ بیت

چہ بگویم می شوی معذور نہ ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
آن کہ جاہ مانع تست آن جاہ را در چاہ فکن آن اعتبار دامن گیر تست

اعتبار [illegible] بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

باشد که نتوان یافتن دیگر چنین ایام را

اے عاقل غافل عقیله از قدم دقیقه مگسل چگویم ترا اگر حرمان ندمان تو شده است یا ہجران نصیب جان تو آمده است آخر الزمان است اگر در مشرق و مغرب و جنوب و شمال مرشد راجویان باشی نیابی درہا بسته اند شرزک درے کشاده مانده است اگر توانی بجهد جهید اکید بدان در آو اگر نه روزے باشد دست آویزے و پاگریزے نیابی بر در گرداب لابدمنه ولاسبیل الیه غرقه مانی انچه حق کردار بود اصدار یافت والباقی امالک وعلیک السلام دستارچهٔ که دست مال مابود و گاه گاہے تنشیف آب وضو ہم کرده شده برائے آن عزیز ارسال افتاد فرزندم مولانا عبدالرحیم سلام و دعا خواند برائے او طاقیه ملبوس فرستاده شد او شرایط پوشیدن طاقیه میداند ہمچنان بپوشد. والسّلام

مکتوب بست و ہشتم

بجانب مولانا قطب بدر و یاران دیگر ساکنان گجرات

فرزند دینی قطب بدر دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند مصرع

عاقل نده ستر الهی بملاہی

ہر چه جز کار خدائے و یاد خدائے باشد ہمه ملاہی بود بلکه مناہی چه گمان می بری ہر چه ترا از خدائے باز دارد مناہی باشد یا نه. بیت

چه بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادله کن

ہیہات ہیہات در آب روان معمائے منویس که معنی روئے صواب ترا رخ ننماید پیروی حلقهٔ غول مکن که بتیهٔ ضلال ہلاک شوی در شورستان کشت مساز

که ہرگز برخوردار نگردی با نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق مباز که ہرگز بکعبهٔ وصال نرسی ازین بدکاره امید وفا مدار که البته آزرده گردی در شب یلدا طلعت جمال آفتاب را انتظار مکن جز به ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ نظاره نشود الغرض روے بخدا آر پشت ہمه جہان را بده دل بحق درست کن از ہر مدد بجوے متعلق با این و آن مباش اگرچه تدبیر معاش لابدی است امانه اینچنین که از خدائے و شغل خدائے باز دارد استغفر الله حرام باشد کارے که از توجه حق و از طلب حقیقت باز دارد چند سخنے مختصر نبشته شده است اگر ہمین قدر بکار دارد خمیر مائیهٔ ہمه سعادتها در دامن خویش بربسته بود ہمه دولتہاے این جہانی و آنجہانی در خنبهٔ دامن و ذیل خرقه خود بجمع بیابد نیک خواه و رہنما پندے دہد تا کدام صاحب سعادت و نیک بخت باشد که برین اقدام کند زینہار ہزار زینہار این گمان با خود مبر که کجا من و کجا این کار یعلم الله که ہر واحدے و ہر جاوے لایق و قابل است اگرچه انچه می فرمایم و پیران فرموده اند بران رود جہانے پیش آید که ہرگز چشم دل ندیده باشد و ہرگز وہم خاطر آن سو نرفته بود عجب حالتے که من دارم از ہر یکے توقع من این است و این توقع عین ناشی از دلیلے است از ان چه خنبے پر شراب در فوران بجوشیدن است و بر ره گذر یان سبیل نہاده اند و یکے استاده قدحے از ان بر دست گرفته بآواز بلند تر ہر چند و بانگے ہر چند لطیف تر فریاد برمی آرد که حی علی الراح والریحان نه آن که ہر که از ان میگذرد و از ان قطرهٔ نمی نوشد حرمانے عظیم و خذلانے جسیم دارد فاعْهم واغتنم ہیراہنے ملبوس منست و طاقیه ہم از ان قبیل است بران عزیز ارسال شده است بپوشد و ہم بتصور خود تجدید بیعت کند و چیزے از اوراد خویش افزاید جز ان که در اول بیعت تلقین شده بود و این بست رکعت است صلوة الروح و شکر اللیل صلوة النور و صلوة الکوثر بران زیادت کند ۳ دوگانه اشراق گذارد شکراً لله استعاذه

استخاره و یک چهار گانی چاشت و صلوٰة الخضر بعد ادای ظهر است. بیت
نصیحت همین است جان برادر ٭ که اوقات ضایع مکن تا توانی
مسبعات عشر بعد بامداد پیش از طلوع آفتاب و بعد العصر پیش از غروب
و اگر ازین زیادت ترا مطلوب باشد زیادت کند آن هم باجازت من باشد
و داخل فرمایش من بود. ملک محمد و ملک بدرالدین مولانا عین الدین و سید
نصیرالدین را و هر که با ما تعلقی دارد دعای من برسانند و این مکتوب بدیشان
نماید. مخاطب آن عزیز است اما مراد من هر که در کار من رغبتی نماید. والسلام.

مکتوب بست ونهم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز والعمر قصیر الوداع یا سیدی و مخدومی الوداع

معلوم رای حق پذیر باد تا چند درین تنگنای ظلمانی توان بود رخت هستی که موهوم است
بصحرای نیستی که عین الیقین است بر آریم و طبل بیگانه بنشاد و تخلیص از یار بیگانه
زنیم و علم نشانه در هاویه ها هوتی کشاده کنیم و آوارگی در ربوادی اطراف عالم پیدا
آریم نزول و مسکن در ماوای سار زنیم سلطان وقت خویش باشیم چیزی ارواحی
بارواحی فرستیم عروج ازین هم کنیم سبکی بیکی گردیم نشان بیکی بیکی پی سپر کنیم
خود بخود با خود از خود در خود خود گوئیم و خود شنویم. والسلام.

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

الحمد لله علی السراء والضراء والشکر لله علی النعمة والرخاء والصلوٰة

علی رسوله صفوة الانبیاء اسوة الاولیاء و اصحابه الکرماء و عترته الاتقیاء.
و بعد اصحاب زهد و ارباب سر محقق دانند مصدق شناسند اهم المهام و اکرم المرام
محبت الله است تعالی عن الزوال والانصرام و محبت را اسباب و مواجب
علی انواع است مرد حکیم عاقل و شخص علیم فاضل بفکرتی گمارد که عمر عزیز را در کدام
کار و در چه مطلوب صرف باید کرد معلومش شده که همه در ورطهٔ زوال و فنا است
احسن الاشیا و اجمل المطالب عبادت رب است سبحانه و آن نیز در ورطهٔ عدم
است امروز شخصی لله فی الله صلوٰة را که حسنةٌ بعینها است بحق شرایطها و ارکانها
بجا آورد و آن را خداوند سبحانه و تعالیٰ قبول کرد فردا آمنا و صدقنا جزای آن دهد
اما صلوٰة در ورطهٔ زوال افتاد و الجزاء دار الانعام و الاکرام لا دار التکلیف و التعنیف
اگر کسی گذارد یکی از لذات و مرغوبات او بود اما نماز رفت برین قیاس هر چه
این جهانی است مال و جاه و قوت و عیش و تمتع جز خیال بازی نیست و صلوٰة که
حسنة بعینها است حال و مآل او گفتیم دیگر چیز را چه عزت باشد محبت الله سبحانه
بصفت ازل و ابد است او ازلی و ابدی است دوستی او لذلک پس مرد حکیم سلیم
همه را پشت داد و روی به محبت او تعالیٰ آورد حکیم سنائی می گفت. رباعی
گرت نزهت همی باید بصحرای قناعت شو ٭ که آنجا باغ در باغ است خوان در خوان و [illegible]
وزان رحمت همی ترسی نما اهلان صحبت بر ٭ که از دام زبون گیران بعزلت رست شد عنقا
مرا باری بحمد الله زراه همت و حکمت ٭ بسوی خطهٔ وحدت برد عقل از خط اشیا
حکیم سنائی چنین فرمود که حکمت و همت این تقاضا کرد که جز خداوند سبحانه را طالب
نباشد و عمر جز برای او صرف نکند حال و هال بسوی کلام ما اصغای کن و با هتمام
تمام در اعلی علیین فهم خود منقش و مثبت ساز که طالب محب و عاشق مبتلا ورای این
همه است بالفاظ [illegible] که وجودش ورای همه

وجودات است و از جملہ نسبت و اضافات بیرونست و استاد فقیہ وجیہ مذکر و
مفسر محدث ناصح باوے پند داد یا ابن النساء الحیض ابن التراب و رب الارباب
وابن الماء والطین من جاینت رب العالمین تو چیستی و کیستی قدم بر خط عبودیت
استوار کن امیدوار باش فردا ترا انجائے شود و اگر فوز درجات و دخول جنات ترا میسر آید
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و این مسکین نیز باخود فکرتے گمارد کہ انصاح بحق
نصیحتے کردہ اند و بیچو لی مجمولی اغفر اللہ ترا با وے چہ نسبت برائے محبت را جنسیت
شرط است ۔ مصرع

ولا و امن فراہم کن کجا ما و کجا ایشاں

دل را ازاں باز آرد ثانی حال بکارے بہمازے تبلادتے مشغول شود نظرے
بدل گمارد چہ بیند کہ دل ہمانجا گرفتار است لابد و لاحیلہ و لاجرم فریاد بر آرد کہ باہم
انسے وجنسے ۔ شعر ۔

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ⁂ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

واین رباعی در حال او باشد ۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ⁂ وز روئے سازم زر دو تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ⁂ تا از در تو درد کند دریوزہ

وخواجہ من این مصراع را کہ "تا از در تو درد کند دریوزہ" چند بار باز گردانید
وگفتہ "تا از در تو درد کند دریوزہ" مشتاقے مبتلائے اسیرے گرفتارے این بیت
را باخود بسیار بار می گفت ۔ بیت ۔

محمد راز حال او چہ پرسی ⁂ گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطرباں و قوالاں این رباعی را ظرانہ می گفتند ۔ رباعی

جاسے دیدی غریبکے نو لیکے ⁂ کو را نہ خبر نہ صبر نے سو لیکے

نگذارندش ہیچ کلبہ شبکے ⁂ با این ہمہ مفلسی گرفتارکے

محمد یوسف حسینی باخود می گفت اہا فاہا آں عزیز بزرگوار منم ۔ والسلام ۔

مکتوب سی و یکم

ہم بجانب بعضے مریداں و معتقداں

الحمد للہ علی اننی ⁂ کضفدع یسکن فی الیم
ان ہی فاہت ملئت ما لھا ⁂ وان سکتت ماتت من الغم

بیت

محمد راز حال او چہ پرسی ⁂ گرفتار است گرفتار است گرفتار

رباعی

زمن مپرس کہ از دست او دلم چونست ⁂ از و بپرس کہ انگشتہاش پر خونست
اگر حدیث کنم تند رست را چہ خبر ⁂ کہ اندرون جراحت رسیدگاں چونست

مصرع

مسلماناں مسلماناں مرا فریاد فریاد

نگہ وا بے غرقم کہ نہ دست آویز است و نہ پائے گریز تا بشنج پیوستم
الی ساعتنا ھذہ حالے ندارم جز آں کہ تنم دو تو شد ۔ بیت

ندانم ہر چہ گرد و آخر این کار ⁂ مرا اول دل و معشوقہ خود کام

بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ⁂ سوختم و سوختم و سوختم

مصرع

آہے دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق و مقرر دانند که اهم المطالب و اعز المقاصد محبت الله تعالیٰ است و محبت بجها جز بعد معرفت نباشد۔ بیت

همه چیز را تا نجوئی نیابی ؛ جز آن دوست را تا نیابی نجوئی

هرچه با تو است نخواهد ماند اگر مرد عاقلی بر زایل و فانی عمر چه ضایع کنی بر آب روان معما چه نویسی روے صواب نخواهی دید بر نقش دیوار بامید توالد و تناسل چه عشق بازی که بکعبهٔ وصال نخواهی رسید۔ شعر

برگذر زین سرائے غرو فریب ؛ در شکن زین رباط مردم خوار

کلبهٔ کاندرو نخواهی ماند ؛ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار

رهرها کردهٔ از ای گم ؛ عزندانستهٔ ازالی خوار

هرکه از چوب مرکبے سازد ؛ مرکب آسوده وان مانده سوار

دولت آں زاہداں کہ اندت ؛ پیش از انبائے جنس استظهار

تا ترا دولت ست یار نهٔ ؛ درجهان خدائے دولت بار

چوں ترا از تو پاک بستانند ؛ دولت آں دولت است کار آں کار

هال وهاں هیچ سرآں هست که یک نفسے دریاد خدا و در کار خدا گذرانی واگر گوئی هست غم زن و فرزند و مال و اسباب و عیش روزگار چه معنی دارد۔ وایم الله خلیل الله را پرسیدند در دنیا بودی کرا دوست داشتی گفت خدای را اومرا خلیل الله خطاب کرده است گفت اگر خدائے را دوست داشتی غم سار اخوردن چه بود و دروغ گفتن از بهرا و چه معنی داشت اے جوانمرد۔ شعر

انگند نیست هرانچه برداشته ایم ؛ بستر و نیست هرانچه برکاشته ایم

مردے بصورت عورتے نظارهٔ مشتاقاں می کرد عورت پرسید چیست این که دنبالهٔ من گرفته و طرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شده ام عورت گفت

پس من خواهر من از من بهتر می آید او سر پس کرد تا به بیند تفاعے زد و گفت که اے مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری که از من دیگرے خوب تر باشد اندیشه کن که آں روزے که ترا لحد آرند جز احد صمد وتر فرد دگرے باشد با تو یا نه اے جواں مرد آهسته باش فکرتے کمار با کسے بساز که جز او با تو چیزے نخواهد ماند رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم در آخر الانفاس همبرین نفس زد که الرفیق الاعلی والحبیب الاوفی۔

ن خوبتر

بیت

چند گوئی که نجانهٔ کعبه روم ؛ کار با خصم خانه افتاده است

؛ خانه

رباعی

دلا تا کے دریں زندان فریب ایں و آں بینی ؛ یکے زیں چاہ ظلمانی بروں شو تا جهاں بینی

جهانے کاندرو هر دل که یابی بادشاه یابی ؛ جهانے کاندرو هر جان که بینی شادماں بینی

لا حول ولا قوة الا بالله۔ بیت

سخن کوتاه کن گیسو دراز ا ؛ محقق شد که محرم در جهان نیست

الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر هیچ میسرتاں نیست بارے اقل این باید که بر طریقت شرع استقامت بود زمانه آخر است اولیاے خدا گم شده اند و طالبان خدا کم مانده اند فالاقل من کل القلیل استقامت توبه و عباد ظاهر باید که استقامت باشد۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں

دبہ نستعین تحیات بخیات حیات بخش احباب استحقاق شایسته درجه بقدر تقدم شد دوستان صادق یاران موافق اخوان صفا خلان وفا بحقیقت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بدو معنی است مجاز مجوز است یعنے محل جواز
حقیقت علاقتے بعالم حقیقت دارد و وجودش هم بموجب آن است و آنکه گویند
المجاز قنطرة الحقیقه پل برائے گذشت است یعنی ازین بگذرید بحقیقت رسید
این جہاں لذتے دارد و جمالے دارد صورت کمالے مینماید وازیں لذت وازین
جمال و کمال قدم پیشتر نهند یکمل از عالم حقیقت چیزے بدست آید و ہم ازین
گفته اند۔ مصرع

تا گم نشوی گم شدهٔ خویش نیابی

تا ازانچه هستی بهوائے ولذتے که اسیری تا ازین قید نرہی
پائے تو از قید هستی تو کشاده نه شود روئے آن عالم نه بینی۔ چنانچه سنائی
گفته است۔ شعر

بر گذر زیں سرائے غرو فریب ❊ در شکن زین رباط مردم خوار
کلبهٔ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرش چه ده چه صد چه ہزار
رخت بردار ازین خسِ اکه ہست ❊ بام سوراخ و ابر طوفان بار

دوم معنی مجاز بمعنے ره گذر جاز عنه اے تجاوز عنه یعنے این عالم
گذرانست ہر که بود ہمیں در گذر بود مادر و پدر مهمانی کنند که فرزند یکساله شد
وندانند چند سالے که ازان اوست ہر یکے برین منزل گہے است یکے
میگذرد و دیگرے می آید تا بآخر رسد معلوم ندارند که یک سالے از عمرش
کم شد چو ایں عالم گزران باشد پس ہر که درین تدبیر است که استقامتے و ثباتے
درین جہان بدست آرد جز ابلہے احمقے دیوانهٔ ره گم کردهٔ نباشد سکندر
بر افلاطون اوّل رفت از و التماس نصیحتے کرد او گفت پند من چه سود مند
آید آن کس را که خدائے چیزے در اصل وجود زائل و فانی و خراب آفریده است

او آن را خواهد که آباد ان کند و خواهد که آن را بقائے باشد اینچنیں درمانده را
پند چه سودمند آید بریں ہر دو معنی که گفتیم مردم را باید که همه وجود خود را بغم
این جہانی ندہد این عالمے است مثالش بسراب مانند شنیدهٔ که سراب
نسبتے است ہست نما اکنون چرا به تعقل و تفکر و تدبر خویش نظاره نشود که ازین
جہاں بوہم این که این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کرده بدست
مخائیل وظنون سپرده یک اندیشه کن بتجربه ترا محقق و معلوم است هرچه درین
جہانے زوالے و ذبولے دارد افضل الاشیاء واخیرها درین جہان باجماع
واتفاق عبادت خدائے است و اعلی مراتب علم و اجل و اعظم او افتاد
اجتهاد است فردا امنا و صدقنا حوران را حیف نیست و فرشتگان را جناب
نه۔ هر مجتهد و مفتی اگر اجتهاد او لله فی الله بوده است و در حضرت قبول افتاده
است ثوابے بدہند او بلذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتهاد و افتا را
پاره کرده قلم فتوی شکسته مرد بیکار است اکنون چه گوئی این عالم راز ولے
باشد یا نه با تو چه باقی ماند جز آن که اثر او و ثواب بتو دادند دوم تعبد است
و بہترین عبادات صلوات است که ہمواره حسنه لعینها گویند مرد متعبد بحضور تمام
باشد و با شرایط و ارکان آن تا از و صلوٰة قبول کرد خداوند سبحانه بحسب اخلاص او
قبول فرموده فردا آمنا و صدقنا ثواب یابد بحور و قصور بحلوا و قلیه مشغول باشد و
از دوزخ نجاتے بود اما صلوات نماند انقطاع دار اکرام و انعام لا دار تکلیف و تعنیف
و اگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچه اکل و شرب و جماع اوست ہمچناں بود
باشد ہاں وہاں اکنون ہیچ اندیشه می باشد که آن چه چیز است دریں عالم که
دل بدو دہند و عمر در پے او صرف کنند که آن تا تو باشی درینجہاں با تو باشد
و چوں روی برابر تو باشد و چوں درگور کنند با تو باشد و چوں بر کنند با تو باشد

و در عرصات آن جا که محاسبه بود او قرین تو بود و آن جا که ترا دارند او با تو بود ـ
یعلم الله وایم الله این نیست گر معرفت و محبت خدائے تعالیٰ اے عاقلان و اے
ہوشمنداں گفتۂ این حسینی فقیر بشنوید ہمہ چیز برائے دو چیز بگذارید کہ این ہر دو
بداں جا باز گردد کہ ہرگز وہم زوال و فنا صورت نہ بستہ است و نقش نیز نہ گرفتہ است
دریغا ـ **رباعی**

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابلہ کن

اگر درین جہاں ازین دو چیز نقدے درخزینۂ وجود تو باشد فانت الغنی
باللہ وانت المستغنی عن کل غیر سواہ اگر ترا درین بیع بشرا زیانے در پیش
افتد فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن من ـ ہر نبی و ولی کہ ازیں جہاں رفت
پشیمان شدہ رفت کہ افسوس قدر این جہاں و وجود ندانستیم چیزے نقدے
بود لہ ازاں برخوردن میسر نیامد بحق ذات پاک شیخ و حق خرقۂ او درین جہاں نقدے
ہست محروماں اگر دانند کہ حرمان ایشاں از چہ چیز است بتحقیق جگرہائے ایشاں
خون گردد و آبروے خود را ریختہ بینند و خود را خایب و خاسر دانند چہ کنم ہمت
حمیت من بریں میدارد کہ من این غطارا از چشم مردم برکنم حقیقۃ الامر چنانچہ
ہست نمایم او تعالیٰ بید قدرت خویش درمیان واسطۂ داشتہ چنیں فرماید
نصحے کن و بس علے درمیاں آر دیگر چیزے نہ ہر کہ بشرط طلبے و سلوکے کند حجب
او پردہ ازین پردہا کہ نہادہ ایم برگیریم و رنہ ختم لنا محکم است ہر کسے را کہ ازاں
بیروں بردن مستحیل و متغیر باشد ـ ختم اللہ علی قلوبہم و معنے را احتمال میکند ز حکم ما ختم کلکم
یکے ختمے کہ بردلہائے کفار است غیر خدائے را در عبادت شریک کنند و ہمبرین
میبر ند و ختم دوم کہ بردلہائے مومنان است اعتقاد کردن البتہ درینجہان از

از الہیات نصیبۂ نیست بریں عقیدۂ خود مانند و خلق را بریں دعوت کنند و آن را
اللہ فی اللہ تصور کردند اکنوں چہ میگوئی اگر ممکن و تا لئیع باشد کہ کسے دریں جہاں شاہد ز و د واقع
باشد و از عالم غیب نصیبۂ گیرد اکنوں منکر او ازیں چنیں منکرے کہ خلق را براں دعوت
کند ایں علمائے ظاہر این فقہائے خود بین و جاہلاں خود را عالم نام نہادہ اند این
بچگان طفل خود را پیر دانستہ نہ آں کہ این مخادیم ہمہ مخاتیم باشند آہ صد ہزار
آہ ـ **مصرع**

ترا ممکن چنیں دولت تو از بید ولتی غافل

اے عزیزاں واے دوستاں از کرم خدائے عز و جل ہمہ چیز دارید دوستے
یلے وزنے و فرزندے اما ہمیں قدر است بحق الحقیقۃ از خدائے خویش
محروم آید ہمہ چیز ہست ہمیں قدر نیست کہ شما می گوئید ہمہ چیز ہست اگر یک
چیزے نشدے گو مشو گو بجاں سر من بحق حقیقت من ز سخن استاد ابوالقاسم
قشیری لحظۂ نظارہ گر شو کہ چہ پردہ دری کردہ است عروس حقیقت را چہ
جلوہ دادہ و طالباں صادق و عاشقان سوختہ را چہ رہنمونی نمودہ است ـ
در تفسیر این آیۃ قولہ عز وجل ـ من قال افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن
ماھو قال علیہ السلام نور یقذف فی قلب العبد المومن فقیل وما امارۃ
ذلک النور یا رسول اللہ قال علیہ السلام التجافی عن دار الغرور
والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ پس آں سخن
شیخ خود فرمود والنور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوائح بنجوم العلم ثم نور
الطوالع ببیان الفہم ثم نور اللوامع بزوائد الیقین ثم نور المکاشفۃ ن الیقین

تجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ـ ہاں وہاں اے مرد ناداں
چراغفلت غافلی چرا راه گم کردهٔ خوش می باشی و میدانی گمان خود که بر سر راه ام
استغفر الله هذا ظن فاسد ومتاع کاسد وبضاعة
ردیة وفطرة خسیسة اگر این دولت بدست آیند فقد فاز فوزا
عظیما ورنه این سر بازے در سر این کار شود ہر کسے را خیالے و امیدے و مطالبے
مرادے و مقصودے چوں باشد اگر مقصد و مطلب تو ہوی و مراد تو خداوند تو بود
زہے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنود او را برائے ارشاد و ہدایت کفایت بود
والله الہادی الی الرشاد والقاید الی السداد ویارانے که با ما نسبتے اند
سلام و دعا با ہمه امید سعادات و برکات خوانند و بدانند که البته خدائے را
فراموش نه کنند والسلام

مکتوب سی و سوم

بجانب بعضے مریدان چندیری و کالپی

تسلیمات مقدمه سعادت عظمی است تحیات طلیعه برکات و خیرات کبری
است رتبت تقدم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات
دوستان عزیزان و یاران شفیق محقق دانند که ہیچ یکے راه بخدا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکه او بکارے مستغرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے پیشتر آورده است و چیزے از ره کار پیشتر برده چه گوئی در بارهٔ یکه
اکثر احوال او در بہترین کار ہا صرف شود ـ از ہوائے خود چیزے بیرون آمده
بود یا نه تا مصطلح میان طایفهٔ صوفیه از خود بدر شدن فنائے وہمی باشد ـ
این وہم از پیش نه خیزد تا پس روی رہبرے پیشه نگیرد ـ خواجه من می فرمود ـ

قال عیسی صلوات الله وسلامه علیه لن یلج ملکوت السموات والارض
من لم یولد مرتین الولادة ولادتان طبیعیة وحقیقیة الولادة الطبیعیة
من العادة الجاریه وطبیعیة البشریة کما عرفت وشاهدت والولادة
المعنویة البروز عن هذه والخروج الی غیرها ـ ترا بطبیعت انسانی
آفریدند وآنچه باقتضائے حیوانیت بضرورت از تو سر بر آورده و بہر جا که خوش آید
به حسب تقاضائے خویش آں کند که خوش آمدهٔ اوست چنانچه غضب و شہوت
و اخوات ایشاں ـ ترا ازین بیروں باید آمد تا لطف او که باخص خواص اوست
نظارگی باشد ـ این جا پوستے و مغزے و معنی است قالبے و قلبے است آں قدر
حسن که درست او صورتے و معنی دارد صورت آں را تو نکو دانستهٔ و معنی او بر تو جلوه
نکند تا ازین صورت او بگذری ـ آں مقدار که صفت اوست بیکباره صفت ذہول
وذہاب گیرد خلاصهٔ او بر تو باز نه گردد تا پوست بر نکنی به مغز نه رسی حضرت عیسی علیه السلام
می فرمایند لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین خلاصهٔ ہر چیزے
را ملکوت نامند چنانکه گفته اند ملکوت کل شیء باطنه ازین ولادت صوری و
ولادت دوم آں که معنوی است آنگه بداں رسی از اخس بگذری تا باحسن رسی
گفتم ہر دو بہم اند ازیں صورت بگذر ازین پرده بیروں آے تا بداں خلاصهٔ خاصه
برسی رسول الله صلی الله علیه وسلم می فرمایند لولا الشیاطین یحومون برمون
حول قلوب بنی آدم لنظروا الی ملکوت السموات اگر خطرات و ہواجس که از
شیاطین جنیس بدبخت تر و مردود تر گرد دلہا نه گردند فرزند آدم ملکوت ہر چیزے
را بیند و خطرات و ہواجس از ہوا ہائے انسانی و آرزو ہائے حیوانی نیست مصطفی
صلی الله علیه وسلم میفرماید اگر تو اتباع این ہوا نه کنی پس روی شیطان و نفس را
بگذاری حتی تنظر الی ملکوت السموات بخلاصهٔ خود رسی ـ بحقیقت خود مطلع شوی ـ یا ایها الذین

امنو علیکم انفسکم و همبرین حکایت می کند و همی فرماید - بیرون از تو کاری نیست و جز تو دیگر یاری نیست تو خود را کسب کن و هر چیزی را با خود در خود طلب بشرط طلب و شرط معلوم است باشارت و عبارت گفته ام تا از هواها بدر نشوی و از مرادات نفسانی قدم پیشتر ننهی مقصودی و مطلوبی بدامنت نیاید و بکامت نرسد چه گویم میان سائر حیوانات و انسان چه تفاوت باشد اگر خداشناسی و خداپرستی و خدادانی و خدابینی در وی نباشد یک حیوانی بدو پای برو گوی و یک حیوانی بچهار پای برو و گو درین تفاوت است و آن که خدای تعالی انسان را باحسن تقویم نسبت داد همبرین موجب و مقتضای که او عبادتی و معرفتی خاصه دارد که درین چیز او را یکسی شریکی نداده است هان و هان اکنون تو درچه کاری ترا چه اتفاق افتاده است خوار بزئی و مردار بمیری و شرمسار بخیزی هیهات هیهات چرا خود را خود بزیان میدهی چرا از قبول صافی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بحرمان می آئی چرا از قبول بخسران می گرائی - مصرع

ترا ممکن چنین دولت تو از بیدولتی غافل

با خود اندیشه کن آن قدر که عمر تو رفت و آن قدر هواها که در ایام گذشته راندی چه آمد بدست تو و چه نقدی در ذیل خزینه تو بستند - سبحان الله ترا امروز میسر و ممکن و قریب الحصول است که بخدای باشی و باخدای باشی و تو باختیار و رغبت و برضای و شادمانی بحرمان قانع شدی آه آه افسوس - رباعی

چه بکونین می شوی مغرور ÷ هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو ز نسخهٔ اوست ÷ بازخوان و به بین مقابله کن

ترا ازین مراتب و ازین متاجره زیانی محسوس مشاهده می شود اگر زائلی فانی خسیسی رذیلی شنیعی بگذاری بمبادله آن لطیفی شریفی عظیمی باقی ازلی ابدی به

آری ترا معلوم شد که مرد عاقلی دانستم که بهترین کارها آن ست که تو میکنی و می گوئی سالم ترین راهها آنست که تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق و تثبت این اشارات و این کلمات که با تو باز بهوا آئی و بر نفس گرای سائر اصحاب گوالیر و چندیری سلام خوانند و بطرف مقال ما باصغای کنند ارجوا انتهای نصیب بر حال ایشان شود والله یدعوا الی دار السلام والسلام -

مکتوب سی و چهارم

بجانب بعضی مریدان و معتقدان گجرات

تسلیمات مستحق بالاصحاب بمبالغه بلیغه تبلیغ یافته علی العموم معلوم و مفهوم هر یک باد که مبنای سلوک بر دو مقدمه است تخلیه و تجلیه - تخلیه اعراض دل باشد عما سوی الله تعالی - تجلیه تزکیه نفس باشد بما رضیه به الله سخن چیزی موجز بر طریقهٔ اشارت و انموذج می نویسیم عاقلان خواهند دانست بر مستفهمان و عوام مردم تعبیری و تفسیری خواهند کرد دوم مقدمه تجلیه است و تجلیه عبارت از اقبال الی الله باشد بتوجه تام و دیگر نفس را بانواع عبادات مشغول دارد و سر این هر دو طلب و ارشاد پیر است هر کرا این گفتم بجمع آمد فایز سعادات دارین و ظافر درجات منزلتین گشت هر که ره دین یافت و بقربات و مواصلات رسید و از درکات نجات گرفت هم بدانچه اشارت هم بدانچه رهنمونی قدم بر قدم زد - رباعی -

عیاران را خار باشد مفرش ÷ عیارنه پای ازین راه بکش
تا در نه زنی بهرچه داری آتش ÷ هرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

هر که را پیر سند از مشایخ بدولت قربت حق و بمحبت او بچه رسیدی همه

بیک زبان گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم و شبہا بہ بیداری بپا داو گذارنیدیم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر بردیم و توجہ پیر را ملازمت کردیم و ہر چہ او فرمود بر آں رفتیم و بداں فضل حق در آمدیم ببرکت اقتدا ے پیر و پیروی او مرادات مارا بجذبہ وجود ما نہادند کلی این بود کہ نبشتیم جزئیات را برین تطبیق بدہ و ہر جا کہ سوٗات پس انداز و ہر جا کہ آرزو ے ہست از پیش نظر خود بدر کن و نظارہ شو کہ ازین مرکب

ل مواہب چہ مواہبؔ ترا دست دہد۔ بیت

نصیحت کردہ بکتوستاں اگر آزادۂ لبتاں
وگر گوئی کہ نتوانم غلام قست بکتوساں

حدیث۔ سید موسی و سید میراں و ملک شیخ ملک و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین حبّدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یاد نیامدند با جمیعہم از ما سلام و دعا خوانند و برین چند سطرے نبشتم نظر ثانی کنند۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلْهِدَایَةِ وَالرَّشَادِ باید کہ جملہ یارانِ قدیم و جدید متوجہ باشند تا بعد ظاہری زیاں کار ایشاں نباشد والسلام۔

مکتوب سی و پنجم

بجانب بعضے مریداں

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاص بیز بجناب احباب با خطاب مستطاب بہمہ مبالغات بلیغہ تبلیغ شد اصحاب جد و اجتہاد و ارباب ود و ارتیاد بتصدیق و تحقیق دانند کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ۔ تخلیہ عبارت از اعراض عما سوی اللّٰہ کلمۂ ما عموم تقاضا کردہ احاطۂ افراد وجودات کردہ است چنانکہ مال و منال جاہ و جلال عز و کمال و فر و وقار ہوا و نوال افتقار و غنا گفتار

موزوں طبعے است۔ بیت

ترک جاہ و مال و بذل ننگ و نام ؛ در طریق عشق اول منزل است

پس آں تہذیب اخلاق اعتدال غضب و شہوت و اکل و شرب۔ غضب در امر دینی براے دین را بصفتے کہ تو از دست نروی تو با خود باشی براے خداے را غضب رانی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ در حرب صفین تیغ زدے چشم بستہ زدے بمراقبہ تیغ راندے و ہیچ وقتے جز بر خصم نزدہ است اعتدال شہوت بعد چند غلبہ و فوراں بنیت دفع تعلق و بہ نیت ولد صالح ہم گفتہ اند براے دفع تشویش خاطر ہم باشد شرطے کلیست کہ تذکار آں کار پریشانی بار آرد دل را سیاہ کند خطرات و وساوس بر ایشاں بسیار شود بر خواب او اعتماد نباشد در صحن دل او شیطان خیلے مجال جولاں گری کند اعتدال اکل بر قدر قوام بنیہ اگر بعضی دہ روز یا بست روز یا یک ماہ بنیہ قایم می ماند ہمیں مطلوب باشد اگر چہ بعد چند روز چیزے باید خورد اعتدال شرب آں مقدار کہ دل را مضطرب نکند اعتدال منام ہمہ شب ربعے شب خسپد یک ربع در نماز و تلاوت و اوراد و ادعیہ باشد باقی ہمہ شب بذکر و مراقبہ گذراند گاہ استوا چشم را یک طاس گرم کند و اعتدال جد بحدے باشد کہ ہمتش برین منحصر گردد کہ جمیع فضایل و معانی بمرد مخلص بود و اعتدال حرص بقدرے کہ از عبادات و طاعات و ادراک مثوبات و برکات حفظ علوم و دانستن دقایق علوم سیر نگردد و شیخ امساک از گفتار خود باشد و کسے را بر نقد وقت خود اطلاع ندہد و در تعلیم اسباب وصول البتہ خالی از ضننے نباشد ضنت ہمہ جا مذموم است گرور حق محجوب و صحبت امرا را از شیخ احتراز نیست رشک و غیرت فضلے ہم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت و قرات اوراد و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نبودہ اگر

نصیحت للہ فی اللہ کند ممنوع نباشد و از حکایت ہا کہ دل در خیال خویش کند جولانی می بینی و ہر جانبے بنشاطے گذران و نازاں می گردد بدانی تحقیق کہ حق با تو یار است و تو سعیدی در علم نفسی کہ قابل تحویل نہ بود و اگر اجمال و توانائی و ضعف ہمت رضا با ضاعت وقت و قناعت بحرماں از انواع عبادات احساس شود فقد خسر خسرانا و فقد ضل ضلالا بعیداً لابد محروم و مخذول شقی و مردود بود البتہ بہر باب و بہر نوع کہ در عبادت کشادہ یابی سر ازاں بیروں ندارد۔ لیلاً و نہاراً اسراً و جہاراً بیاد حق توجہ پیر و بہ اوراد و اعمال و تلاوت و لطف بہر عباد اللہ و احسان در حق ایشاں و فضل در حق عام و خاص و جفا کشی صغیر و کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیزک و دست ایذا از ہمہ کوتاہ داشتن امرے سرمدی ابدی و کارے اصلی داند۔ بیت

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش ٭ کاں اچو نمازہا قضا نتواں کرد

بیت

نصیحت ہمیں ست جان برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

اے عزیز خواجہ باش یا ملک و سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خوندگار عالم شو یا جاہل یا فقیہ شو یا صوفی اگر ایں دو صفت داری نیکبخت ہر دو جہانی والا بدبختی دیا کی نفس از لوث منہیات شرع و دل متوجہ بیاد رب تعالیٰ و تقدس یاد پیرہم برائے اعانت یاد حق است کہ یاد حق جز بیاد پیر دست ندہد کہ موصل بہ منزل نزد باب ہمو است کہ اگر ایں دو صفت داری ہمہ ارزی و الا نہ ہیچ نہ ارزی نیز ازاں ہر علمے کہ داری خود را سر کہ ہیچی بلکہ ہیچ در ہیچ۔ المقصود عرضہ داشت شما رسید و گذرانیدہ شد بمحل صالح طائفہ ملقن طاقیہ مرحمت شد کہ کم در باب کسے شدہ و کیفیت پوشیدن ایں است کہ در مقام بالائے مصلا نظیف و لطیف

؎ درین شعر مصرعہ اوّل از شعرے و مصرعہ دوم از شعر دیگر است لیکن در ہر دو نسخہا منقول عنہا ش دو مصرعہائے یک شعر نوشتہ شدہ است۔ ع ح

و خوب بیاراید و ایں کلاہ بدارد و بعد ازاں خود در صف نعال بر دو سہ جا سر بر زمیں دارد و بیاید و دست بزیر کلاہ نہد و ایں بگوید و زبان خود را نایب زبان پیر داند کہ عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجۂ ایں ضعیف و با خواجۂ خواجۂ ایں ضعیف چشم نگہداری و زبان نگاہداری بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی بعد ازاں بگوید قبول کردم بعد ازاں بگوید کہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس طاقیہ بگیرد و تکبیر گوید و بر سر نہد و دوگانہ بگذارد و بیاید و چیزے در پیش آں مصلا بدارد و پس آں اگر بر پیر رسانیدن تواند ہم آنجا براہ خدائے خرچ کند و پنج سورۃ یاد کند سورۃ یٰسین و نوح و فتح و اذا وقعت الواقعۃ و تبارک الذی بیدہ الملک و چوں یاد کردہ باشد در حضرت عالیہ بگذراند شبے پانصد بار درود اللّٰھم صلی علی عبدک و رسولک و نبیک و حبیبک و علیٰ آلہ و پانصد بار سورۃ اخلاص بخواند بعد دو یا در بستر از بہر خواب در آید کند آنچہ نبشتہ شدہ است عظیم ترتیبے بداند و تلقین برائے تجدید بیعت شدہ قدر آں ہر دلے نداند اگر با کسے آں مستقیم شد او ہر ساعتے تجدید بیعت تواند کرد و عقد بیعت قابل فسخ نبود و یک لمحہ از یاد پیر خالی نباشد و در جمیع امور ہم بیاد پیر باشد و نیابد کہ ہمہ اوست دیگر ہمہ ضایع است والسلام۔ حدیث۔ در قدیم الایام بزبان خواہر مولانا حسام الدین مذکور دہار دوال از دہلی بجانب مولانائے مذکور نبشتہ شدہ بود دریا بہ ملفوظ حضرت اعلا علی اللہ تعالیٰ الحاق افتاد کہ بداں ہمہ اہل ظاہر را نظرے و ہم اہل باطن را نکرے و ہم طہار اعبرتے و ہم فصحا را نزہتے تواند بود دریں وقت مولانائے عزیز الوجود علاء الدین نصیر کالپوی کہ زبدۂ اصحاب و یاراں برگزیدۂ حضرت مخدوم جہانیاں است ادام اللہ تعالیٰ ورعہ و تقواہ و رزقہ اللہ اعلیٰ مقاصد القوم و مناہ بریں ضعیف رسانید بمجرد مطالعہ سمند جولاں بشریتی بر جا ماند و غراب خیال عقل پیر براہ احت خواستہ و قوی عقول و ہمی بریں جمع شدند کہ بضارع نباہد و پریشاں نمی شاید گذاشتہ و آں

مکتوب اینست ـ شعر

بخوانی نامۂ دردم گر درمان من سازی ؛ دل مجروح من بینی علاج جان من سازی

مکتوب مخدوم زاده بزرگ سلمہ اللہ تعالیٰ برادرم خواجہ معظم یوسف بھائی آں را
حدیث نفس خوانند بیشتر احتراز و احتما باشد کہ این سرمایہ ہمہ کدورت ہاست اما تدبیر
تعدیل بیشتر و میمہ ہم از تقلیل طعام و آب اصطحاب دست دہد دیگر مفوض برائے
پیر باشد ہرچہ او فرماید ہماں کند ہرچہ گفتہ شد ہمہ تصفیۂ ظاہر بود اما تخلیہ و تزکیۂ باطن
ہیچ ہوائے و طلبے در دلش نباشد ممتلی بحضور حق بود چناں جامہ از غرقاب آب چو
بر وار و جز مالامال باب نباشد ہر تارے بے بود آب نبود مقصود جز فرد حقیقی و واحد
تحقیقی نباشد گفتہ ام اما احاطت افراد وجودات کردہ است فعلی ہذا آنرا از جملہ طاعات
و عبادات حسنات و سیئات اعراض می باید میگوئیم اعراض از اعمال خیرات
فعلاً و قولاً میگوئیم مقصود و مطلوب از ہمہ اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک
توم است سالک را از مسلک و سلوک چارہ نباشد اما مسلک و سلوک و مرحلہ
راجائے اقامت نسازد اگر چنیں کند بشہر اقامت نرسد ہم در راہ ماند گفتہ اند
استحلاء الطاعة ثمرة الوحشة من الله ـ بیت

من میتیم ار دگر کسے ہست ؛ از دوست بیاد دوست خورسند

ایضاً

زہد و عمل و علم و تمنا و ہوس ؛ این جملہ بہست خواجہ منزل پنداشت

آں محقق و مدقق آں شیخ برحق آں صوفی معنوی و صوری ابو علی عثمان ہجویری
قدس نقل کردہ است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن النسی فليضحكوا
قليلا وليبكوا كثيرا ولو يعلم المشتغلون بالنسی ما فاتهم عن قربی لبيكوا دمًا
ولو يعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت اوداجهم تقاضائے قدوسی و

حکم سبوحی فرمود و ہرچہ جز احد الصمد و فرد الوتر باشد ازاں اعراض و تخلیہ واجب آید
تخلیہ باتفاق فرضے لازم و واجبے لازمے است چنیں گویند چوں دل صاف شفاف
عکس پذیر شد انگہ ہیچ چیزے ساتر او نتواند شد ـ الحق لا یستره شئ بصورت
عکس آں شخص در آئینۂ دل روشن تر نماید و جوگیان گویند کہ تخت بادشاہ را آراستہ
دارد او محل خود را خود شناسد و مشائخ اہل ارشاد و صوفیاں ہداۃ بعد ثبوت
تخلیہ لا بد تجلیہ با تخلیہ ہم فرمایند دل بیکے نہادہ ہمانش در دل استقامت گرفت
مقام موطف ساخت ضرورۃ من الباقیات تخلیہ دست داد و لیکن بسہل و سیر اینجا
تخلیہ در ضمن تجلیہ شد لطیفہ دیگر چو تجلیہ بدرستی درست شد محاذات مقابلہ شد
اینجا در خیال خود چنیں گوید ـ بیت

یعنی منم کہ می نگرم حسن روئے تو ؛ یا خود توئی کہ در بر من خویش غنودہ

کار تا بدینجا کشد از تخلیہ تجلیہ باشد و از تجلیہ تخلیہ بارہا گفتہ ام ہر کوا این
دو چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استاد و خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دانش
بر بستند یکے تزکیۂ نفس دوم توجہ تام ہمہ احوال و مقامات بنقد در خزینۂ او نہند
او از ہمہ دامن افشاند اگر نورے و نارے یا سرورے و حضورے بیند یا صور
اشکال ملیح پیش آید یا آواز غیب شنود یا کشف ارواح خلاصہ باشد و کشف
قبور ہم فرشتگاں جز جبرئیل بروے آیند آوازے بے حرف و صوت شنود عروج در
سموات کند ارواح انبیا بروے مرحبا کنند خوارق بادے بسیار باشد دوزخ و
بہشت را بعین العیاں بیند تا کارے بجائے کشد اتصاف بصفات شود بلکہ
ظہور ذات بود و بصیرت طالب صادق از ابصار آں دیدار بصفت انغماض
باشد چہ ایں جا ہمہ تخلیہ و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیہ ہر کہ
در جوف صاد صمد اول من نطق بالصاد ہضم نشد یا عین لعینہ نگشت در بادیہ

سقوط افتاد - **بیت**

کے بود ما ز ما جدا مانده ٭ من و تو رفته و خدا مانده

حدیث - اے براداران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشته شد

محیط جمیع احوال صوفیه است نمی دانم تا ازیں که برخوردار دے مقصود که بیند

اما زمانه آخر است امروز اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از آنچه ما گفته ایم مباشر

شود از موار و این قوم محروم نماند زنهار نا امیدی شرط کار نیست با خود این گمان

نبری تا اینجا که رسید و که تواند رسید هیهات هیهات - انه ظنٌ فاسدٌ و

متاعٌ کاسدٌ لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ چه نشسته برخیز

دست در دامن مرشدے زن او را پیشواے کار خود ساز هر کارے که او فرماید

بکن بهر زمین که بر درو بعد از چند گاه بلکه باندک مدت وایم اللّٰه مالک ملک و

ملکوت و جبروت و لاهوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آن حد قابلیت **والعیاذ**

باللّٰه نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے که فرمائیم تو آن کنی زیاده کمے نباشد

و اگر بمقصود نرسی فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن ما بود اے بیچاره خدا بالتت

تو چرا خود را از دور سیداری چرا بحرمان راضی شده - **قطعه**

چه بکونین می شوی مغرور ٭ هر دو عالم بدو مبادله کن

صورتِ خوب تو نسخهٔ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابله کن

آه دریغا جام بر دست و تو هشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیگانه

اے دوست اے برادر این راه آن نیست که شخص مائی درین ره زیانے خورد

باشد جوانمردان جوانمرد بچه کدام کس باشد که زیان این ره خورده که این

صد هزار شرف و فضل برده بر جمله سود اها آه - **رباعی**

دل در تنگ پو نشد نکو شد که نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد که نشد

گفتی که بر نجم ارنکو شد کارت ٭ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد

اے مرد ناداں ترا خوش نمی آید که همنشیں خلیل اللّٰه و هم کاسهٔ کلیم اللّٰه و

هم زانوے روح اللّٰه و در قدم حبیب اللّٰه باشی اے عزیز خم در فوراں و

غلیاں است کشاده است و رهگذران سبیل را سبیل نهاده اند و ساقی عیف لن (از غیب)

قدمے بر دست گرفته بهر چه آواز بلندتر و آهنگ دلآویزتر ندا می کند حی علی الروح

والریحان حی علی الذوق والوجدان عجب از یں رهگذران لغم و کاهش و اندوه

و ستوه دل نهاده بحرمان قناعت کرده آه آه - برادرم سید موسیٰ و سید میراں و ملک

شعلک و ملک نصیر الدین و فرزندان او و فرزندم شیخ ملک و ملک سالار خضر و

ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل

اصحاب تسلیمات با ادعیه مستجاب مطالعه کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلام و

دعا است که مکتوب الیه مرغوب فیه هم است ازاں چه این نبشته ملتمس آن

برادر بود جمیع یاراں دعا استماع کنند در ذکر و اوراد مشغول باشند تقصیر در

کار نیست -

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داود افغان پهانذری

برادر دینی ملک محمد داود افغان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کنند و هر که

از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبتے کرده اند - هر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی برسانند

اے عزیزاں و اے دوستاں هر دوے بر سر دو راه ایستاده است یکے راه

به راستاے اوست و یکے در چپاش هر دوم باتفاق با همه اجماع و اجتماع

ره چپا می روند و این مرد بفریاد ند امیکند و باهتمام تمام با ایشاں میگوید

که ای دوستان و ای عاقلان و هوشمندان این رهے که شما می روید رهے
خراب و مخوف است وادی ماران و کژدمان و عمقها و کوهها و دریاها است
هر که رفته البته بسلامت بمنزل گاه نرسیده است هم درمیان ره هلاک
شده است و بخواری و زاری جان داده است این راه دوم که راه راستے
من است رہے با امنے فراغتے با خفتے و کشادگی با راحتے و سلامتے است
ہاں وہاں عجب ازین مردم که قول قائل را تصدیق می کنند و تحقیق ایمان
بران می آرند و باهمه آهے سردے می زنند و هم درآں می روند این بیچاره
واقف قائل منادی واعظ تنها ایستاده هیچکس بر وفق او رفتے چه کند که تنها درآں
ره نرود بلکه از خوف آں با سینه کوبان و نعره زنان بجمیع موافق آید آه آه دوستاں
ما نفسے نکرتے کنند که ایشان از کدام طائفه اند از آں مردمانند که ایمان بجزای
اعمال دارند و بعث و حشر را مقر و مومن اند و مع هذا آں کنند که مستحق ملامت و بُعد
و خذلاں گردند شاید این چنیں باشند شید باز گردیده براه راست روید پس باشد
از هوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید بالله العظیم روزگارے پیش تاں
آید که شما ازین چه هستید پشیماں گردید نعوذ بالله منها و من سوء العاقبة
و من شرور النفوس بهوش باشید ۔ والسلام ۔

مکتوب سی و هفتم

بجانب قطب خاں

برادر دینی خان اعظم قطب خاں دعای محمد یوسف حسینی مطالعه کند
دا از زبان خواجه خود این حدیث شنوده ام اغتنم خمسا قبل خمس
فراغك قبل شغلك اگر امروز خداوند سبحانه تعالی برای خوند را فراغتے

نصیبه کرد۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ غنیمت شمرد چند روزے از عمر باقی مانده
است بارے بکارے رود که فردا عذر گذشتها خواهد اغتنم فراغك فربما
تتمناه فلا تناله خوند خاں مرد عاقل است از کارها بهترین کارها پیشه سازد
وهم بداں استغراق کند هیچ ولی و نبی نیست که گاه مردن پشیمان نمرده است
باخود می گفت و جان بجاں آفریں میداد که افسوس قدر حیات ندانستم ۔
ملک فریدالدین دعای محمد یوسف حسینی مطالعه کند ملک نصیرالدین سلام و
دعا خوانند آنچه برای خوند خاں نبشته شده است شما در دخول اول داخلید۔

رباعی

برگذر زین سرای غرو فریب ۞ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبه کاندرو نخواهی ماند ۞ سال عمرش چه ده چه صد چه هزار

خواجه شهاب الدین و عزیزان دیگر بدعا مخصوص اند والسلام ۔

مکتوب سی و هشتم

بجانب جلال خاں

برادرم خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعای محمد یوسف حسینی مطالعه
کند هرچه هستیم هستیم و آں چناں که باشیم باشیم و هرکجا که باشیم باشیم
باید که نفس پاکے در یاد خدا باشیم و اگر آں با بابو و خمیر مایه همه سعادتها در دامن
ما بربسته بود خداوند سبحانه و تعالی سعادتے که مبدا و مختتم او هم بدین شود
روزی ما گرداند و از ان برادر عزیز خان اعظم همیں منتظر و متوقع باشد ان شاء الله
الکریم همبریں رود ما را در دعای خود تصور کند والسلام ۔

مکتوب سی و نہم

بجانب سلطان فیروز شاہ گلبرگہ

اللّٰھم پادشاہ مارا و شاہزادگان مارا و رحفظ و عصمت خود دار و ملکت و مکنت و دستگہ پادشاہ را بقدر ہمت و وسعت دل ارزانی بخش آں بلند ہمت مارا ہر جا کہ خصمے و دشمنے است پست بادو امید چونان تیقن کہ تقدیر ازلی موافق دعائے ماست الحمد للہ علی ذٰلک والسلام

مکتوب چہلم

برادر دینی خواجہ یوسف بعافیت و دعائے محمد محمد حسینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است یکے را پرسیدند چونی گفت ۔ بیت

زمن مپرس کہ حال قلم از و چون است ❊ از و بپرس کہ انگشتہاش بر چون است

قلم تقدیر بنام ہر یکے جاری بخیر است و لسان قضا بمقتضی گویا السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام شکم مادر ہم باشد چنانکہ علمائے حدیث بدین معنی حدیثے دیگر آرند یکتب الاجل والرزق وانہ شقی او سعید یعنے فرشتہ را فرمان می شود کہ بنویسد عمر را و رزق و نیکبختی او را و بدبختی او را و اگر ازین بطن ام ام الکتاب مراد باشد کہ عبارت از علم نفسی است کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب وھو العلم النفسی چون صحابہ این معنی شنیدند گفتند اذا نتکل علیہ نبی مبعوث از بہر تتمیم مکارم الاخلاق علیہ السلام والصلوٰۃ فرمودہ اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ای موفق لما خلق لہ یعنے از عمل باز نمانید کہ ہر یکے موفق بخیر نیست کہ آفریدہ برائے آں شدہ است یعنے اگر آفریدہ

برائے سعادت است با فعال سعادت موفق است و کذلک العکس والعیاذ منہ پس عمل صالح دلیل آمد کہ او نیکبخت است در علم نفسی رب تعالیٰ دہندۂ دولت عظمیٰ و درجہ کبریٰ ولمثل ھذا فلیعمل العاملون وفیہ فلیتنافس المتنافسون یکے از خویلات نفس این است کہ بدین تمسک کند کہ اگر توفیق عمل بخشند کنم والا مرا قدرتے نیست آرے ہمچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عزمے تمام و قصدے با اہتمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و ہر ساعتے عنان ہمت را ہم بدین جانب مصروف می یابی و ہم در میدان عبادت خنگ عزیمت را میرانی و ہم و خیال وطن اصلی ہشتم کہ بجنبانی بحقیقت رہ نیابی برہ گذر سیل غرقہ ربار کہ نظارۂ عیوق نشود جام صبوح وجود را در غرقاب نوح میندازکہ جز آذ ذلک الغرق مشاہدہ نباشد الغرض اگر میسرت ہست کہ یک نفسے بر سر ہوس رسی زہے کہ توئی ورنہ ۔ بیت

درچہ کار ید و درچہ مصلحت یار ❊ اے غرماندگاں بمقدار

درجہاں شاہدے و ما فارغ ❊ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

آہ دریغ بلکہ صد ہزار دریغ باشد کہ ازین جہاں بدر شوی و نقدے در ذیل خنبۂ تو بستہ نبود و بحال ماند کہ یکے را سود اے تجارت در سر افتاد سرمایہ گم کردہ و غم و رنج می خورد زہے مرد عزیز خہے عاقل ہوشمند کہ او ست غزل تکرار مذکور بار رخت بردار ازین سرائے کہ ہست ✝ تا آخر۔ باللہ وایم اللہ ترا روزگارے پیش افتد کہ از ہمہ کارہا و کردار ہائے خویش پشیمان باشی زنہار زنہار زنہار غافل مباش بغیم منشیں یعنی ترا با خدا بودن چہ زیان باشد اگر در سلوک این راہ ترا زیانے نماید فردا چنگ تو در دامن من ۔ شعر

چہ بکونین حی شوی مغرور ❊ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو ز نسخهٔ اوست ٭ باز خوان و ببین مقاله کن

عجب ترا این سودا ز یانے عظیمے کرد شئے هائی و هم خیالی و از زینتی زائلے فانی بر هی با خدا بے باشی مقابلهٔ آن خدا ترا باشد آه صد هزار آه ـ بیت

نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ ٭ نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس

بیا بیا در آ در آ هنوز وقت باقیست ترسم که دورے پیش افتد ترا که البته از پنجهٔ هستی بر آئی در باز است دربان بیکار است بلکه معزول است ره گذرے عامے کرده اند مسکین تو محروم ماندهٔ ار جو که مسلمانان البته ره فوز گیرند و از مقصود باز نمانند

حدیث ـ سید حسن احسن الله اموره و حسن الله حبوره و ملک سلطان و اصحاب دیگر که سکنهٔ آن ولایت اند از ما تسلیمات و تحیات بحسب اتفاق و اعتقاد مطالعه کنند. چند سخنے بر مولانا برهان الدین مبرهن و محقق شده است اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامهٔ مومنان است بسیار است که بزرگے را مخاطب سازند و هر که هم سنگ و هم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد و آنکه خود را بذیل آن بزرگان بر بندد او نیز نصیبهٔ از قسمت ایشان بگیرد والسّلام

مکتوب چهل و یکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تحیات با دعوات صالحه که بجمال حضور دل و حسن استجابت آراسته و موصول باشد بمبالغات مدح تبلیغ کرد بباید دانست مواهب نتائج مکاسب است اگر چه مکاسب هم نوعے از مواهب است بلکه

عین آن است ولیکن اعتبار صورت ظاهر را بهائے هر چه لازم بشاکر بخشیده است وعلیه الشرعیات بجملتها لیے هر که بآب و صابون عملے کند جامهٔ که او ساخ درون آلوده باشد و لجسبه و سمے روے آورده صاف و سفید گردد با جتهاد والتزام بابواب حسنات و انواع مبرات با جمیع هم و ضم حواس تصفیه دل شود سبحان واهب العطایا تا کدام نیکبختے بود که بدین دولت مستعد شود بعزت الله اکبر اگر این تحفه نقد وقت و حملهٔ دل باشد بدان که خمیر مایه سعادتها در دامن او بستند این نوع جز بدولت اصحاب حضرت مشائخ و ارباب تحقیق دست ندهد یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ هم بدین دولت اشارت میفرماید والسلام

مکتوب چهل و دوم

بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بدانند بر حکم گواهی تو که برائے چند نفرے که تزکیه ایشان تو کردی طاقیه فرستاده شده است همراه نمطے که من قبل نوشته بودم همراه امضا شود و اگر کسے میان ایشان رغبت بر زیادت عبادت نماید الی قدره و وسعة نمازے و روزے فرماید چو بنیابت من است این نیز فرموده من باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آن باشد که کار ما کنند از صحبت ما چاره نباشد سادات ما را رسانند هر که در باب ایشان رعایتے و عنایتے کند خاصه در حق ما باشد.

والسّلام

مکتوب چہل و سوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی مطالعه کند زبان از گفتار گنگ است و قلم از رفتار لنگ است چه جام مراد ما بکام ما نه پیوست و مدخر صبوح ما در غرقاب نوح افتاد و دیگ جوش ما پخته نشد هواهاے این سوخته خام ماند باد صرصر راکند کان مند بوده ام که شجر مشائخ چشت را ازین درخت بهشت که او را نهال طوبی دانسته بودم شاخے و برگے شود۔

گلے وبارے ده جهانیان ازین برخوردار گردند چه گویم آفتاب از مطلع غیب طلوع کرد واعجبا لما طلعت غربت گوئی این طلوع و غروب تو امان بوده اند بعیت و جمعیت بیکبار بیک جنبے بیک شکم باهم زاده بودند رو نمودن آن زمان همان و پرده بر رخ کشیدن آن زمان همان العرض شکی بها زند.

فی الکفر ع ل ت ن ق و علم اعجاز قرآن یعنے علم معانی و اللب معانی ع ك ف ت ح ق و لب اللب و این علم صراط مستقیم و مکارم اخلاق است این حروف همه بچارا در پلهٔ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ سنگے نهند و بس والراسخون فی الفضل رنگے بدارند و برین علم طبقه صوفیان مخصوص اند و فرقه فقرا منصوص

رباعی

جاے خوردم صفا ندارد ؛ یارے کردم وفا ندارد

ریشے رسته است به نگردد ؛ دردے دارم دوا ندارد

در قدسی می گوید ما ترددت فی شئ ترددی فی قبض روح عبدی المؤمن ؟ کترددی

اگر ماند و لابد منه آنجا که او خود را خود و بس نباید هم چون مسکینے ضعیفے کجا بر آید لاحول و لا قوة

کجا افتاده ام این سخن متشابه است وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ می باید دانست اگرچه الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ این جاوست و پاے زده اند اما در قبضهٔ قدرت بضبط نیاید اما حاصل سخن این مسکین در مند سوخته زار برین گفتار آمد آنچه ما خواستیم خدا نخواست هان هان این کلام جامع اسرار قدسیان است همان را برخوان اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ من مدعی صبر نه ام زیرا چه صبر با وے مبارزی است و چه جاے شکر است که شکر با وے برابری است اے محمد یوسف حسینی گیسو دراز سخن را کوتاه کن زبان زیر دندان نه دل را بمنقار افکار گمار هذا باب باید که هر ساعتے بکارے جدے روز و جد هر یکے بحسب حال اوست هر چه ترا از دید ابعقوب کار بار و ارد آن هزل و هذیان وقت تست الهمس فاته وقته فقد فات دیه سید محمد باقر گفته است درین آیت وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ کلما اشغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک باید که زن و فرزند ولبند تو نشوند پابند ره حق نگردند آینده رونده ترا بخود مشغول ندارند در روز آمدن شب را انتظار مکن و شب البطلوع روز نظر مدار و فتوح غیب اخرانه گره بند مساز زنهار هزار زنهار هر چه پیش آید در راه بداء پس افتاد روزگار خود مکن آینده رونده آرنده برنده را بجد استمار ده وقت خویش را غنیمت نه ـ ؟ مدار ؟ سپار

رباعی

نصیحت همین است جان برادر ؛ که اوقات ضایع مکن تا توانی ؟

خیال همیر دی ساکنان خم ابے سر ؛ همی ترسم از کار روان بازمانی

هرچه ازان عالم ترا روے نماید پس پشت انداز خود را بقدر خسے وزنے نهی سبکبار باش انتقال گران بر سر مگیر خود را خوار و زار گرسنه شکسته النکار را دعاے که موجب صفاے و هر دو را دواے باشد بر تو فرستاده ام

شرط تلقین آنست کہ بجائے آری و تصور کنی کہ ملقن تو بر تست زبان خود را ہمچوں شجرہ
موسیٰ دانی و متحقق داری کہ بر زبان تو ترا تلقین میکند چنانچہ با موسیٰ خداوند
سبحانہ در پردۂ درخت سخن گفت۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا ہماں مثال را
با خود راست گیر ہیچ می دانی کہ چہ فرمایش شدہ است مقابلہ ایں شکرانہا باید
اما مید انم تا از تو چہ آید چہ زاید آرزو کہ ایں سر من خاک و غبار زیر پاے مادر
گیر و منتظر باشی عنقریب باشد شاید آرندہ صحیفہ تقریر خواہد کرد۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم
بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند سرمایۂ
ہمہ سعادت انقطاع از خلق و توجہ برب الارباب است ثمرات و فواید آن را
اندازہ نیست تا باشی ہم درین باش اگر ازلاً و ابداً ہمہ عمر بودے بیک گوشہ
نہایتے دیدہ نشدے افسوس ہزار بار افسوس آرندۂ صحیفہ شیخ مخلص یکے از
غلامان حضرت اعلیٰ خواجہ ماست بدانچہ از خویش و از یاراں رعایتے بوجہی
بکند بر امانت خواہد بود۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم
بجانب فقیر ابو الفتح علاء الدین کالپوی بعد از ان خلافت

فرزند عزیز مولانا ابو الفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ
کند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

چہ باشد ایں ترا ہر روز از جاے بجاے انتقال۔ حجاج بیت اللہ را ہمہ
درجات و ثواب است آما سر بزانو بردن و دل را برب البیت بکمال و تمام
سپردن جہانے است کہ کعبہ با ہمہ شرف و فضلے کہ او راست از او میان
باشد از ان شمہ نباشد ایں دل بیت المعمور است ایں دل مسکن خالق الظلمات
والنور است ایں دل سر در ہر سر و راست ایں دل از خویش ہمچو راست
بمقصود متحد و محفوظ است اللہ اللہ بندگان خود را انجو درہ نمائی و
از صفات و ذات خود نصیبے بخشاہی۔ برادرے از اں مولانا ابو الفتح ابو الفضل
التماس او را داکردہ است نیکو التماس است ایں چیز نیست کہ خاطر مارا
فرحتے و راحتے بخشند او را د خواجہ راہ پیش گیرد ہر چہ بداں عمل کند آں
بفرمایش من بودہ باشد رو مال بجہت عورتے کہ التماس پیوند کردہ بود
ارسال شد والسلام

مکتوب چہل و ششم
بجانب ابو الفتح علاء الدین

فرزند دینی مولانا ابو الفتح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ آرندۂ صحیفہ
ابو الغیث مخصوص آرزو مند با تو براے پیوند قصد کردہ آمدہ بود باز در خانہ
می رود براے خرج راہ بدانچہ دست دہد رعایتے کند تا او با خرج راہ و
خوشی در خانہ برود۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم

بجانب ملک زادہ خضر ساکن پٹن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقینے و شغلے کہ او را فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق دراں باشد یک لحظ و لمحہ خود را ازاں فارغ ندارد احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را اعلم دہد و برائے چند نفرے کہ التماس پیوند کردہ بود باید کہ بنیابت من بوکالت من ایشاں را دست بہ بیعت دہد کہ عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ او را معلوم است و برائے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بیعت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و ہشتم

بجانب مولانا اسحٰق گجراتی

مولانا اسحٰق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بیعت کردہ بود باید کہ پیش یارے ازاں ما کہ آں جا است چنانکہ ملک زادہ خضر برود او بنیابت من ترا دست بیعت دہد و گوید عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ دوگانہ بگذارد روے بر زمین آرد و خوردہ پیش او بنہد آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد بمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش او را معلوم است والسّلام

مکتوب چہل و نہم

بجانب قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند معلوم ہر منصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف و ظہور روشن تر بحضور بود اگر مرا پرسند کہ نیکبخت کیست گویم آنکہ مرشد را دریافت محبتش در دلش القا شد این موہبتے است کہ بہر نیکبختے بود محبوبے مطلوبے ما مولے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آمدن اتفاق است بالعجل اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا اگر بیائی نکو کارے کردہ باشی دولتے در دامن تو افتادہ باشد۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہم

بجانب مولانا نظام الدین پٹھانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک پٹھانی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند چند کلمہ کہ بر وقت املا افتاد نبشتہ شد اگر بدان متمسک شود جمعے از اسرار خداے آشکارا گردد اہم مطالب و اعظم مقاصد محبت خداوند است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بر روے تافت نسیم بشارت وصول و زید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللھم متعنا بالصادرنا و اسماعنا و اجعلہ الوارث منا محبت آں شئے نیست کہ او را جزوی و بعضی و کلی تواں گفت آید بازنگردد ہیچ قولے و فعلے شنیدہ وقتے۔ غزل

دولت عشق را نہایت نیست ٭ عاشقاں را بجز ہدایت نیست

؛ واجعلہا

هر کرا حل شده است مشکل عشق ⁂ دانذ آنکس که جز سعادت نیست
عشق چیز لیست از برون بشر ⁂ آب و گل مرورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفه درس نکرد ⁂ شافعی را در و روایت نیست
بوالعجب صورتیست صورت عشق ⁂ چار مصحف از ویک آیت نیست

مردماں از طوائف صوفیه عشق را عبارت از ذاتی کنند و عاشق و معشوق را اقتضاے آں ذات می دانی که چه میگویند که عشق خواهد یا نخواهد عاشق و معشوق از و زاید علیٰ هذا بر مذهب ایشان عشق را موجب بالذات نامند - شعر

بلاست عشق من آں کز بلا نه پرهیزم ⁂ چوں عشق خفته شود من شهم برانگیزم
نمی رفتم بلا شد بوے زلفش ⁂ خراب اندر پے آں بوے رفتم

ز بلا چو خفته بود

هیهات هیهات عشق سلطانے است که بر سمت ربع مسکون خیمه نزند جز در دل خراب گذر نسازد و جز بر افتاده خانماں قرار نگیرد متوهمے بوهم دور اندیش خویش صورت ابلهانه دانے ببیند مقربیئے از عالم بے عیب و جهاں لاریب در گوش جان او فرو خواند اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا چه فساد شد وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بیان آمد نفس ذلیل که بهیچ سبیل روے عزت نداشت بهمه وجه خوارترین خلیفه است مگر که چه خلعت پوشید ببین که کدام لباس آراست که ذلیل خلیل شد شور انا مراهوی و من اهوی انا انگیخت شور انا الحق درمیان انداخت لاحول ولا قوة الا بالله این نفس چه خودبین کسے است تحفه تر این است که این خودبین را خدای فرماید عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ با توجه سر درمیان آورده و کدام راز نهانی آشکارا کرده است استغفر الله کجا افتاده ام این چنیں دولتے دست ندهد که بهترین کارها است و ستوده ترین چیزها است مگر متوجه تام و تزکیه نفس - توجه تام

که خطره غیر از خاطر تو منتفی شود و حضور وجود مشهود مطلب تصوراً و تحققاً - تزکیه نفس تا انجا که توانی بهتست - نفس را پاک بکن این مثال شکنبه است هر چند که بسیار بشوی لطیف تر باشد - اگرچه در جذبه طالب این دو چیز قرار گرفت

؟ اگر در جذبه

خمیر مایه همه سعادتها در دامن او بر بستند باستعمال این دو رکن دل او صفا پذیر گردد عکس عین حقیقت بر دل او متجلی شود میدانی چه می گویم - ع
ترا عکس چنیں دولت تو از بیدلی غافل

و عکس لاهوت در دل ناسوت تجلی کرد عکس عکس بر نفس افتاد شنیدی

شنیده

از نفس چه عربده ها زاد بدین تقدیر کلام چنیں باشد جَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً اگر نسق ظاهر ظاهر عبارت کنیم سخن براه راست گوئیم روح با همه تعزز و کبریا با همه جلالت و مدح و ثنا نگر که سلطان عشق آنجا تاخت آں عزیز بزرگوار چه گونه ذلیل خواهد شد - بیت

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو ⁂ یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

اے اخوان صفا و اے خداوندان وفا این سخن از سر صدق و صفا است هر چند خود را از لجه بساحل اندازم هر زمان موج دریا که با اوج آسمان رسیده آ لطمه زند در غرقاب اندازد رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ هر چه مولانا راینت است نخست می گوییم اصل کار این است هر چه پیش آید از ان در گذشتن است. مقصود و رأے دراو است - والسلام -

مکتوب پنجاه و یکم

بجانب ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین ساکنان گلبرگه

فرزندان دینی هر یکے ملک عزیز الدین و ملک شهاب الدین - دعاے

محمد یوسف حسینی مطالعه کنند این رہے است که بیک نفسے و بیک سالے یا ہزار سالے نتواں بمنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کار بیک زمانے از من و تو بضعف وسستی نرود جان عزیز را فداے این راه باید کرد و ہر کارے که ہستی باش باید که با خدا باشی و بطلب مقصود خود باشی گفته اند۔ بیت

مرا و اہل طریقت لباس ظاہر نیست ✽ کمر بخدمت سلطان ببند و صوفی باش

ترا که چاکری سلطان و خدمت پدر و اداے حقوق متعلقاں زیان کار نباشد اگر دل تو با خدا و پیر متوجه باشد ہر چه بکنی بکنی مگر خلاف شرع نه کنی ہمارہ ساعة فساعة ترا مزیدے البته باشد من می گویم کارے که شما را فرموده ام ہر کارے که ہستید خدمت ملک یا پادشاه یا رعایت حق پدر یا حقوق دیگر زن و فرزند با این ہمه مقصود بدامان شما البته باشد تعجیلی شرط نیست شتاب کردن ره نیست بتدریج تواں شد۔ بیت

اندک اندک علم گیرد وانگہے گویا شود ✽ قطره قطره جمع گردد انگہے دریا شود

محمد یوسف حسینی شمارا آں نه فرموده است که آں عمل در آید و از مقصود محروم مانید پیش حضرت خواجه یعنی پیر خود را ابتداے ارادت عرضه داشت کردم که ہم از اول تعلیم بکلی بگدازم و غرق فرمان شیخ باشم شیخ اجازت نکرد تا آنکه از برکت فرمایش او در غرقاب این راه افتادم الحمد لله علی ذالک شمارا نیز جز این سنت و سیرت کردن ره نیست۔

العجلة من الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاه و دوم
بجانب قدر خان

پہلوان دین احمدی سپه سالار ملت احمدی اعنی محفل سامی و محضر گرامی المخاطب من الله الخان الاعظم و الخاقان المعظم قدر خاں ضاعف الله قدره و اقتداره و ضاعف الله مکنه و دولته سلام و دعاے محمد حسینی مطالعه کنند قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم حکایة عن الله تعالی ما ترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکره موته و انا اکره و لکن جری التقدیر علی ذالک و لا بد له منه خوشنود نه ام در کارے ہیچ ناخوشنودی من در قبض جان بنده مومن او دشوار میدارد بدی خود را من دشوار میدارم دشواری او را لیکن تقدیر براں شده که قابل تحویل و تبدیل نیست و او را ازاں چاره نیست مقصود از ایراد حدیث این است او تعالی و تقدس بنا بر حکمت بالغه خویش کارے کند که بداں رضاے او نیست و بداں خوشنود نیست میکند و ازاں حکم متبدل نمی شود که تقدیر حکم رفته است کل نفس ذائقة الموت امرے لابدی شده اگر چه مرضی باری نیست در حق بنده یکے اندیشه دیگر کن که مذہب اہل حق این ست که کفر و معصیت و تخلف و ارادت مشیت و حکم و قضاے باری است با مرو رضاے او نیست و بے شبه که کفر و معصیت درجہاں بیشتر از ایمان و طاعت است شاید که چوں نمکے در آرد باشد ایمان و طاعت مرضی باری و کفر و معصیت مکروه و نا مرضی اما حکمتے بدو متعلق است و اجماع اہل حق و عقل ہمبرین است ازین مجموع مقالت مقصود این ست که چوں حق تعالی مکروه و نا مرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب خویش کند

بنا بر حکمتے است من و توجه طمع خام بر بندم که دائما رضاے ما خواهد کرد و مکروه و مسخوط ما با وجود نخواهد آمد زهے تمناے محال و زهے ظنے پر و بال و وهم فاسد و متاع کاسد آن که در رضا جوئی خود نیست رضا جوئی دیگرے که خواهد کرد پس رضا بقضاے او بر گردن نهادن بفرمان خداے نفعاً و ضراً خیراً و شراً امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل هشیار متفکر و بیدار باشد تفجر تضجع و تفجع و توجع و تالم از حد عقل و دین بیرون برد که سعی در امر عبث و کشت در شورستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے که باشد معلوم است علی الخصوص که مقابل آن صبر لابدی که گہے جزاے وافر بے پایان یابی هر آئینه همین شعار و دثار خود می باید ساخت بجل حال مصیبت دینی بر دنیاوی منظم نشود و مصیبت بر مصیبت نافزاید والسلام

مکتوب پنجاه و سوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزاده و دیگر یاران گجرات

تسلیمات ما ملیق بجناب الاخوات والاحباب والاولاد والاعزة الانجاب تبلیغ افتاد احوال این جانب بجملتها و اعزه با جمعهم بخیر و سلامت اند می باید دانست مطالب اهم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالی عن الزوال والعدم مرد عاقل دانا فهیم زهر چه طلوعے و افولے و زوالے و ز بونے دارد چشم خرد او آن سو لحظه ندیده است من هیچ نمی دانم دوستان من در چه کارند و در چه مصلحت اند چرا که بر نقش حمام باامید توالد و تناسل عشق بازند ندانند که این معشوقه مهر و وفاے ندارد و بجز شیوه شعوده گری نباشد هرگز عاشق او بمراد دل نرسد چه چنین نماید و بدین شیوه جانها ... هیهات هیهات

کم تسقط الی هذه الضرام تساقط البازی الی الحمام وکم تهوی الی هذا المقام هوی الصبی الی الطعام تفکروا وتدبروا ان تمسستم هذا شمس قارون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم اصبحی اعظاما خالیة ثم امسوا اعظاما بالیة ـ رباعی

برگذر زین سرائے غرد فریب ؛ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبه کاندرو نخواهی ماند ؛ سال عمرت و ده چه صد چه هزار

اے عزیزان این گلزار اگر بسیر شدے گلے شگفته بچیں ترسم که خار مرگ دامنگیر تو شود تراهیچ فرحتے نیست بوے ازین بمشام تو نرسد چه خفته بیدار شو و بخیز در پس کارے شو ترسم نباید که مرا روزگارے پیش آید که پس افتاده براے خود نیابم ازین خزینه همین دفینه مقصود است لاحول ولاقوة الا بالله کجا افتاده ام اے برادران محترم تا توانید ازین جهان فانی و ازین بنیاد بے مبانی چیزے بدامان خویش بر بندید که توشه راه این سفر شما باشد و فردا موجب مراحم ربانی گردد ـ قاضی علم الدین و شیخ زاده علم الدین و ملک زاده خضر و قاضی مبارک و قاضی بدّه و شیخ نصا و آنانکه پیوند دارند و چیزے نشانے فرستاده اند براے هر یکے طاقیه ارسال شده است به پوشند دوگانه گذارند و شکرانه پیش دارند و آن اگر بمن رسانیدن مقصر باشد بهر نقیرے که بدهند بجائی رسیده بود خواجه بڑه خوندشاه و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شیخن و مشرو بهائی ظهیر و آنانکه التماس پیوند کرده اند تجدید و منوکنند طاقیه پیش دارند و بنام پیر در برزمین آرند و دست بر طاقیه نهند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان عهد موثوق کردیم و طاقیه بپوشند و برخیزند و دوگانه گذارند و خرده بجاے طاقیه دارند اگر آن را بمارسیدن میسر نباشد بهر فقیرے که بدهند بمارسیده باشد و عورا تے

کہ التماس پیوند کردہ اند برائے ہر یک جامہ فرستادہ شد آں جامہ پیش نہند ہمیں ادب وہمیں روش نگہدارند نصیحت با مرداں این ست پنجوقت نماز بجماعت گذارند نماز جمعہ وغسل جمعہ فوت نکنند مگر بعذر شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشد یا مرضے باشد در تن یا جائے باشد کہ جمعہ نیست وہر نماز شام بعد فریضہ و سنت شش رکعت نماز گذارند بسہ سلام در ہر رکعتے بعد فاتحہ سہ گان بار اخلاص بخوانند ویک دوگانہ دیگر گذارند حفظ الایمان یعنے نگہداشت ایماں را در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص ویگان بار معوذتین بعد سلام سر بسجدہ نہند بار بگویند۔ یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان۔ وبعد ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر گذارند در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ گاں بار اخلاص بخوانند وبعد سلام ہفتاد بار یَا وَهَّابُ بگویند ودر ہر ماہے سہ روزہ دارند سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم ایام بیض کسے کہ این مقدار بر جاندارد او در سلک صوفیاں منسلک نیامدہ باشد اے مرداں وانا مرد باید کہ ہمارہ در بر باشند واگر کار قلب افتد بر درد اگر این قدر ہم نبود او را بیگانہ شمرند واو از کساں آں خانہ وآں سرائے نباشد۔

نصیحت۔ عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے کہ از خداوند برایشاں آمدہ است وباقی آنچہ مرداں را فرمودہ ایم با ایشاں ہماں است مگر جمع عورات ہزل وہزیان بسیار گویند بعد از این این ؟ جمیع میان دو کلمہ یکے را ملازم گیرند۔ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ ویا استغفر اللہ واستغفر اللہ وآں کہ شوہر دارد او در رضائے شوہر باشد مگر در ایام نا مشروع وکنیزکاں را نرنجانند برائے بد خدمتی را ودزدی را وہر کہ چنیں نکند او از ان ما نباشد وآں عورت ہماں کہ نقصان عقل دارد ہمرائے ما بپیرایہ

انگشت پائے فرستادہ است آں باز فرستادہ شدہ است وآں کہ او التماس جامہ پیوند کردہ بود آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وچہارم

بجانب مولانا محمد معلم وسید علاء الدین ومولانا میراں شاہ ودیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

تسلیمات نامیہ وتحیات زاکیہ اصحاب الارادت وارباب عقیدت بخطاب مستطاب مطالعہ کنند۔ قولہ عز من قائل وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اشکالے باشکالیست این کلام قدسی ما ترددت فی شئی کترددی فی قبض روح عبدی المؤمن یکرہ مساویہ وانا اکرہ ؟ موتہ ولکن جری التقدیر علی ذالک ولابد من ذالک ــــ بان وہاں بعد ازین نہم حلی وخفی می شاید کہ من بنالہ وآہ ہر مسا وصباح بزاری وفریاد کہ مدخر صبوح من بغرقاب نوح افتادہ ودر شباں روز من در غرقاب بحر خضم با ہر سنگریزہ وخس مہرہ آشنا گشتہ بہار امید مرا خزاں زدہ گلبن وجود تازگی وجود مرا لہب ہفت در کۂ دوزخ بیک تفٔ بسوخت بسوزے گرفتارم کہ ؟ فف غزل نامہ تباب دوزخ سینہ بیند وبجنب آں تعذیب دوزخ عین نعیم می نماید چوں باشد کہ دل عمرے بامید بستہ بود وبلمح البصر ناچیز و نابود گردد انکہ گر ہر بگویم چہ سود ندآید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ ؟ اِلَّا بِاللّٰهِ این بار باللہ یا باستعانت بداریا بامعیت یا بامقابلہ ہرچہ شد شد اما این درد را درمانے روے ننمود۔ **مصرع**

من ندانستم از اول کہ تو بے مہر وفائی

حدیث این حادثہ وقصہ این غصہ در حریم کتابت در نمی آید ۔ اللّٰہ
اللّٰہ ہذا باب پیوستگان ما ہر یک مولانا محمد و عبید اللہ و پسران
سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میراں شاہ و باقی متعلقان
و پیوستگاں بدانند کہ محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کرد و سفر قدس
او را اختیار افتاد تقدیر مبرم بود از تعجیل بحکم ساخت ہر چند گفتم باز آئی کہ من
پیر سوختہ دردمند خواہم شد نشنود البتہ بحظیرۂ قدس بجز امید آنجا رفت
اگر ازاں حکایت کنم ہیچ گوشے استماع آں را تحمل نکند کہ گاہے در فہم بے
نیامدہ است حاصل این سخن این ست إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔
کل شئی یرجع الی اصلہ امامارا دردے مستقیم واندوہے مستدیم دامنگیر
دل شد ۔ طاقیہ برائے مولانا محمد معلم و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم
و مولانا شعیب و میران شاہ برادر و سید یعقوب و خواہر زادگاں و
نصیر و قاضی عبید اللہ و دیگراں کہ روش بدست دانیال فرستادہ
بودند ارسال کلاہ افتاد تجدید وضو کنند کلاہ بپوشند و دوگانہ بگذارند و شکرانہ
پیش نہند آں را باید کہ بدرویشاں بدہند و اگر بتوانند اینجانب بفرستند
والسلام

مکتوب پنجاہ و پنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً چند نفسے کہ از عمر باقیماندہ است غنیمت
شمرید وانس از غیر حق کہ رقم فنا براں کشیدہ اند قطع نظر کردہ ۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ
فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۔ بیت

با دوست کنج فقر بہشت است و بوستان
بے دوست خاک بر سر جاہ و توانگری
الاستیناس مع الناس دلیل الافلاک ۔ بیت ؟ الاہلاک
دانی کہ یار چہ گفتہ است امروز ۔ کہ ہر چہ جز یار است از دو دیدہ بدوز
الناس نیام اذا ماتوا انتبہوا ۔ شعر
سوف تری اذا انجلی الغبار ۔ افرس عندك ام حمار
عصمنا اللہ وایاکم من الاعراض عنہ والاشتغال بما لا یعنیہ
اعینونی رجال اللہ فَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ بقیہ
مکتوب از لوح دل فرو خوانند یاراں و مصاحباں ہر یک بدعا مخصوص اند والسلام

مکتوب پنجاہ و ششم

بجانب مولانا علم الدین بہروچی

فرزند دینی مولانا علم الدین دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند گاہے کہ
عکس پرتو الہیت بر تو صدمتے زدہ است یا نہ و بود وقتے کہ عکس پرتو جمال
آفتاب احدیت بر آئینۂ دل تو منعکس گشتہ است یا نہ اگر ایں چنیں دولت
ترا روے نمودہ است زہے نیکبختی کہ تو ای رمزے ازان واشارتے بر من
بنویس تا حقیقت آں مرا معلوم شود نباید کہ از وہمیات و خیالات اشارتے
باشد و اگر خود این نیست روا باشد کہ تو خوش خسپی و خوش خوری و فارغ و
بے غم باشی آنکہ درچہ کار رید ودرچہ مصلحتید اے فرومایگاں بے مقدار آہ
اگر شہود و مطلوب نیست در طلب ہم نیست و اگر در طلب با تو است
آہ سحرگاہ چہ شد دم سرد و چشم نم کجا رفت بیقراری چرا رخت بربست ۔

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

دلبر اول باید که در بر باشد و اگر قلب افتد بارے بر در و اگر در بر و مرد بهواے خویش ابتر هیهات هیهات انه ظن فاسد و متاع کاسد اندیشه کن که چه گفته می شود همه روز بخلق شغل و شب بهواے خود خفتن ـ استغفر الله ـ **بیت** ـ

چه بکونین می شوی مغرور ❊ هر دو عالم بده مبادله کن

آرے ایں سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست ـ اگر آشنا میدان صاف سر خوش میسر نیست بارے دُرد درد در کام و بلاس غم بر پشت و جه افتاد این و جه بلا زاد لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کجا افتادم مولانا علم الدین بداند که کسیکه اینجا نتواند رسید اورا بوکالت من دست دهد اما شرائط این نگاه باید داشت توجه تام و تزکیه تمام و اوراد و اذکار همواره در کار و السلام ـ

مکتوب پنجاه و هفتم

بجانب سید علاء الدین بڑوده

فرزند دینی سید علاء الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند شنیده شده است آں عزیز البته در بند آنست که وقت عزیز خود را غنیمت میدارد و اگر همچنین ست خوش وقت تو ـ **بیت**

نصیحت همین است جان برادر ❊ که اوقات ضایع مکن تا توانی

هر که خود را به ماکل و مشارب و منام سپرد از مقصود محروم ماند جوانے را با عورتے عشق افتاد البته بینهما خلوتے میسر نشد عشقیه گفت من فلاں فلاں شب اجازت از شوهر یافته ام که در خانه پدر روم اگر تو دراں راه انتظار کنی یحتمل بینهما خلوتے میسر شود جواں بتمناے آں همه شب نشسته با نتظار می گریست و این رباعی می خواند ـ رباعی ـ

در دیده بجاے خواب آبست مرا ❊ زیرا که بدیدنش شتابست مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی ❊ اے بیخبراں چه جاے خوابست مرا

اے آه صد هزار آه اے بلا بر محبت و عنا بند براں تدبیر در قعر این فقیر افتاد که این جواں را غنودنی روے نمود و هماں ساعت آں بود که محفه معشوقه گذشت واے داویلا و اصیبتا ـ **بیت**

دردا که آه گرم زبیماریم بسوخت ❊ تنها نه آه گرم که دمهاے سرد هم

بامداں بوسعید تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق و محبت پرسید شیخ گفت چوں دریاے محبت در جوش آید به پرسید جوابت خواهم گفت چوں سخن در محبت افتاد شیخ را غلبه وقت شد دریاے عشق شورید تا موج بآسماں رسید سایل برخواست هم از نفس پرسید شیخ گفت علامت عشق و محبت این است که عاشق را از بے وصلت معشوق خواب و خور برود آں مقدار که عاشق را خواب و خور بود هماں مقدار از معشوق محروم ماند ـ اشارت بداں جواں شبانه کرد گفت چنانکه این جواں همه شب انتظار معشوق نشست هماں قدر که غنود موجب حرمان او بود جواں برخواست اضطرابے کرد بیفتاد و جاں بخیال معشوقه داد ـ هاں و هاں چه با نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق می بازی هرگز بکعبهٔ وصال نرسی چه بروے آب روان

معاملی نویسی کہ ہر گز روے صواب نخواہی دید لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کجا
افتادہ ام اے عزیز - بیت

اندرین رہ اگرچہ آں نہ کنی ٭ دست و پاے بزن زیاں نہ کنی
بلکہ جاں جاے دہ زیاں نہ کنی

الغرض دنیا بقائے ندارد می توانی کہ نقدے بذیل خرقہ وجود خویش بربندی تا بداں حضرت توانی شد - طاقیہ ملبوس براے آں عزیز فرستادہ شدہ است برآں شرطے کہ آمدہ است بر سر نہد و روے بر زمین نہد و دوگانہ بگذارد خوردہ پیش نہد و روے برزمین آرد و طاقیہ پوشیدن با خود تلقین کند و بہ پوشد و تلقین این ست کہ گوید عہد کردی باین ضعیف و ازین ضعیف مراد این سوے دارد و با خواجۂ این ضعیف و خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی گوید قبول کردم و تکبیر گوید و طاقیہ بپوشد و باید کہ دست خود را دست پیر داند چناں کہ گفتہ اند الصدقة تقع اولاً فی کف الرحمن کذلک دست معطی اولاً صدقہ از دست رحمٰن جدا می شود و از دست معطی ظاہر بر دست مستحق می افتد ہمچنیں ملقن زبان را داند پیر بزبان او سخن می گوید - چنانچہ حق تعالیٰ وراے شجرہ با موسیٰ سخن گفت عظیم سرے در بیان رفتہ است فہمے باید کرد کہ رہ بداں برد - مخاطب در کتاب یکنفر است اما ہر کہ مطالعہ کند و فہم کند مقصود ماست -

والسلام

مکتوب پنجاہ و ہشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کالپی

فرزند دینی ملک شرف افلح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خمیر مایۂ سعادت دارین دو چیز است پاکی نفس و توجہ دل بحضرت حق ہر کرا این دو چیز بدست آمد سعادت دارین نقد وقت او شد می باید کہ کارہاے کند کہ بداں خدا و رسول خدا راضی و خوشنود باشد و ہمیشہ با بندگان خدا معاملت نیک کند و در باب ایشاں احسان و اکرام پیشۂ خود سازد و وظائف و اوراد کہ ما نوشتہ ایم برآں ملازمت نماید و ہرچہ از آن شاغل افتد قطع آں کند در ہیچ حالے صحت و مرض سفر و توانائی تقصیر در خود جاے ندہد مزید و ازین را منتظر و متوقع باشد طاقیۂ متبرک فرستادہ شدہ است ہم براد ب قدیم بپوشد و ہمراں رود - مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دعا مطالعہ نماید - وقت ضیق بود و سبب آں مکتوبے علیحدہ نوشتہ نشد ما را در دعاے خود تصور کند و با خود داند ملک رکن افلح بسلام و دعا مخصوص است والسلام

مکتوب پنجاہ و نہم

بجانب شیخ منور نبیرۂ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجادہ اجودہن

دعاے محمد حسینی کہ رقبۂ اخلاص ادر رقبۂ محبوبت حضرت شیخ فرید الحق والشرع والدین مسالک میدارد و تمناے برد یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا - چہ روشن دیدہ است کہ خاک آں آستان کحل بصیرت است ہر چشمے کہ مستفیض و مستنیر بنور اوست ذجہ اللہ ذی الجلال والبہا است -

عجب از ساکنان مکه جهاں سرگرداں کعبه وآں غافلاں از همه آثار او دست کوتاه داشته پاے در بستر غفلت دراز کرده بخواب حرماں و بغاس انتعاس قانع وفارغ مانده نعوذ بالله من شوم امثال هذا الرجال همانا که سنائی گفته است ؎

گرفته چینیاں احرام مکی خفته در بطحا

الحق اگر کسے را آبرو خدا داده بود آتش بر روے جهان خاکی زند سزاوار سده علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین برنیار دچه گومیت اگر افلاک سبعه صد چند رفعت خویش نردبانے سازند و خواهند تا پایه کرسی مسعود محمود و مودود بوسه زنند اگر میسرشاں شود زهے سرافرازی که ایشاں را دست داده باشد و خهے عرش عظیمے که مقعد مجلس ایشاں گردد آرے. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ. مخدوم زاده شیخ منور نور الله قلبه بنور معرفت و عامطالعه کرده محقق دانند. رباعی

چه کونین میشوی مغرور ⁂ هر دو عالم بد و مبادله کن
صورت خوب تو نسخه اوست ⁂ بازخواں و به بین مقابله کن

اگر نوع انسان از جنس حظوظ بشری و از حد اغذیه حیوانی درنگذشت فضلے از سائر دواب ندارد هر اکبر و اصغر اند که امتیاز بشکل و مثل نتیجه حقیقی ندهد عقبیم هم رفعت أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ماندهاں و هاں بحظ حاضر و از ظاهر به نفس راه مده در حال و مال حرماں نقد جیب تو باشد و جز بحسرت و افسوس وجودت مالامال نبود چو در حال بر خصلت خر و ستور رفت در مآل همان پیش آید اگر بفضل الله الکریم بصفت سبوحی و قدوسی برآ آں نزاهت همان شود متنزه نماید. سبوح قدوس ربنا ورب ؟

الملائکة والروح. نظم

دولت آن را مداں که داد ندت ⁂ پیش از ابناے جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نهٔ ⁂ در جهاں جز خدائے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ⁂ دولت آں دولت است کار آں کار

هر یکے را منصب نفس خویش باید بود چنانچه من خود را شناسم تو خود را دیگر برین مطلع نباشد اندیشه کنیم که با خود چه داریم و کدام دیگ سودا پخته ایم با وهم و خیال عشق میبازیم با مید توالد و تناسل رهے که بکعبه وصال عنقریب رسیم کعبه را پشت داده بسمت افعال انتقال ماست میناید بیت الله مقر و ماوائے ما باشد و رمز له مسجد بیت الحرام ساخته ایم آرے فرو آنها پاکتر که بود از ما عاقل تر کر اشتر زند در شورستاں کشت گندم بر انداخته ایم لانواع فیه برخوردار هم شد هیهات هیهات انه ظن فاسد ومتاع کاسد از مخدوم زاده متوقع است که نفس را پاکتر دارد و دل را متوجه بخداے خویش نزد یکتر اللّٰهم کار بجائے رسد که دولت قربت بجلے کشد که فریاد انا من اهوی و من اهوی انا بر آید لاحول ولاقوة الا بالله کجا افتاده ام. بیت

گفت ؎ برمن تو عقل دل کن
مبلغ کن تکنش منزل کن

درچه خیال اید و کدام گماں با خود میبرید هرچه قرار گرفته اید هیچ نکرت وامنگیر نمیگردد آه کر.

۲ مجتبب

لن ازما ؟

؎ در هر دو نسخه این شعر همچنین است. ع ح.

مکتوب شصتم

بجانب شیخ سعدالدین نبیرهٔ شیخ فریدالدین ساکن اجودهن

دعاے محمد حسینی که روے دل و حسین جان را بسمت راه روندگان قبهٔ
مبارک شیخ الاسلام فریدالدین میساید و آرزوے می برد که غیرت دلش
بے غبارے که بچشم جانش افتد صورت انجلا جلوه نماید که عین کحل بصیرت
بصائر مبصرات است روشن دلان دانند دیده وران هر کار شناسند
در کلام چه لحظه در نظر می آید قوله عز من قائل قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
امتیازے و اشتراکے می فرماید محقق است ما به الامتیاز غیر ما به
الاشتراک باشد علی و معاویه را در یک پله منه شیخ فریدالدین را با صوفیا
دیگر یک سالک منبج که او فقیرے گرانست وزنے دیگر دارد و هم سنگ
او نهنگ و پلنگ باشد نه کلنگ لنگ و لیکن ـ بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس
نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

بسیارے باشندگان آنحضرت بدان مانند که دیده بودم از نظاره
نور آفتاب مردمک معتزلی از رویت جمال رب الارباب ـ همچنین گویند ـ

تو گنج رحمتی بیچاره محروم ٭ تو شمع عالمی بیچاره محجوب

فرید وحید باشد فرید تنهائے است که بسیار جانها فداے این
تنها باد که نظیر وقت خود بود و ما من نبی الا و له نظیر فی امتی فرید
از بے نظیران عالم است یعلم الله و کفی به علیما اگر فضل در باب
فضل شیخ فریدالدین تحقیق تنمیق کنم کتابے مجلد مضخم شود ـ اگر

اگر ملی او تعالیٰ بود متحمل بنده با آن هم جزوے از جلدے نبندے از قائمے ؟
ورقے از دفترے سطرے از صفحه حرفے از سطرے نباشد غریقان دریاے
معرفت دانند شناوران بحار وحدت شناسند که لَنَفِدَ الْبَحْرُ کدام در شهوار
را تلویحے می کند کَلِمَتُ رَبِّي همین دوستان خدا اند عیسی کلمة الله بکدام
معنی است همان صورت اینجا متصور است غایت ما فی الباب در
صورتے ظاهر را نظر شده است و فی موضع حکم باطن میکنند ـ مخدوم
زاده سعدالدین اسعد الله فی الدارین معلوم و مقرر دانند که دل پیر آئینه
دل مرید است و دل مرید آئینه دل پیر مرید در دل پیر خود را بیند ـ ن خدارا
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ همین اشارت کرده است و پیر در دل مرید خود را
بیند ـ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ موارے هم ازین اسرار است
براے توجه معنی را وجود صورت ظاهر شرط نیست اندیشه کن چند قرن باشد
که مصطفی علیه السلام به تتق عزت محتجب است و بحجب غیرت مستتر با این
همه بسر چه کارها پیش برد و بار وجود را تا بکدام منزل فرود آوردند آرے
آن آستانهٔ حضرت رسالت است شاید که جز بعض انبیا را نبوده است
رب شیئ یثبت ضمنا و لا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او
ناطق است تو کریمی را کریمے مهمان طلبیده بود هر آئینه طفیلی که برابر باشد
نه آن که او در مآکل و مشارب و در مراتب و مفاتح اشتراک برد متابعان
حضرت خاتم انبیا هم برین قیاس اند اکنون ترا متوجه شیخ باید بود چه گلها
بچینی ازین بوستان و تا چه حد برخوردار گردی که ثمرات آن هر که از چشتیان
چیزے چشیده بهترین عمل بود مخجب خواجگان ما را که بر سایر صوفیه بحکم ارشاد
و تعلیم فضل است ما خود بدانچه الحق والزم داشتے و اصوب بود اشار

نمودیم امامی دانیم تا کدام منجوت باشد که برین سوے اقتدامیکنند و هر کارے لن اقدامی کنند
بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذراند چه فرمایند علما بالله و عرفاے : اصل مقربان
حضرت و هم نشینان مقعد صدق آنکه خود را نشناخت خدا را نیافت بسعی
خویش قدم در هلاکت و تضیع خود نهاد یا نه بعرفان اتفاق و باجتماع اجماع
یک کلمه گردند بیک زبان یک سخن گویند آرے اگر قسیس و رهبان و اگر
هادیان و مقربان بلکه علماے همه ادیان نے نے بلکه صغار و کبار ایشان
به صحت عقل و سلامتی فهم اصح الجواب بمثل نگینه بر انگشتری دل نقش کنند
چه می گوئی همچو من و توے را کسے عاقل نامند و هیچ یکے از ما همه ضایع و
وامانده تر بود لا والله اگر وجدان مطلوب نیست در طلب چه شد اگر در
معرکه مردان جولان گری میسر نیست نعره ده مرده کجا رفت اگر حقیقت
وصال نیست وهم و خیال چه شد اگر نیکو ترشناس در طلب خوشتر از درمان
وجود مقصود خواجهٔ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنی فرید الدین مسعود نور الله مرقده
قدس الله روحه بهر که خاطرش خوش شدے فرمودے خداے ترا درد خود
روزی کند - والسلام

مکتوب شصت و یکم

بجانب بعضے مریدان و معتقدان ساکنان چندیری و چهتره و ایرج

دعاے محمد حسینی مطالعه کنند تسلیماتے که ضمیر قلوب احباب را تحیات
حیات بخشد احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق
آمیز در اسرار حریم گفتار در نیاید اما نموده شد بقدر فهم مخاطب و درک مستر شد

تعالیٰ و تقدس عجب اشکالے محدث توان کرد و یا از آن دم توان زد و سخن نسبت
را چه قسمت گفتار یُحِبُّهُم و یُحِبُّونَهٗ مر دفقیه تاویلے کنند اما اطلاق لفظین از
من تعیّنے دارد که فیض قدوسی و سبوحی از عالم گذران و از طرفے لحظه کنان
چشمے بدین گون نهاده انا حاسب - لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
ترا مردمان را نصیح میباید کرد این چه سخن است محبت بے معرفت صورت
نه بندد و معرفت هر دو طرف قسمت شود یکے معرفت عامه حالی شود - انه
سبحانه له الجمال الکل والبهاء الجمل و گفت اند الاذن تعشق قبل العین
احیانا ازین معرفت صورت هوسے روے نماید تمیل از بس توجه و یاد کردن
نکتهٔ از عالم محبت هم نقد وقت او شود دیگرے باشد کسیکه با اهل محبت
مصاحبتے و مجالستے و صفت ملازمت کند ازین تخم امید هم باشد که
حبت حب بر وید تا بجائے رسد که مرد را لقب حب شود و جیے که بود هم
نظارهٔ آیات از قدرت بالغه و حکمت عالیه رسته است نگرے افتد
آنکه او را این قدرت و این حکمت است تا چه جمال و تا چه جلال و
ناییم تا چه کمال دارد برین قدر هم جنس طرف طلب شود و آن را که ما طالب باشیم
او کسے است هر چه درین جهان بود هر نیک و بدے که بگذرد و هر تخویفے
و هر هیبتے براے آن و با او کنند طلبش زیاده تر و در وش مزید تر باشد حکایت
او برین جمله است بارها در وقت خویش با خود گویم اے سفلی ظلماتی و اے
محدث ربانی ترا با جناب حضرت عزت و با جمال لایزال چه نسبت
مکاری نه که بے ادبی شوخی نه که بے شرمی مکابری استغفر الله ازین باز آید
و صد گونه استغفار کند و گوید این التراب و رب الارباب و این الماء
والطین من حدیث رب العالمین جهد کند بهر تدبیرے که توانیم ازین خطره

بازمانیم مسکین بیچاره دردمند بعهد و سوگند تو بطلب و عشق و محبت گرثانی
حال به نمازے وتلاوتے وباکسبے وکارے متعلق شد ازاں طلب غافل و
خود بین گشته بغتةً سوفجاةً نظر بر دل افتاد چه احساس کند ہم ادراحی طلبد
ہماں را میجوید بر وفق حال او این بیت ورد او شود - بیت

دل راز عشق چند ملامت کنم که ہیچ
این بت پرست کہنه مسلماں نمی شود

فقیه طعنه میزند محدث پند میدهد مفسر لوہم وخیال خویش دیگر سودائے
می پزد واین همه خصماں آں مسکین و بیچاره اند با این همه این شیفته آشفته و
این گرفتار زلف و خال یار بهمه تجا سر و توقع فریاد بر می آرد - رباعی

مجنون عشق را دیگر امروز حالت است ؎
کاسلام دین لیلیٰ دیگر ضلالت است
جز یاد دوست ہرچه بری عمر ضایع است ؎
جز سر عشق ہرچه بجوئی بطالت است
یعنی ؎ علمے که ره بحق نه نماید جہالت است

میگویند اگر با این همه درد دوستی در دوزخ برند لخ لخ وان یزید
عیو یا علی العیوب رقص کناں ہماں سوروم دوزخ را چوں عروس نو کار
خیر کرده بهزار آرزو در بر گیرم - بیت

عشق وشراب ناب وخرابات وکافری
ہرکس که یافت شد همه ز اندوہها بری

واگر به بہشت اور اکشند لَیَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ سابق و حائز او
باشد با این همه بند دوستی از پا گسلد دست آویزے بغیر دوست نمی بود

اگر بے تو بود جنت بر کنگره نه نشینم

حکایت ثوباں و محبت او با رسول الله مشہور است و مذکور ہاں و
ہاں اکنوں تو در چه کاری مگر می خواہی شورستاں را کشت زار سازی بامید
بار و بر ہرگز برخوردار نخواہی شد یا می خواہی با نقش حمام بامید توالد و تناسل
عشق بازی ہرگز بکعبهٔ وصال نرسی یا بر آب رواں معمامی نویسی بسیار معانی
واسرار فہم تو خواہد شد شاہد بازی و پارسائی بہم نیامیزد - بیت

بگیر جامهٔ صوفی بیار جام شراب
که پارسائی و مستی بہم نیامیزد

اے دوست واے برادر واے یار اگر عشق نبودے سبزه نرویدے
واگر عشق نبودے ہیچ حیوانے بچه را نه پروریدے واگر عشق نبودے فلک
نگردیدے واگر عشق نبودے ہیچ وجودے در جہاں خداوند تعالیٰ نیافریدے
حدیث قدسی است فاحببت ان اعرف شنیده باشی واگر تو
با خود گماں بری ہوسے است در دل و تمنائے آں منضم آنکه چه شود -

بیت

علم و عمل و زہد و تمنا و ہوس ؎ این جمله رہست خواجه منزل پیداشت

پیراں نود ساله را ببیں ہر شب ہر روز زحمتے کردند و همه شب بقیام و
روز بصیام گذرانیدند و ازیں که نشانی گفته ام توجه میدانی وقتے در خطرهٔ
ایشاں گذشته باشد لا والله ابواب بر و حسنات مستفیض و شایع است
ہرکه کند نیکمرد و نیکوکار باشد سلوک کار طالبان حق است تا براں طریق سلوک
نکنند نزول در منزل وصول میسر نیاید قوله تعالیٰ عز من قایل قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ محب آرزو بر باشد که ہم محبوب گردم ویسر نیست قبول ہیچ طریق گر کہم محبوب شود

حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم را فرماں رسید بگو هر که آرزوے آں دارد که محبوب
محبوب گردد یا مستعد بدولت وقبول شود اتباع من کن یعنی بداں راهے که من سلوک کرده ام و بمنزل مقصود مرا نزول شد هر که بداں راه سلوک ن وصول
کند همانچه مقر و مستقر من است با من هم زانو و هم قدم گردد تو گوئی یا رسول الله
که برابر شود آرے که با او برابر شود ولیکن هم ازاں مے که او دریاها آشامید
قطرهٔ بکام چکانند دیگر فضل متبوع و ذل تابع و شرف سابق و خست مسبوق
مبرهن و متیقن است اکنوں قد کثر الکلام روا باشد ـ غزل و فذلك

درجهاں شاهدے و ما فارغ ۞ در قدح جرعهٔ و ما هشیار
بعد ازین دست ما و دامن دوست ۞ پس ازین گوش ما و حلقهٔ یار
ره رها کردهٔ از آنی گم ۞ عز ندانستهٔ از آنی خوار
دولت آں را داں که دادندت ۞ پیش از ابنای جنس استظهار
تا ترا دولت است یار نه ۞ درجهاں جز خدای دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ۞ دولت آں و دولت کار آں کار

والسلام ـ حدیث برادرم مولانا برهان الدین محمد ساوی و مولانا کمال الدین
و مولانا کبیر الدین و سید السادات اکرام و احسن و شیخ میراں بده و خوند میر و
میر چنده و مولانا اشرف الدین و سادات کرام مشتمنات بخدمت سید معین الملة ؟
والدین و اصحاب دیاراں و مولانا نظام الدین بهر که گر و ملک معظم و یار
عزیز و ملک قیام الدین و مولانا معظم اسحاق و مولانا منهاج و مولانا عماد
و سید السادات و منبع السعادات سید مسعود نازل کاسمه مسعود و امیر فضیل و
ملک ابراهیم ظهیر و محمد ظهیر و اصحاب و عزیزاں از مجرات و هر که با ما نسبت
و پیوندے دارند و مولانا قوام الدین خواجگی و برادر او و عم مستجابه بکل الحال

بما یلیق به مطالعه فرمایند و مولانا سلیمان کوتوال ایرج دعا خوانند شب و روز
را بوقت خوش و بور و خوش و منور دارد و اگر خیر الدنیا والآخرة باشد
شرط کار عقل نیست زینهار نخواهم که خود را شیخ و مجاز و اصل کنی و من ترا کارے
فرموده ام چنانکه بحضور تو شخصے التماس پیوند خواهد کرد همول را وکیل کردم تا از
جهة من تلقین کند خود بیشتر ازین قدرے قدمے ندانند شنیده ام با مرداں می
نشینی و حکایت و کلمات می گوئی خود را ضایع مکن عمر عزیز ایستاده کردن ره
نمونی هست زینهار تا ازاں غافل نباشی ـ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی
باشد که نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

الله الله ـ رباعی

نامرد مباد هیچ فردے ۞ بے درد مباد هیچ مردے
بے درد مباد هیچ وقتے ۞ بے وقت مباد هیچ دردے

مولانا اسحاق تجدید دعا خواند بسیار تشویش طرف ماست از جهت تو
که ترا بے تربیت رها کرده ام ترا جز مجرد پیوندے نشده است اکنوں در پرده ام
ملک تاج الدین نیز خواهد گفت اگر بر ما برسی انچه توانم در باب تو تقصیر نخواهد رفت
والا فالامر بیدك والسلام

مکتوب شصت ودوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات ما یستحق به الاصحاب بمبالغه بلیغ تبلیغ یافت علی العموم معلوم و
مفهوم هر یکے باد که مبناے سلوک بر دو مقدمه است تخلیه و تجلیه تخلیه اعراض

دل باشد عما سوی اللہ و تزکیہ پاکی نفس باشد بما رضی بہ اللہ سخن چیزے موجز
بر طریقہ اشارت دل نمود آں موجزے چہ می نویسم عاقلاں خواہند دانست
بر ستفہماں و عوام مردم تعبیرے و تفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تحلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ و دیگر نفس را با نواع عبادت مشغول دارد و سر این
ہر دو طلب و ارشاد پیر است ہر کرا اینکہ گفتیم جمع آمد نایز بسعادات دارین شد
وظا فر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواصلات
رسید از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت رفت ہم بداں
رہنمونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در تن نی بہر چہ داری آتش ❊ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
عیار انہ از خاز باشد مفرش ❊ عیار نہ پاے درین راہ مکش

ہر کرا پسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بجہ رسیدی
ہمہ بیک زبان گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم
و شبہا بیاد او بہ بیداری گذرانیدم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر
بردیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آمد بہ برکت اقتداے پیر و پس
روی او و مرادات ما را جذبۂ وجود ما نہاد ند کلی این بود کہ نوشتیم جزئیات را
برین تطبیق بدہ ہر جا کہ ہواے است پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے است
از پیش نظر خود بدر کن نظارہ شو کہ ازین مرکاسب چہ مواہب ترا دست
دہد۔ بیت

نصیحت کر و بکتوساں اگر آزادۂ بستاں
اگر گوئی کہ نستانم غلام تست بکتوساں

خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین

بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یا د نیامد با جمعہم از ما سلام و
دعا خوانند و برین چند سطرے کہ نبشتم نظرے شافی کنند واللہ الموفق
للہدایت والرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم و جدید متوجہ باشند تا بعد ظاہری
زیاں کار ایشاں نباشد۔ والسلام

مکتوب شصت و سیوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزند دینی حاکم شرع دعاے محمد حسینی مطالعہ کند نبشتۂ او رسید مضمون
معلوم شد والحمد للہ علی کل حال الا احوال معلوم باد ہیچ کارے و کسبے مانع
طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیز یکے پاکی نفس
دوم توجہ تام یعنے دلے دریاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایۂ نعمت
ہمہ سعادتہا در دامن تو بربستند ہموارہ دریاد خدا باشد دل را دریاد خدا دارد
ہماں سو توجہ دل باشد و نفس را پاک دارد سرمایۂ تصوف چناں تصوف
ہمبرین است اما کارہاے دنیاوی انتم اعلم باموردنیاکم باید کہ در جملہ
کارہا پیروی پیر را بدو دارند و استمداد از پیر طلبند در ہیچ کارے
درماندگی نباشد و آنکہ از جہت کفش و جامۂ تلقین ذکر التماس کردہ بود تلقین
ذکر بحضور تعلق دارد انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد براے آمدن
بیائید اگر نصیب باشد می شود و تلقین کردہ آید و کفش ہم در تلقین ذکر دادہ
می شود و کذلک جامہ ملبوس انشاء اللہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ
براے آں عزیز ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ ہم بپوشد دوگانہ نماز
گذارد و از خدا حاجت خواہد دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ بود

برائے ہر یکے رومال ارسال شد قاضی برہان الدین بنیابت من این
عورات را بیعت کنند بدین طریق کوزۂ پر آب درمیان نہد یک طرف
کوزہ آن عورات با تمام اندام خود پوشیدہ سر انگشت کشادہ دارد در یکطرف
کوزہ نہد و در یکطرف کوزہ سر انگشت شہادت بنہ و بنیابت من زبان تو
نائب زبان من بنیابت من بگو عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این
ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رسول اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری بر جادۂ شرع باشی ہمچنین قبول کردی
آن عورت گوید قبول کردم تو دستارچہ پیش ایشان تکبیر بگو در سر او بنہ و بگو برو
و دوگانہ نماز بگذارد و بعدہ چیزے خوردہ پیش تو بیارد و آنکہ آن را بہر درویشے
دہد بمن رسیدہ باشد و بگوید کہ پنج وقت نماز ناغہ نکنید. مگر بعد شرع و بعد از
نماز شام شش رکعت نماز بگذارد و بسہ سلام بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص
سہ بار بعد سلام سر بسجدہ نہد و بخواند کلمہ تمجید سہ بار یا پنج بار و یک دوگانہ
دیگر برائے حفظ ایمان بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و معوذتین
یکبار بعد سلام سر بسجدہ نہد سہ بار یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گوید و بعد
نماز خفتن یک دوگانہ گذارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص دو بار
و بعد سلام یَا وَهَّابُ ہفتاد بار بخواند و ہر ماہے سہ روز روزہ دارد سیزدہم
چہاردہم پانزدہم ایام بیض این قدر ناغہ نکند و در رضائے شوہر باشد و جہان
خالی از شادی و غم نیست در غمی باید چنانچہ رسم عورات است نوحہ کردن
گلہ کندیدن بدن جہیدن بعد از این این چنین نباشد ہر گاہ این چنین کند از دائرہ پیوند بیرون
آمدہ باشد. کاتب حروف خادم درویشان سراج شہر یار محمد متنبی سلام ؟
دعا تعریف کردہ بود انشاء اللہ یکبار چیزے جائۂ ملبوس حضرت مخدوم جہانیان

جہد کردہ فرستادہ آید وقتے کہ نفرے دیگر مخصوص بیاید باروش اما تلقین
بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء اللہ دست دہد والسلام.

مکتوب شصت و چہارم

بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان دعائے محمد حسینی مطالعہ کند و محقق داند آنچہ
بر آن عزیز نبشتن مطلوب بود آن جملہ در فرمایش مولانا اسحق مکتوب شدہ است
دوم بار نبشتن حاجت نباشد و آن چہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکو است
امیدوار بشارتے است اما دل بر آن بستن باز ماندن از مقصود باشد
مطلوب ما عزتے دارد کہ بہ ہرزہ در کتابت نتوان آورد تا بندہ
با خدائے یکے نگردد چنانچہ جز خدائے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتواند گفت
چیزے و بجائے رسید و این کارے بس عزیز و اعز الاشیا است ترا امیدواری
شدہ است. والسلام.

مکتوب شصت و پنجم

بجانب امیر چندہ

فرزندم امیر چندہ دعائے محمد حسینی مطالعہ کند. چہ است کہ مرد چیدہ
کارہائے گزیدہ نکند. این چنین زود نباشد امید دارم کہ تو آن کنی کہ چشم و
دل دوستان شاد گردد کارے کہ خوند میر کند تو چرا ہمان نکنی با تو نیز استعداد
آن مرکب است. والدہ خوند میر ہم خواند بیشتر احوال در عبادت و طاعت
گذارند عورتے کہ کار مردان کند او مردے است بصورت عورت

واگر مردے کار عورتاں می کند یعنے ہوا پرست باشد او در عورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔ حدیث۔ خواجہ امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند ازاں برادر عزیز متوقع کہ ہماں در عبادت گذراند بقاے وعشایر زندگانی کہ باید ہماں کند ما را و شما را ازین جہاں جز عمل نیک بر دل چیزے دیگر صورت ندارد۔ والسلام

مکتوب شصت و ششم

حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سید محمد حسینی گیسو دراز نور اللہ مرقدہ بجانب مسعود بک رح

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام بخشت از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے و اطلاع بر حقایق است باقصی الغایات کہ ورای آن ولایت درجتے و مکانتے نباشد یافتند۔ پس آن ہر کرا از میاں این اولیا حق تعالیٰ بعنایت بغایت براے نبوت و دعوت خلق را برگزید۔ وہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہاے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس ہیچ نبی نباشد کہ اول بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یابد و بعضے صوفیاں متالہہ کہ ایشاں اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر انبیاے سابق فضل نہند بدو وہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریست بر خلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم نمی شود کہ تفضیل ولی بر نبی کردہ اند کہ این رکنے است بنا ے نبوت بر آں رکن است

چناں کہ گفتیم آں اصل کاریست۔ در میاں این مردماں این وہم رفت کہ مگر تفضیل ولی بر نبی می کنند و دوم وہم میان متعلماں علی العموم است۔ ہر کہ بود و نہ نام خواندہ باشد رب شئی یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بسا چیزے بود کہ بضمن ثابت شود باصالت ثابت نشود چنانکہ گویند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر آل صلی اللہ گفتن نتواں اما بضمن روا باشد اگر این معنی فہم کردی اکنوں بداں کہ صوفیاں متالہہ میگویند بعضے از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یابند کہ شاید انبیاے من قبل را نبودہ باشد چنانکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گوید اللہم اجعلنی من امۃ محمد وبداں کہ دراں شب کہ عزیز بر من آمد و از ولایت و نبوت سخن گفتہ ام و میگویم و ہر کہ این سخن خواہد پرسید ہمیں خواہم گفت این را دستگیر ہر کرا خواہی بکنا اگر مردماں گویند کہ ولایت بر نبوت فضل مید ہد بگویم سخن این است ہذا مذہبی ومعتقدی وعلیہ الحی وحدی والسلام

مکتوب مسعود بک رح

جواب نامہ رقعہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ

الحمد للہ الذی رفع درجۃ النبوۃ علی الولایۃ باقصی الغایات والصلوٰۃ علی نبیہ محمد افضل الانبیاء بالختم والنہایات وعلی آلہ من الاولیاء الذین لحقہم بتشرف المتابعۃ والہدایات اما رقعہ آں عزیز رسید مضمون مفہوم کشف فرمودند کہ ولایت عبارت است از قرب حق و معرفت خداے۔ واطلاع بر حقایق باقصی الغایات انبیا دارند درین شکے نیست پس گفتہ اند

بعد آں حق تعالی ایشاں را دولت نبوت روزی گردانند وهم ازین جا
مشایخ گفته اند نهایت درجه ولایت بدایت درجه نبوت است
این معنی دلالت می‌کند آں مراتب که در نهایت ولایت حاصل است
بدایت در نبوت باشد اما نهایت نبوت در ادراک یکے از اولیا نیاید
که آن را غایتے نیست چناں که در تعرف از خواجه بایزید مرویست اول
احوال الانبیاء آخر نهایات الاولیاء ولیس لنهایات الانبیاء علیهم السلام
غایت مدرک پس نبوت مجرد تبلیغ شرائع نباشد که نبوت معرفت واستعلا
است یعنی پایه قدر آں مقام ولایتے که داشت رفیع شد در مرتبهٔ رسید که هیچ
یکے را از انبیا با ولیا دراں گذر نبود وآں انباء حق است ونفس نبی تنبائید
وحی این بیان غایت قربت واطلاع بر حقایق است که نبی منبئ ومستنباه
عن الله تعالی است واین اثبات بر حقایق بود که اصل نبوت است وثم
منبئ للخلق واین اثبات ودعوت وتبلیغ شرائع باشد که فرع آنست پس حقیقت
ومعرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد وهر شخصے را که آں مرتبه
باصالت داد نبیس اگر آں مرتبه را که عبارت از قربت است چه تائید
ندارد ودرو بعد را گنج بود زیرا که قربتے که تائید نبوت ندارد ودرو بعد را گنج
بود همچناں معرفت واطلاع بر حقایق بے تائید نبوت تحقق نگردد وآنکه انبیا
علیهم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت وآنکه ایشاں را پیش ازاں که
مبعوث نبوت شوند از گناه معصوم میدارند اثبات آں معنی نیز بعد ثبوت
نبوت است پس آں عصمت را اثر نبوت باشد که اصل نبوت نوریست
از عالم الهی بر ارواح تافته وایشاں را منور گردانید وعصمت ایشاں هم بداں
نوراست که اول ما خلق الله نوری وکنایت ازاں مقام است

حجة الاسلام این جز را بیان نور نبوت داشته است وایں قول در کنوز الجواهر است
چوں قالب معنوی می‌گردد وعقل کامل میشود آں نور بر ایشاں تجلی میکند وایشاں
آں را بتائید وحی در می‌یابند وروا باشد که پیش از نزول وحی وبلاغت دریابند
چنانکه در باب حضرت یحیی علیه السلام گفت یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَآتَیْنٰهُ
الْحُکْمَ صَبِیًّا ومراد ازاں حکم نبوت است ودر باب عیسی علیه السلام نیز فرموده
در ولایت او طعن کردند صدیقه رضی الله عنها اشارت بحضرت عیسی کرد ایشاں گفتند
کودک چگونه در گهواره سخن گوید عیسی علیه السلام گفت اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ
الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا ازاں جا معلوم شود که نبوت انبیا
به وحی است همه وقت دارند اما دعوت ایشاں موقوف است باذن الله تعالی
هر وقت که او باشد کنند چنانکه در باب مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم وداعیا
باذن الله مصطفی گفت کنت نبیا وآدم بین الماء والطین این جز است
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد که اصل
نبوت معامله ایست با حق در غایت قربت ودعوت وتبلیغ شرائع فرع
چوں آں است این معنی ثابت شد همه حال نبوت از ولایت چه در نفس نبی وچه در نفس
غیر نبی افضل باشد هم بر قول آں عزیز وانبیاے پیشیں آنانکه مبعوث نبوت
شده اند باتفاق مشایخ وعلما ولی بوده اند پیش که از درجه ولایت بمرتبه رسیده اند
وآں از دو حال بیروں نیست یا بر سبیل ترقی یا بر سبیل انحطاط ودر حق انبیا انحطاط
جایز نیست ماند ترقی وآں خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت هم در
نفس ایشاں اگر ولایت را بر نبوت فضل دهند انحطاط به انبیا لاحق شود و
آں کفر است نعوذ بالله منها واین معنی بود کسے که شناسائے حرف شده باشد
فهم تواند کرد دلیل دیگر آنکه انبیا پیش ازاں که مبعوث نبوت شدند بعصمت

ایشان از ذنب صغیره و بنیز و یک بعض از کبیره هم هست روا باشد از ایشان
بزاید و بعد وصول بدرجه نبوت از صغیره و کبیره معصوم اند عصمت ایشان بیان قربت
است که با وجود اتیان ذنب کمال تحمل قربت باشد پس این معنی ولایت
میکند بر قربتے که او را در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبوده باشد
و این فضل نبوت باشد بر ولایت هم در نفس او و حق تعالی در اصل خلقت بعض
بر بعضے فضل نهاده است و هر یکے درجه عالی ترنیست قوله تعالی لقد منّ الله علی المؤمنین
إذ بعث رسولا من انفسهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم یعلمهم الکتاب
والحکمة و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا آیاته الله
نبوت ایشان و مشهود انبیا بواسطه حق تزکیه نفس ایشان از حق و تعلیم
باولیا از ایشان و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرایع است و از
حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است که نهایات مقامات است
چون ثابت کردیم مقامے که مفضول دارد در فضائل هست اما مفضول بمقام
فاضل نرسد در انبیا و صفت آمد ولایت و نبوت که او بدان تخصیص
یافته است روا باشد که همه انبیا را ولی توان گفت چنانکه همه انسان را
حیوان توان گفت اما هیچ یکے از حیوانان را انسان نتوان گفت پس کسے
ولایت در نفس نبی از نبوت افضل گوید چنان باشد که حیوانیت در نفس
انسان از انسانیت افضل گفته باشد و این اقرار بود بحیوانیت و اعرض
عن الجاهلین و آن که آن عزیز گفت صوفیان متالهه که ایشان بعض اولیای
امت محمد را صلی الله علیه وآله وسلم را افضل نهند بر انبیا بدو وهم یکے آنکه اصل
ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریست بر
خلق خدای بنده را میفرستد این قول هیں مقدمه آن عزیز است که

بالا ذکر رفت پس گفت ازینجا معلوم نشود که تفضیل ولی بر نبی کرده اند عجب
ازین سخن و گرچه معلوم شود یعنے بتاویل که کرده اند درست چنانکه بران سخن دلیل
امامت کردند آن رکنے است که بناے نبوت بر آن رکنے است معنی
ولایت چنان که گفتیم که آن اصل کار است پس ازین معنی اثبات دلیل آن
متالهه بود و تفضیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود که اعتقاد آن عزیز آن
قول است و این بجهه ثابت شود که ولایت اصل کاریست پس نبوت
رکنے است زاده بود چنانکه اقرار نیست تصدیق که آن بضرورت می خیزد
و این خود هیچ نسبتے نگوید که نبوت از هر دو سبب معلوم نوم و بعد موت و در آخرت
او نبی باشد که آنجا تبلیغ شرایع موجود نیست و این خلاف مذهب سنت و
جماعت است بلکه او در نوم و یقظه و موت و حیات و بدنیا و آخرت نبی است
و آن که آن عزیز گفت که درمیان مردمان این وهم رفته که تفضیل میکنند
ازین بیان که از جهت متالهه گفته اند هر که بشنود او را یقین گردد که بدان وهم
تفضیل ولایت بر نبوت می کنند و آن عزیز بتاویل ثابت میدارد راست
کراین اعتقاد سواے وهم بیش نیست که ایشان را در غلط افگند چه ازین سخن معلوم
شود که ایشان نبوت را کارے زاده میدارند موجب بعد که حق تعالی بخلق
مشغول می کند بل خیانتے که می گویند ولی را که آن بعد نیست افضل باشد از آنکه
آن بعد وارد یعنی نبی الا از جهت ولایت هر دو را استساوی گفته اند پس وهم
تفضیل جز این نبود و این به اتفاق مشایخ و علما کفر است بل دعوت انبیا
نسبت قربت است و اینجا نگفته است که تکلم بحق در مقام قربت اعلی تر
از آن است که تکلم با حق کما حکی النبی صلی الله علیه وسلم عن الله
تعالی ما زال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببته فاذا احببته

کنت له سمعاً و بصراً و یداً و لساناً فبی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و
بی ینطق و این بیان دعوت بود در عین قربت پس با حق گفتن لی مع الله وقت
چه اینجا شور اثنینیت باقی است و آن جا در باقی آن جا مقبول قول حق است
و او بصفت حق قایم و این جا مقبول قول اوست و او بصفت خود قایم پس
بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود که بیان قربت بدان گردد و این دعوات الی الله
بالله که خاصه انبیا است اولیا را بمتابعت ایشان این جا قوی هست چنان که
حق تعالی از مقام دعوت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم خبر میدهد وَمَا یَنطِقُ
عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ و جاے دیگر گفت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ
رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ تا بداند که قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این
اعلی مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ
نفی قربت از ایشان بر انبیا لاحق شود و این باجماع کفر است چنان که آن وهمیه
بروش معکوس قرب را عین بعد میدانند و ایشان در دعوی خود نیز کاذب اند چه زیرا که
روش وهم بود قربت و اطلاع بر حقایق او نیز وهمی و تصوری باشد و وهم خود هیچ
چیزے اثبات نکند و این از ان قبیل باشد وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا
يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا. عزیزے گوید. بیت

خواجه پندارد که دارم حاصلے ❊ حاصل خواجه بجز پندار نیست

پس آن عزیز که ایشان را صوفیه تنها گفت و اگر وهمیه گفته بودے بهتر که
اهل التمیز صفات نبوی پس تفضل خود از دیگرے چون کند تمیز فاضل و مفضول از
عالم عقل بود و آنکس که دلیل بتوهم و رسم اقامت کردند رب شیٔ یثبت
ضمناً ولا یثبت قصداً و آن را نیز نظیرے آورده اند صلی الله مر آل مصطفی
را قصداً نگویند اما ضمناً صلی الله علی محمد و علی آله توان گفت از ین تقاضا کنند

اولیاے محمد صلی الله علیه و آله وسلم را انبیاے من قبل قصداً افضل ندهند اما ضمناً
توان گفت یعنی نتوان گفت که اولیاے امت محمد صلی الله علیه و آله وسلم
افضل اند از انبیا و این توان گفت که محمد و اولیاے امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذهب سنت و جماعت است بل مخالف نص و
خبر و اجماع کما قال الله تعالی فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس وَكُلًّا
فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ و هر که هست از اولیا در عالمین داخل بود و رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم نیز در اثبات این معنی گوید والله ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین و المرسلین افضل من ابی بکر و در خبر دیگر
هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین و الآخرین الا النبیین بعد النبیین
والمرسلین و نقل این هر دو چیز از تعرف است پس هیچ ولی به تفضیل و درجه
ابی بکر رض و بعد ابی بکر رض بدرجه عمر رض نرسید از انبیا چون فاضل تواند بود که
انبیا بحکم نص و خبر نیز از ابی بکر رض افضل اند و تمامی تفضیل و بدین قول کل مشائخ
صوفیه و علما را اجماع است و این نیز در تعرف مذکور است و اجمعوا علی
ان الانبیاء علیهم السلام افضل و لیس یوازی الانبیاء لا صدیق
ولا ولی ولا غیرهم و ان جل قدره و عظم خطره پس هر که از ان جمع نبود
باجماع از اولیا نباشد اگر ولی هم گویند از وهم بود که وهم تختگاه شیطانست
قوله تعالی أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
الوهم و ادخلنی بنور الفهم پس آنکه بوهم اولیاے امت محمد را از جهت
متابعت او درجه تصور کند که در انبیاے من قبل نباشد درست بود در مرتبه
که متابعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیهم السلام محمد را که
متبوع است اولیا را که تابع اند هیچ وجه تفضیل نباشد اما از جهت شرف

متابعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او افضل بود بر امم انبیاے دیگر چناں کہ در کلام مجید
است کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاس ونظیر این باشد کہ آئینہ مقتبس از
نور ہلالیست و ادوار دیگر قمر است اما ہیچ نوع آئینہ افضل از قمر نباشد
اگر بدر تجلی نور قمریت از ہلال و از کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز انص شاہد
است تِلکَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَہُم عَلٰی بَعضٍ اما از روے آن کہ ہمہ انبیا
از یک نور اند کہ آن نبوت است فرق از میان ایشان نفی کرد و لَا نُفَرِّقُ بَینَ اَحَدٍ
مِن رُسُلِہٖ چنانکہ بدر و ہلال و ہمہ ادوار دیگر قمر یک نور اند ہیچ نظیر در اثبات
فضل انبیا بیکدیگر کرد نفی فرق بینہم و افضل امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم از
امم ماضیہ بہتر ازین نباشد و آن کہ براے ثبوت دلیل ایشان قول مہتر موسی
علیہ السلام نظیر آرند کہ گفت اللھم اجعلنی من امۃ محمد ازین فضل اولیاے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر و ثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود از و
چنانکہ رسول صلعم در حق او گفت لا تفضلونی علی اخی موسی و جاے دیگر
در حق یونس گفت لا تفضلونی علی یونس ازین معنی کہ محمد فاضل از موسی و یونس
نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند اللہ کہ بدان مقام
ہیچ یکے از اولیا نرسد اما مقامے کہ پیش از نبوت داشت روا بود کہ ولی
را بحکم متابعت دران گذر بود و آن حفظ ولایت است چنانکہ ایشان را نیز
پیش ازان کہ مبعوث شوند باتفاق از کفر عصمت است و این اول
مقامے است از مقامات نبوت کہ آن را ولایت خاص گویند اگرچہ
حفظ ولایت اولیا باشہادت او موقوف است اما عصمت انبیا از حق
است بیواسطہ پس نہایت ولایت ایشان اول پایۂ نبوت باشد۔
ہم ازان مشایخ گفتہ اند کہ یکقدم صدیق بہتر است از کل مقامات اولیا

چنانکہ در ہمعنی قول بایزید است کہ در صدر صحیفہ ذکر رفتہ است یعنے
مقامے کہ اول احوال انبیا بود آخر نہایت اولیا باشد این طائفہ در امعراج
نیز ہم گویند کہ دران ذکر کردہ است سیر من از کل مقامات کہ متعارف میان
اولیاست در گذشت چون در نہایت نظر کردم سر خود زیر پاے یکے از انبیا
دیدم علیہم السلام و کسے از تبع تابعین آن دم نزدہ است کہ مقول بدین
صورت است پس صوفیہ متالہہ از و برتر بود کہ گوید اولیاے امت
محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن مقام بمتابعت شود کہ انبیاے من قبل را نبودہ
باشد ازین جا معلوم شود کہ سخن بد مذہبان بر اولیا می بندند شیخ محمد کالاباذی
در شرح تعرف ذکر کردہ است یعنے ملاحدہ کہ نتوانستند الحال خویش پیدا
کردن خود را برین طایفہ بستند باز درین چیزہا کہ ایشان را بدین خواستند
نمودن یکے از سخنان ایشان اینست کہ مقام ولایت افضل است از
مقام نبوت پس بحکم اجماع این قول ملاحدہ است درین تاویل گفتن و آنرا
قبول کردن بد مذہبی باشد و این ہمہ متعلمان را روشن است مسئلہ کہ از کسے
استفسار کنند یا لا ادری گوید یا یجوز و لا یجوز و لا ادری درین رقعہ کہ فضل ولایت
بر نبوت میگویند مذکور نماند یجوز اما مع التاویل و آن خود باطل است اے
عزیز دلیل کتاب از حق الیقین است و دلیل آن وہمہ تصوری و وہمی کہ تمامت
وہمی در تصوری کشد و آن خلاف یقین است باطل بود کہ یقین منزل وہم
است نہ منزل یقین ہر کہ او را یکے از لو دو نہ نام باری تعالی بتحقیق شود این
چنین وہم در حق انبیا نبرد و این کہ گفتہ نہ مذہبی و معتقدی و علیہا ابی وجدی
اگر این اشارت عاید بسوے آن وہم است نعوذ باللہ من اعتقاد السوء
بحث و مدعا کلمات فصوص الحکم بود کہ مبناے عقاید او بر قواعد حکما است

که از اصل نبوت منکر اند و آنکه فضل ولایت بر نبوت می نهند تلبیس ایشاں
است و در هیچ کتاب از کتب مشائخ سلف نیست بل این قول را بالحاد
ذکر کرده اند و بعضے نصوص دین افتاده بر دے بازار بل در هر میخانه پیش هر فاحشه
و امردے سجده میکنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کرده اند که در معاصی
تعذیب نخواهد بود و کفره و موبده در جهنم نباشد بل کفر و ایماں یکے است
پس عذاب جهنم کرا بود و خلد نعیم کرا اگر همه اشخاص خدا است این را عشق و
دلوله نام کرده اند مسئول این درویش اهم این بود آں را ذکر نه کرده اند۔
همیں و هم صوفیه متالهه بیان فرموده اند بارے در هیچ کتابے از کتب مشائخ
و خلف صوفیه متالهه کسے ذکر نکرده است مگر امرداں را صوفیه این وقت
خواهد که خود را از آه بے سوز و نعرهٔ بے درد و گریهٔ بے اشک بستم می نمایند و
بعض عوام را از دست می برند که ناله از باب نه عقل است و استعمال آں
برائے تکلف است و اهل تصوف بریئ عن التکلیف کما قال النبی صلی الله تعالی
انا و الاتقیاء امتی بریئ عن التکلف اے برادر آں که ابجد شرح خوانده
بود در موضع و هم ذکر اب و جد نکند که در و هم غلبه خطا است و احتمال صواب
اگر صواب است خود اعتقاد آں عزیز پسندیده بود اگر خطا است چناں که
ثابت کرویم خود این ظن سو بکه باز گردد و مردم بفهم صواب از وهم خطا
باز آید اما اموات گردند باز گشت ایشاں لایمکن پس همه حال دریں معنی ذکر
اب و جد لغو بود این قول بجائے کشد که بعضے روافض علی کرم الله وجهه را
بو هم از رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم افضل نهند که مظهر ولایت بود
و این مطلع نبوت و ولایت مردود و آں افضل است از نبوت چناں که ناصر
خسرو گوید مصرع

در قبلهٔ محمدؐ مقصود علی بود

و بعضے از ایشاں هم بدیں و هم علی را از ابی بکر افضل گویند که ولایت
خاص از نبی بد و رسیده است و بعضے گویند ایشاں از غایت ریاضت
بخدا اتحاد می یابند آں قربت را ولایت گیرند نبوت کاریست زاید
پس ولی حقیقت بصفت حق قایم بود و نبی بصفت خود و بعضے از ایشاں
بدین و هم علی را خدا گویند و موت از و نفی کنند یعنی الولی اسم الله است
و در مذهب سنت و جماعت اوهام باطل است و ایشاں همه از دین
بیدین بے حاصل که هرگز حادث بصفت قدیم موصوف نگردد چنانکه قدیم
بصفت حادث و میان وجود واجب و ممکن اتحاد ممتنع است و لبطلان
ایشاں در حق اثبات کردیم و آں را نص و خبر و دلیل آورده است۔ والله
اعلم بالصواب و السلام۔

دوازدہ مکتوب مخدوم زادگان قدس اللہ ارواحہم

مکتوب اوّل

(مخدوم زادۂ بزرگ)

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

بیت

اے پیک نامہ بر کہ تو حرفے بری بدوست
اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب مخلص مولانا علاء الدین کالپوی ضوعف قدرہ و زید بقاءہ و دولتہ و دام عزہ و تمکینہ سلام وافر و دعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذٰلک

بیت

آنہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت
الا حدیث دوست کہ تکرار میکنم

گر بپرسی از محمد چونی چگونہ ❊ ہیچون چگوں چہ گوید چونم چگونہ ام

بسیار میبند یشیدم کہ چیزے بنویسم اما چیزے دست یاد نیامد باقی مکتوب از صحیفۂ دل خود خوانند قرار ہر جا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینم اما چند روزے نمی دانم شب کجا خواہم ماند چہ نویسم . والسلام

مکتوب دوم

از اں مخدوم زادۂ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملۃ والدین سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند الحمد للہ علی ذٰلک مقصود کلی مطلوب اصلی لطف و مرحمت پیر است خمیر مایۂ سعادت ہمیں است فقط و آں بکمال و تمام حق تعالیٰ بغیر طلب و سبب براے آں برادر مہیا کردہ ۔ حکایتے میگویم ازاں مقصود مکتوب معلوم شود ۔ راے قنوج آب حوض کنبھیل کہ موازنۂ دو بست کردہ باشد میسوز دے ۔ عاشقے بود درکنبھیل معشوقہ در قنوج ۔ برابر شتر از آنکش کہ روز درراہ می برد و آں عاشق پیغام میگفت ؎

قصۂ عشق را نہایت نیست

دنبال گرفتہ می آمد تا بحصار قنوج رسید درون شد تقدیر اللہ زیست مقصود قرب و بعد شست ہمیں اعتبار کردہ اند ۔ ملک اسمٰعیل یحییٰ این جا رسیدہ کیفیت آمدن آں برادر و نیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالیٰ عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ و کرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت ارسال افتاد بشرا یطے کہ معلوم شدہ است بپوشند ۔

والسلام

مکتوب سوم

ازان مخدوم زادهٔ بزرگ هم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب محقق مولانا امامنا علاء الدین لازال کاسمه علاءً فی الدارین
دعاے متکاثر وثناے متوافر محمد محمد حسینی مطالعه کند احوال بخیر است اعزه
بصحت اند والحمد لله علی ذالک غرض صحیفه درین معنی آنکه مولانا بدر الدین
آرندهٔ صحیفه بست و پنج سال باشد که شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارد
بیشترے اوقات ملازم درگاه می باشد چنانکه بارها هم شما در خانقاه دیده باشید
درین وقتها که شور شده مولانا مذکور درجهان پناه ماند شیخ زاده فخر الدین نبسهٔ
سید جلال بخاری که در ظلم و بیداوی نامور شده واز جملهٔ ظلمه قدم پیشتر کرده
وهمه را علیه الرحمه گویانیده چنین شهرت شد که شیطان چند یکے او باش
مسکین مولانا را بناحق گرفته چندان لت و شدت کردند پوست اندام او
برآمد مسلمانے درمیان درآمد دویست تنکه داد مولانا را با زن و بچه بر ما
آورد آں شخص دویست تنکه میطلبد و حالت شهر و ملوک این مقام هم شمارا
معلوم است اگر چه چنینست تدبیر مبلغ مذکور نشد مخصوص هم بجهت آں حال
که آں مسکین از جهت مولانا داده آں مرد را زن و بچه گروگان گرفته
بجانب شما فرستاده شد بدانچه توانند در کار آں مولانا سعی جمیل نمایند
از توزیع واز تقسیم و از خزانه چنانکه دست دهد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال
و بر ملک نائب کوتوال و بر ملک نصیر سالار و فرید خاں بدروازه کافرد
مسلم از هر که بدانند که غرض حاصل خواهد شد کیفیت این مسکین باز نمایند

که زن و فرزند این مسکین در بند افتاده اند رها کنانند اگر مزید می توانید هر چه درباب
آں مسکین از عنایت و رعایت رود خاصه منت آں بر ما باشد خداوند تعالی
جزاے وافر فی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مراد تو رساند بر مولانا
علاء الدین ما را اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست دراں کوشند
که وجه بیباقی شود تا ما شرمنده نشویم و آں مرد بے غرض باز نگردد که جز مردن
دیگر حیله نباشد و بعد از بذل مجهود هر چه باشد مطلوب همانست والسلام

مکتوب چهارم

هم ازاں مخدوم زادهٔ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب محقق مولانا علاء الدین لازال
کاسمه علاءً عالیا مستعلیا علی العالمین دعاے وافر وثناے متکاثر محمد محمد حسینی
مطالعه کند احوال بخیر است اعزه بصحت اند می باید دانست که ایام رضاع
است و ایام فطام جدائی ارام در وقتے مهلک بود و در وقتے زیاں کار
نباشد اگر چه از کمال بازدارد این معنی بمشاهده معلوم است چنانکه باشند
وفیه اشارة وقیل نظر الشیخ تفاح یتربی به المرید الرضیع واذا اقوی تربیل
یتربی به المرید العظیم قال الله تعالی ان الی ربک المنتهی ولا نهایة
للرب العلی الاعلی فلا نهایة للسیر والسری فکل سالک
واصل وکل واصل طالب مرید شمس امس طلعت الیوم
علی الشخص فهو فی غلط من الحس انه الظل امر العکس فیتوهم اجود
الغد لبعد الغد فی النفس کلا بل هو الله الواحد القهار وما

سواه مس فی رمس و طمس فی طمس المقصود انه بغیر الصحبة و ذوامنا
لا یحصل مقصود و لا هوس شنیده شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزاے
آں مزید دارین متوقع است او را این سرور واند دارند فرزندان او نیک
متعلق اند والسلام۔

مکتوب پنجم

ازاں مخدوم زاده بزرگ

هم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق مولانا معظم علاء الملة والدین سلام و دعاے
محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله
علی ذلک مدت سال نزدیک که ازاں برادر عزیز جدا شدیم هیچ از حال
معلوم نیست سبب آں خاطر نیک متعلق می باشد و ما التی والینا از قصبه سادهوره
در برودہ رسیدیم مقطع برودہ ملک آدم سلیمان و خیلخانه او همه و خلق قصبه
جمله کمر بندگی محکم بستند و ما درمانده بودیم و کوفته راه بودیم سبب آں همانجا
قرار گرفتیم مدت چهار ماه است درین قصبه هستیم اما امروز باز حوادث از
جوانب عالم سر باز زده سبب آں نیک متعلق بوده می آید چوں روزے
چند بگذرد جانب پٹن و گجرات رفته شود و ما هر جا که هستیم و خواهیم بود مارا
از هیچ جنس یکے نیست اما عجب این است که آں عزیز هیچ عرضداشت
نه نبشته می باید که اوقات را معمورے دارید و ملکه با ما باشید و مارا از خود دور
ندانند فرصت نه بود که بیشتر چیزے نبشته شود و وقت اجازت بکر و حق املا نفر بود
مارا معذور بیاید داشت ملک رکن الدین و ملک شرف الدین و سادات

جمله یاران کل از ما سلام و دعا خوانند خدمت برادرم سید یوسف دعا رسانیده
و در ذکر مداومت می باشد مولانا شیخو نیز سلام و دعا رسانیده است و رخانه نبود
والا مکتوبے علیحده نبشتے والسلام و خدمت برادرم سید ابن رسول و سید
بفع رسول و سید پسر رسول و سید سالار و یاران همه دعا رسیده اند والسلام

مکتوب ششم

ازاں مخدوم زاده بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص یار محقق مولانا علاء الدین کالپوی
دام ورعه و زید تقواه به سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعه فرمایند احوال
بخیر است اعزه بصحت اند والحمد لله علی ذلک صحابه بحضرت رسالت
پناه صلی الله علیه و آله وسلم نالیدند نافقنا یا رسول الله فسالهم رسول الله
عن ذلک فقالوا السنا کما نحن بین یدیک اذ کنا غائبین عنک
فقال علیه السلام لو کنتم عندی ابداً لصافحتکم الملائکة فی السکک
اگر شما دایم بصفت حضور من باشید شما را ملک در کوچها مصافحه کنند
یعنے حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را بنور آفتاب حقیقت
که دل پیر است مستنیر می شود و هو غالب علی غیره تجلی ماسواه عند
سطوع برهانه آں را نه بینی که چشم چوں مقابل آفتاب می افتد هیچ لونے
جز آفتاب در نظر نمی آید همه مقارن کشف شود کشفے که قابل استتار نبود و صور علوی
را با اسم ملائکه اگر خوانند هم درست تر باشد الاسم مختلف والمسمی واحد
اینجا چند سخنے نبشتم اما وقت وفا نکرد هیچ ازاں مکتوبات که گفته شده بود

و بر راہ کردہ شدہ بود نرسید موازنہ یکساں بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گرفتہ
مانع بخیر باد و کیفیت خدمت ملک الاسفار بندگی مخدوم مولانا خواجگی اطال اللہ
عمرہم معلوم نشد و ازاں قصبہ باید ہیچ کیفیتے نیامد آرے دیگراں چوں بروند
تو چناں شستہ بخاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی مکن جز حضور پیر
ہمہ بے تدبیر باشد و فایدہ ندہد۔ ع

ہیچ نا وردی بیاد میدار این فراموشی

المقصود جاروب دادن مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے
کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر۔ ؎

خود کلاہ و سرت حجاب تو اند ٭ تو میفزائے بر کلہ دستار

ہر چند کہ آں عزیز نہ ازین جملہ مقصود است اما عَبَسَ وَتَوَلّٰی
اَنْ جَاءَہُ الْاَعْمٰی مرشدے عظیم است و معلمے جسیم خاک مارا در زمین
دہلی بسپار مارا زندہ و مردہ بجائے دیگر مگذار بحرمۃ النبی وآلہ الاطہار والسلام

مکتوب ہفتم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یار چیدہ و دوست برگزیدہ صوفی باصفا عارف باوفا مخلص بے ریا
دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دائمًا فی الدین والدنیا
سلام وافر و دعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ
از بے مثال بصحت اند والحمد للہ علی ذالک اے یار عزیز و اے دوست پر تمیز زمانہ آخر
شدہ کارہا ہمہ مختبط گشتہ قوانین ہمہ مضمحل اندرسوم ہمہ ناپدید شدہ از کارہا جز ہیچے

نماندہ و از اسم ما ہم رسمے نبودہ علی الخصوص ما در دیارے افتادہ ایم کہ وصف
آں دیار در قلم نیاید و در بیان نگنجد شطیہ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است
و چیزے ازاں خوند پیر ہم معائنہ کردہ یومًا فیومًا ساعۃً فساعۃ
اقبح واشنع میشود ولا بدی ولا حیلۃ کہ در ہر زمانے و ہر زمینے قسمتے از ہر چیزے
رفتہ است ہمبراں می رود و اکنوں عزم مصمم می نماید کہ آں سوے باز مراجعت
شود العبید ید بر واللہ یوفق اما علایق و عوائق چنداںست کہ در تحریر
آں قلم عاجز و زباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب
ہمہ توئی کوئی برچیدہ از جملۂ اصحاب ہم توئی توئی و جملہ جز
برسند مشائخ عظام و احیاء سنت حضرت پیر
بالجد والالتزام دیگر ہیچ راہے نہ و ہیچ سبیلے نہ ظاہراً و باطنًا جز معاملات
پیر خود ہیچ التفاتے بچیزے نکردہ و اگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب
آنجا پیدا بر آید کہ آں ہمہ غرور باشد ہر چہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و
وبال چند سالے و چند گاہے تحمل نماے ہم بجہاں تا یم ماند من کبر سواد
قوم فہو منہم باشد بایزید آمد شرح مفتاح رسانیدہ اما سخت سقیم بود۔
احوال و اخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد فذالک
الکلام باید کہ ترک و تجرید و فقر و فاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللہ مبارک بود
بگوشہ خانہ با قطع صحبت مردم دنبال مراقبہ و ذکر و زباں گرد آوردہ با صد
حایل و با صد کرامت یک سخن بگوید و باکس نفس نگوید کہ نفس شوم باشد
و این راہ خواجہ مانیست و ہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد و قطع صحبت
مردم واگر اثر و حام شود بے اختیار مبارک باشد فرزنداں خود را اسلام و
دعا برسانند بندگی مخدوم مطلعے بے قیاس براں برادر دارند بباطن پاک و

ظاہر صاف وخوش باشد کہ این جاجز معاملت نیز ز دتسبیح ارسال افتاد باکل باکل الکل بگوید ودر ہر ذرہ نظر کند کہ آن قول بالفعل باشد ۔ للہ الحمد دائماً

والسّلام

مکتوب ہشتم

(مخدوم زادۂ خرد)

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری

بیت

بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
بوالفتح خودستائی گواہ از زبان تست

ز کالپوی محب وافر مخلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیہ گوالیری لازال کاسمہ عالیاً فی الدین والدنیا سلام ودعا از محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرمایند معلوم باد ہیچ کارے بالاتر ورفیع تر از توجہ پیر نیست علی الخصوص مرد صوفی را کہ او جز توجہ پیر کارے ندارد ونخواہد کہ باشد مریدی پیر پرستی است وزنار در پیش داشتن است قاضی عین القضاۃ در تمہیدات چنین میفرمایند مرید در جان پیر خدائے را بیند پیر در جان مرید خود را بیند ۔ رباعی

گفتم کہ پیامبری تو یا پیر ٭ گفتا کہ ولی ز راہ برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود ٭ من واو پیر ہر سہ او بود

وپیر آنچہ فرماید از اوراد واذکار ومراقبات ملازمت شرط کار است باہتمام وکوشش تمام تا آثار وثمرات مشاہدہ ومعاینہ شود وگفتہ ۔ المشاہدات مواریث المجاہدات ودر تذکرۃ اولیا چنین میفرماید

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کردہ بود بدانچہ شیخ فرمود ملازمت نمودہ وہیچ رہ روی این کار باوے نکشودہ روزے پیش شیخ آمد عرضداشت کرد اے شیخ سی سال است انچہ تو فرمودی من آن کردم روز را طعام برخویش حرام کردہ ام وشب را خواب ہیہات فہیہات ہیچ رہ روی مقصود ومطلوب پدید نمی آید ترسم عمر من چندین سال باضاعت گذشت نباید کہ بیشتر باضاعت بگذرد وشیخ ہاے ہاے بگریست پس آن فرمود اے عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز کن بخسپ ببین خدا را چہ پیش آرد مرید ہمچنان بکرد ناگاہ مرید ہمدران شب خدائے را درخواب دید خوشان وخورمان پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خدائے را درخواب دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چہ رہ زنی دوستان من میکنی انگہ من ترا پیش ہر درے فضیحت ورسوا گردانم ودر ہر فضیحتے ورسوائی کردن اورا مزیدے ودولتے بود این بازیہا وکارسازیہا وعشق بازیہا میان این کارکنان بود واللہ علیم حکیم کہ اشفاق والطاف حضرت بے نیازی بندگی مخدوم جہانیان بر مولانا ے ما آن قدر است کہ در تحریر وتقریر نیاید او فرزند حقیقی است قال علیہ الصلوٰۃ والسّلام لن یلج ملکوت السمٰوات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم بدان است وما نعرۃ ھل من مزید برمی آریم ودعاے اللّٰھم زد ولا تنقص فرو میخوانیم ومولانا اسحاق آراستہ کس است ہر آنچہ درحق ایشان میکند وہر آنچہ در حق ایشان بندگی مخدوم جہانیان کردہ اند آن نیز بر محل است ۔

والسّلام

مکتوب نہم

ہم ازان مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

بیت

این توانی کہ نیائی بر سعدی ہرگز ⁂ لیک بیرون شدن از خاطر او نتوانی

محب وافر مخلص قدیم برادر ما مولانا علاء الدین نصیر کالپوی کان اللہ لہ کاسمہ عالیا فی الدین والدنیا سلام و دعائے محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرماید معلوم باد شفقت ولطف بندگی مخدوم جہانیاں ساعۃً فساعۃً لیلاً ونہاراً مزید بر مزید است ما نعرۂ ھل من مزید بر می آرم و دعائے اللھم زد ولا تنقص فرو میخوانیم مولانا را میگویم بیشتر اوقات در یاد خدا و در یاد پیر باشد و التفات بدین جہان و بدان جہان نکند و اگر کسے بدبختے و شیطانے تشویش در وقت و یادگار تو شکے و شبہے پیش می آرد آن زبد خویش است کہ می کنند گفتہ اند کہ الحسود لا یسود تو خدا را باش اگر ہمہ عالم دریا است بخدا اے کہ سر موے قدمت تر گردد این زمانہ آخرین است ایچنین حوادث بسیار پیش آید اما بلکہ لا حول بیک تف بزن ہمہ یکساعت نیست و نابود خواہند شد مولانا را میگویم اصلا و راسا وجود کسے را در جہان تصور نفرماید زیرا کہ ہمہ ہیچ اند و نیست اند و نابود اند و این ضعیف این ہنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جہانیاں می باشد ہر وقت کہ کسے سخنے فرد بالا میگوید چنان سزا دادہ می شود کہ یادگار می ماند نمی تواند کسے پیش بندگی مخدوم جہانیاں سخنے فرد بالا تواند گفت و گفتۂ ما را منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا ما بشما خواہیم رسید معاملہ خانۂ

بندگی مخدوم جہانیاں آن برادر نیکو میداند کہ با ما چہا کردہ اند اما از برکت حضرت مخدوم ہمہ مخذول و مقہور اند و ہر روز این بیشتر می شود اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک جانبہم در کار راست مولانا میگویم اصلا التفات بکسے نکند با خدا خوش باش چون ترا دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید۔ والسلام والاکرام

مکتوب دہم

ازان مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیرو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعائے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعہ فرمایند آرندۂ عریضہ مولانا بدر الدین کیفیت او روشن کنند از مکتوب خدمت برادرم سید حسین او را بر حسب مطلوب و حصول غرض باز گردانند زیادہ نبشتن بر ہمچو توے بغیر نماند واقف دار اہتمام مخدوم زادہ بزرگ و بندگی مخدوم درین کار بیشتر است بجد تمام و جہد بلیغ سعی نمایند از خود و از جملہ آشنایان چنانکہ بحصول غرض باز گردد و شکر آن بر ما واجب آید کہ کان اللہ لک والسلام

مکتوب یازدہم

آن مخدوم زادۂ خرد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قدس سرہ

برادر دینی مولانا امام ہمام عالم عارف سالک ناسک صاحب الکشف والیقین خلیفہ قطب العارفین ابو الفتح زید فتحہ و فتوحہ دعائے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعه کند خبر ناگوار شنیده باشد رحلت ایشان

بعد اشراق روز دوشنبه شانزدهم ماه ذی القعده بود و هیهات فهیهات چه توان کرد جز صبر چه چاره الغرض فقیرے اسمه جلال باد و لپسر از پایان شیخ الاسلام نظام الدین از غیاث پور قصد کرده بجهت پیوند حضرت قطبی آمده بود سه دختر و سه نبسه دارد میگوید که برین سبب آمده شده بود و چیزے قرض بسیار هم میگوید همچنان حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشده مولانا بدانچه دست دهد از یاران توزیع کرده او را بخوشی روان کند و خدمت برادر دینی خواجه بده را دعا برسانند و را البینا را زین فقیر برسد و بگوید که این آینده را بطریق بهتر روان دارد احیاناً مکتوبے با خبر سلامتی خود ارسال فرماید والسلام

مکتوب دوازدهم

قاضی سراج الدین خادم مخدوم

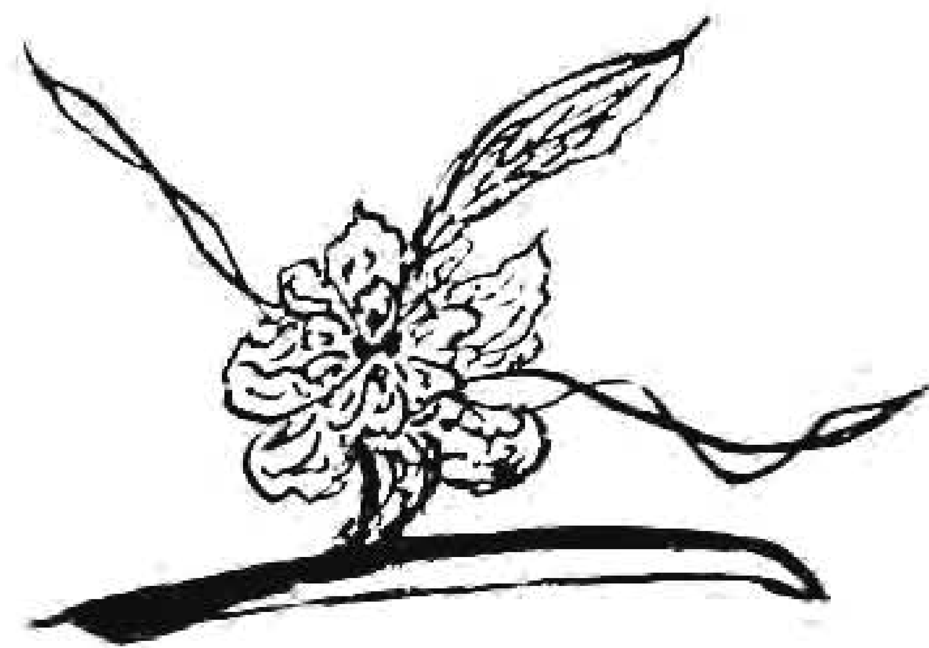
بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت مخدوم

برادر دینی مولانا امام همام بارع وارع محب عارف صاحب الکشف والکرامات شیخ ابو الفتح که موصوف بصفات الله و متخلق باخلاق الله است خدمت و دعا از بنده واماندهٔ پس افتاده از ادبار خود هیچ ره روی ندیده سراج شهریار مطالعه فرمایند و اگر دست رسے باشد دستگیری کنند والحمد لله که حق تعالی فرزند دینی شایسته حضرت قطبی را اینچنین برگزیده تباثیر نظر قطب المشایخ که بعد او نام را قایم داشت . بیت

زنده است کسے که در دیارش ؛ ماند خلفے بیادگارش

المقصود واقعه صعبے زا دشانزدهم ماه ذی قعده اول وقت چاشت روز دوشنبه سنه خمس و عشرین و ثمانمایهٔ حضرت قطبی بحضرت اعلی رحلت فرمودند جز صبر چه چاره واویلا مصیبتا گو این مصیبت دین است اینجانب مخدوم زاده خرد و میان سفیر الله و میان یدالله و جمله اعزه دیگر بصحت و سلامت اند . حضرت قطبی قدس سره میان خرد را در مقام خویش بجاے خود نصب کرده اند ایشان هم در خانقاه بجاے مخدوم می باشد بیعت میدهند و میان سفیر الله مجاور حضرت قطبی میکنند هم در حظیرهٔ متبرکه سکونت کرده اند باقی اصحاب گرد میان خردمی باشند و جمله یاران مولانا بهاء الدین و مولانا قطب الدین و شیخ حمید و مولانا نور الدین و یاران همه بصحت و سلامت اند سلام و دعا رسانیده اند مولانا سالار غریب یار عزیز است سالها بحضرت مخدوم ملازم خانقاه در مطبخ و کندوری یاری داده بجهت دیدن پدر میرود بدانچه دست دهد رعایت و تفقد نموده کرده اند چنانچه رسم پسندیده است اِنَّ ولی الله است . والسلام

از میان یدالله را خود



خلافت نامه

خدمت شیخ علاء الدین از حضرت مخدوم قدس الله سره

کتب هذه الحروف باذن عبد الله الاصغر من عبد الله الاکبر الاذن منی والتوفیق والاتمام من الله الوهاب الجلیل والرفیق والسلام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی تفرد بالوحدانیة الازلیة وتوحد بالفردانیة الابدیة واکمل بعنایته البهة الدین القویم واظهر برعایته الشارع الصراط المستقیم واسس (ن مشارع) قواعد الارشاد باولیاءه واحکم مبانی الرشاد باصفیائه وخص اهل الوداد بالفضل العظیم وفتح علیهم بحظ جسیم نحمده علی الوسع والامکان ونستعینه علی وجدان اسباب الرضوان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شهادة لا دخت صاحبها الی جنان الوجدان وخفقت قائلها عن نیران الفقدان ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذی علا به سلالیم الاسلام وقوی به ایمان الایمان وارتفع شرف الشرف واستلاء قدر القدر ووصل ارحام الرحمة

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونصلی علیه وعلی آله الذین لم تستر اقمار دینهم اغمام الشک والبلاء ولم یحجب انوار یقینهم بالمام البدعة والهواء صلوة تکون جزاء لفضلهم ومکافاتا بعلمهم ما طلع فی الخضراء نجم نجم فی غبراء طلع — (ن تکفیه)

اما بعد فقد جرت سنة الله ان لا طریق لاحد الیه ولا سبیل لواحد بان یقف بین یدیه الا بابتغاء الوسیلة (ن ان) وجعل الامام الامام بضامین علیه نصب الوصی اما ما السادات القوم حتی بقیت تلک الطریق الی الیوم حتی تسلسلت السلسلة فیه الی الشیوخ حتی الیوم وانصب بالشیخ الامام قدوة الانام قائد الکرام داعی العظام نصیر الحق والدین محمود بن یوسف الاودهی ثم الچشتی قدس سره ونور ضریحه واشار باشارة خفی ورموز منی وذلک ان کان اشارة رمز السر تلک الاشارة وذلک الرمز لیس مما یمل البتة والغمز بل کان اظهر من الصریح وابین بینهم من التنبیه بعد ان کان قولا صریحا وکلاما صحیحا واشار ایضا الی ان علیک ان ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل . اللهم الزمان زمان الفترة والاوان اوان النقصة کنت مترددا وبقیت مترصدا اهل تیسره لی ان امضی هذا الامر بقولی وحالی حتی رایت شخصا تنسم شیئا من نصیبنا هذا حیث یصح ان یقول هو الذی ولد من سری ونتیجتی الذی برز من ضری صالحا تارکا هذا متعبدا یلبس الخرقة لقابلیها ویفق الطریقة لموالیها بشرط ان یفهم

التعريفات الالهية ويطلع على الامور الاخروية كشف القبور
وصحبة الارواح والعلم بالصراط والحوض والنجاة من النار
ودخول الجنة والفوز وان لا يختلف على اهل الدنيا الا ليطليهم
بالقهر والغلبة او لمصلحة لمرات كالنصح والعظة وان لا
يركن الى اسبابها واحبابها ويكون فارغ الوقت مشغولا
بمصلحته وان يغتنم ليلة الفاقة وان نزل نزيل وليس عنده
شيئ ولضيف بقليل ويغتنم تلك الحالة كل الاغتنام كما هو دأب
سادات الانام يا علاء بن النصير عليك ان تكون لبرية القدير
هاديا ومرشدا بوصف النذير والبشير بتوفيق الله ان فعلت
كما امرت فانت خليفتي على المسلمين والا فالله خليفتي رب العلمين
بالحق اليقين والصلوة على رسوله سيد العارفين وقائد المحبين
والسلام

ن الا ليطليهم
ن والمصلحة

خلافت نامه ابو الفتح علائی کالپوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المبدي المعيد الفعال لما يريد ذي الفضل السديد
والبطش الشديد والصلوة على رسوله محمد الحميد المبعوث الى
خير الامم انهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر بالجهد
الجهيد والسعي الاكيد ثم بالوعد والوعيد واصحابه
القائمين بالسنة واوامر الرشيد وآله وعترته الدعاة

الهداة الى الواحد الفريد - وبعد فقد اجتمعت الاديان واتفقت
الاذهان ان اجل المقاصد واعز المطالب معرفة الله تعالى
عن العيب والنقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفكر
والاستدلال بالنظر والتقليد على السماع والخبر ومعرفة
معاينة بالعيان ومشاهدة بنعت البيان هذا هو الاصل في الباب
والمطلوب عند الارباب ولا يحصل ذلك الا بارشاد المرشد
وبهداية الولي المؤيد الواصل بكنوز الاسرار الفائز بتجليات الواحد
القهار وهو العارف المعارف والسالك المسالك والواصل
الفاضل والقائم العامل ومع ذلك كلمة الهمة ربه وامر شيخه
مرشده ان يبسط اليد لطالب رب الارباب والتائبين
اليه ليتحققوا به من حيث اللطف من الله التواب فاما الطلاب
فهم الذين يسلكون مسالك القوم ويكتفون من الدنيا بما هو اقل
من المطعم والمشرب وما يلبسون فهم الذين من ارباب العادات
المتمسكون بذيل هؤلاء السادات فخرقة المتبركة مبذولة
لكل طالب وخرقة الارادة ممنوعة الا عن السالك الناسك
الذي عزف نفسه عن الدنيا واهلها واربابها واحبابها فلتعلم
ايها الولد الذي ولد من سري ابو الفتح كبر الدين ابن علاء الكالپوي
ان انت تسلك مسلكي وتضرب مضربي ولا تختلف على اهل الدنيا واربابها
ولا تخطر ببالك غير الرب تعالى فانت خليفتي ان يبسط اليد للبيعة
وتجلس على تكرمة الشيخوخية والا فالله خليفتي على المسلمين وارجو
اطو فيك ان تقتدي بي وتحفظ مذهبي ولاكن عليك التعرف الا

ن والتعليل
ن المسالك
ن التبرك
ن عزالدنيا
ن فلتفهم

ن عنہ تلقن الذکر والمراقبہ الامر عرف عن الدنیا وصغر نفسہ وھواہ
باذل ھیئۃ وتشرع فی تقلیل الطعام والشراب و تیدرج الی الخلوۃ
ن وکان عن صحبت الخواص والعوام وتقل الکلام وابدا یکون یدا ولسانہ
ومقلتاہ ناکسون الی المضغۃ الصنوبریہ المعلقۃ فی الجانب الایسر
ن اتیناک المسمی بالفواد والقلب - ایھا المسترشد خذ ما ارسلت الیک
وامض الی ما اشرت تکن من القوم واحتسب من العذو والامس
والیوم اللھم ھذا الدعاء ومنک الاجابۃ ومنی الجھد وعلیک
التکلان ولاحول ولاقوۃ الا بک وصلی اللہ علی محمد و ذریتہ
واتباعہ اجمعین والسلام -

خلافت نامہ عام برائے یاران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ الذی علمنی اننی اطلعت علی خفایا الالوھیۃ واقفت
علی اسرار الربوبیۃ بحسب العبادۃ وطاقۃ العبودیۃ والصلوۃ علی رسولہ
ن الوصلۃ صاحب لواء الحمد ومالک مقام الوسیلۃ بالطاقۃ الشرعیۃ وعلی
آلہ وعترتہ ذوی الاخلاق السنیۃ المرضیۃ واصحابہ المتصفۃ
بالانوار القدسیۃ المشتملۃ بصفات النزاھۃ السبوحیۃ -

اما بعد فایھا العباد لیس الطریق الی اللہ الا بابتغاء الوسیلۃ
والاتصاف بالاوصاف الربوبیۃ والتصلیم بالاقدام علی محو الاثام

والخصال الدنیۃ وتلقین شیخ مرشد کامل مھذب واقف علی
تنوع طریق الوصول تبلک العتبۃ العلیۃ والتلقین مفوض الی رای ن طرق
شیخ العالم الواقف بالعلوم اللدنیۃ لھذا باب فیما یبدو لہ من عالم
الغیب بالظھور فی عالم الشھادۃ من الالوان المتلونۃ کالصفرۃ
والحمرۃ والخضرۃ والزرقۃ والبیاض والسواد ثم الرأس ثم الانوار
لایحس فیھا لون وشکل وجھۃ من القبلیۃ والبعدیۃ ثم الھواتف ن والبعدۃ
واستماع الاصوات الخارجۃ عن جر الحروف من المخارج والاسنان ن حل
واللھات فیھا الکلیات فیھا التعلیمات فیھا الاشارات لایتعرف
علیھا الا ھولاء السادات ثم کشف الارواح والقبور بخاصیت
دوام التوجہ ولزوم الحضور ثم الصور التی مما یناسب وتوافق
طباع البشریۃ حتی یظن فیھا الظانون علی انھم تلک المضغۃ ۹
الصنوبریۃ ثم اللوائح ثم الطوالع ثم الیرادۃ ثم الحقایق ثم المعارف ن البوارق
ثم الصناعات ثم التوسمات ثم المشافھات ثم البوادی ثم الفلوات ن المقامات
ثم المشاھدات ثم المعاینات ثم المحاضرات ثم المعاسات ثم ن المکاشفات
المنازلات ثم المراسلات ثم المواصلات ثم المحادیات ثم المسامرات
ثم المتعلقات ثم المعانقات ثم الاتصالات ثم الدلالات ثم المعاودات
ثم الاجمالات ثم التفصیلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات ثم الحیرۃ
ثم العشرۃ ثم الحیوۃ لامزید ھنا ولاحیرۃ فی الحقیقۃ فان الحیرۃ -
ھذہ ھی نفس ما فیہ الحیرۃ - کل ھذہ تشرط اقتضاء الولایات ن شطہ
ثم یقال ھو مما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب
بشر ای لم تبق عین حتی تری ولا اذن حتی تسمع ولا قلب حتی تخاطر

ولا انس ولا جن ولا ملک ولا نبی ولا رسول ثم بدا اشطبة من نـ من
حقائق الصمدیة وههنا لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد ولا فصل
ولا وصل فاذا تحققت العبودیة برزت الانیة فاذا تحققت
الانیة رضی الرب بکل العبد ففنی ما بقی وبقی ما فنی ما فنی وبقی
ما بقی وهذا الواصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم نـ فهذا
الربانی المطلع علی کیفیة علی المتشابهات الواقف علی الخفیات ن علی المتشابهات
والعارف علی کیفیة سر التخلیق والتکوین یری انه یصور کما
یصور المصور بیده ولیس بدون المباشرة والملاقات وان کان ن المباشرة
یری هکذا فانه من صفات التشکلات والتمثیلات هذه
بالنسبة الی الرائی والمرائی وانه سبحانه منزه عن النسب
والاضافات فاما من اراد الله یرقیه علی درجات الانبیاء
ویجعله علی صفات الاصفیاء یبعثه لدعوة الخلق الی الحق و
یجلسه مجلس الصدق ویقربه مقر العین فیکون عینا بلا
عین ولا یلحقه شین فهو اللائق الحاذق وهو اللاحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة ان لا یرکن الی
الدنیا وارباتها ولا یتعلق بالاتها واسبابها وان لا تختلف
علی اهل الدنیا ولا یتردد ولا یود ویکون بالشرائع کثیرها
وقلیلها حقیرها وجلیلها متشبثا حق التشبث متعلقا حق
التعلق بحیث لا یفوت عنه سنة من سنن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم وسیرة من سیرته الا بضرورة اجازها نـ اجازها
الفقهاء ومضی علیها العلماء وهو من سیر السلف الصالح و

سنة النبی الفاتح فیقول الملقب بگیسو دراز
محمد بن یوسف الحسینی بالتحقیق الحقیقی
والعلم الیقینی اللهم من کان من تلامذتی ومسترشدی
یتصف بصفتی هذه ومضی علی سیرتی وسریرتی
هذه وسلک ضیعتی وضیعتی هذه فهو ولد الذی ولد
من سری وابنی الذی برز من ضوی هو قرتی وقرینی و
خلیفتی ومن لم یکن فانا والله تعالی وشیخی براء منه
والله خلیفتی علی اهل ملتی
والسلام

تمت

المکتوبات حضرت قطب الاقطاب عاشق شیدا
سرفراز خواجه صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر
الصادق جعفر ثانی محمد وم جهانیان سید
محمد حسینی گیسو دراز

رضی الله عنه

مولوی نذر محمد خان صاحب مولوی فاضل

صدر مدرس مدرسۂ روضتین و مہتمم اعزازی
کتب خانۂ روضتین نے

دفتر

کتب خانۂ روضتین گلبرگہ سے
شایع کیا

ملنے کا پتہ
مہتمم صاحب اعزازی کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

قیمت
ایک روپیہ بارہ آنے ۔ علاوہ محصول ڈاک
عہ/۱۲